

كليد

برائے
دروس اللغة العربية
لغير الناطقين بها

دوسرا حصہ

مؤلف

ڈاکٹر ف۔ عبد الرحيم

مترجم

الطاف احمد ما لاني عمري

عرضِ ناشر

حاجدا ومصلياً ابا بعد!

اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ نے اب سے تقریباً تیرہ سال قبل مشہور عربی ریڈر دروس الغتہ العربیہ کا پہلا ہندوستانی ایڈیشن جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کی اجازت سے شائع کیا تھا۔ اسوقت اسکے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں اور یہ کتاب مختلف اسکولوں، کالجوں اور دیگر دینی و عصری تعلیمی اداروں میں شامل نصاب ہو چکی ہے۔

عربی سیکھنے کے ایسے شائقین نے - جنہیں باقاعدہ کسی استاذ سے عربی سیکھنے کے مواقع میسر نہیں - اس جانب توجہ دلائی کہ انگریزی اور دوسری زبانوں میں اسکے لئے ایک ایسی رہنما کتاب تیار کی جائے جسکے ذریعہ بلا واسطہ استاد دروس اللغتہ العربیہ سے بذاتِ خود استفادہ ممکن ہو سکے۔ اللہ کا شکر ہے کہ فروری ۱۹۷۹ء میں انگریزی کلید منظر عام پر آگئی۔ فروری ۲۰۰۰ء میں اردو کلید کا پہلا حصہ شائع ہو گئی۔ اب اردو کلید کا دوسرا حصہ پیش کرتے ہوئے ہم مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ ہمیں اُمید ہے کہ ہماری یہ کاوش انگریزی اور اردو داں طبقوں کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

اللہ سے دعا ہے کہ دیگر زبانوں میں اسکے تراجم شائع کرنے کے وسائل عطا فرمائے۔ اور اپنی مقدس کتاب قرآن مجید کی زبان کی خدمت کرنے کی مزید توفیق نیز للہیت و قبولیت سے نوازے (آمین)

ایم ایے جمیل احمد
جنرل سکرٹری
اسلامک فاؤنڈیشن ٹرسٹ

چھپائی

۱۵-۷-۲۰۰۰

فہرست

صفحہ نمبر

۱

ب

ج

۱

۷

۱۰

۱۶

۱۹

۲۳

۲۸

۳۳

۳۴

۴۱

۴۶

۵۱

۵۴

۵۵

۵۹

۶۳

مقدمہء مولف

عرض ناشر

فہرست

پہلا سبق

دوسرا سبق

تیسرا سبق

چوتھا سبق

پانچواں سبق

چھٹا سبق

ساتواں سبق

آٹھواں سبق

نواں سبق

دسواں سبق

گیارہواں سبق

بارہواں سبق

تیرہواں سبق

چودھواں سبق

پندرہواں سبق

سولہواں سبق

صفحہ نمبر

۶۹

۷۳

۷۷

۸۰

۸۳

۸۷

۸۸

۹۲

۹۷

۱۰۱

۱۰۷

۱۱۳

۱۲۰

۱۲۴

۱۲۸

ستر ہواں سبق

اٹھار ہواں سبق

انیسواں سبق

بیسواں سبق

اکیسواں سبق

بائیسواں سبق

تیسواں سبق

چوبیسواں سبق

پچیسواں سبق

چھیسواں سبق

ستائیسواں سبق

اٹھائیسواں سبق

انتیسواں سبق

تیسواں سبق

اکتیسواں سبق

پہلا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱- اِنَّ

عربی میں جملہ دو طرح کا ہوتا ہے :

ا :- جملہ اسمیہ، ایسا جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے اَلْكِتَابُ سَهْلٌ۔ (کتاب آسان ہے) ایسے جملوں میں پہلے جزء کو مبتدا اور دوسرے کو خبر کہتے ہیں۔

ب :- جملہ فعلیہ، ایسا جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہے۔ جیسے خَرَجَ بِلَالٌ۔ (بلال نکلا) اِنَّ جملہ اسمیہ کے شروع میں داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

اَلْكِتَابُ سَهْلٌ اِنَّ اَلْكِتَابَ سَهْلٌ

یہاں یہ بات یاد رہے کہ اِنَّ داخل ہونے کے بعد پہلا لفظ (مبتدا) منصوب ہو جاتا ہے اِنَّ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمٌ اِنَّ (اِنَّ کا اسم) اور خبر کو خَبْرٌ اِنَّ (اِنَّ کی خبر) کہتے ہیں۔

اِنَّ معنی میں زور اور تاکید پیدا کر دیتا ہے ، جس کے لئے اردو میں بے شک ، بلاشبہ ، یقیناً اور ”ہی“ کا استعمال ہوتا ہے ۔

نوٹ :-

اگر مبتدا پر اِنَّ داخل ہونے سے پہلے ایک ضمہ ہو تو وہ ایک فتح میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے :

الْمُدْرَسُ جَدِيدٌ إِنَّ الْمُدْرَسَ جَدِيدًا
 آمِنَةٌ طَالِبَةٌ إِنَّ آمِنَةَ طَالِبَةٌ

لیکن اگر مبتدا پر دو ضمہ ہوں تو اِنِ داخل ہونے پر وہ دو فتح میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جیسے :

حَامِدٌ مَرِيضٌ إِنَّ حَامِدًا مَرِيضٌ

اگر مبتدا ضمیر ہو تو اِنِ داخل ہونے کے بعد وہ ضمیر نصب سے بدل جاتا ہے۔ جیسے :

أَنْتَ غَيْبِي إِنَّكَ غَيْبِي

ضمیر نصب کے تمام صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳

ضمیر متکلم کے دونوں صیغے (واحد و جمع) حالتِ نصب میں دو طرح استعمال ہوتے ہیں۔ اِنِّی

اِنِّی، اِنَّا اِنَّا.

۲۔ لَعَلَّ

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اِنِ کی طرح عمل کرتا ہے، اس کو اُخْتُ اِنِّی یعنی اِنِّی کی بہن کہا جاتا ہے۔

یہ دو معنوں کے لئے استعمال ہوتا ہے :

۱:- امید ہے، توقع ہے۔

۲:- خدشہ ہے، اندیشہ ہے، خوف ہے۔ جیسے

الْجَوُّ جَمِيلٌ لَعَلَّ الْجَوُّ جَمِيلٌ

موسم خوشگوار ہے امید ہے کہ موسم خوشگوار ہوگا

الْمُدْرَسُ مَرِيضٌ لَعَلَّ الْمُدْرَسَ مَرِيضٌ

استاذ بیمار ہیں اندیشہ ہے کہ استاذ بیمار ہیں

اس سبق میں ہم صرف پہلا معنی سیکھیں گے۔

۳۔ ذُو (والا)

یہ ہمیشہ مضاف ہو کر استعمال ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے : ذُو مَالِ (مال والا) ذُو عِلْمِ (علم والا)
یہ مذکر واحد کا صیغہ ہے، اسکا مؤنث واحد ذَاتُ ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ ذُو عِلْمٍ وَفَاطِمَةُ ذَاتُ خُلُقٍ بلال با علم ہے اور فاطمہ با اخلاق ہے
اور اسکی جمع مذکر کے لئے ذَوُو اور مؤنث کے لئے ذَوَاتُ آتی ہے۔ جیسے :

هَذَا الطَّالِبُ ذُو خُلُقٍ هُوَ لِي الطَّلَابُ ذَوُو خُلُقٍ
هذه الطَّالِبَةُ ذَاتُ خُلُقٍ هُوَ لِي الطَّالِبَاتُ ذَوَاتُ خُلُقٍ

۴۔ اُم (یا)

یہ صرف جملہ استفہامیہ میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

أَطِيبٌ أَنْتَ أُمُّ مُهَنْدِسٍ؟ تم ڈاکٹر ہو یا انجینیر؟
أَمِنْ فَرَنْسَا أَنْتَ أُمُّ مِنَ الْأَمَانِيَا؟ تو فرانس کا رہنے والا ہے یا جرمنی کا؟
أَبِلَالًا رَأَيْتَ أُمُّ حَامِدًا؟ تم نے بلال کو دیکھا یا حامد کو؟

نوٹ :- ہمزہ استفہام کے فوراً بعد وہ لفظ آئے گا جس کے متعلق سوال کیا جا رہا ہے۔ جیسے :

أَطَالِبٌ أَنْتَ أُمُّ مُدْرَسٍ؟ تو طالب علم ہے یا استاد ہے؟
أَلِي مَكَّةَ ذَهَبْتَ أُمُّ إِلَى جَدَّةَ؟ تو مکہ گیا تھا یا جدہ؟
چنانچہ یوں کہنا درست نہیں ہوگا

أَنْتَ طَالِبٌ أُمُّ مُدْرَسٍ؟

أَذَهَبْتَ إِلَى مَكَّةَ أُمُّ إِلَى جَدَّةَ؟

غیر استفہامیہ جملوں (خبریہ جملوں) میں ”یا“ کا معنی دینے کے لئے اُو استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے :

يَه لَو يَا وَه
 رَأَيْتُ ثَلَاثَةَ رِجَالٍ أَوْ أَرْبَعَةً
 خَرَجَ بِلَالٌ أَوْ حَامِدٌ
 مِثْلُ يَا چَارِ آدَمِي دِكِيه
 بِلَالِ يَا حَامِدِ نَكَلَا

۵۔ مِائَةٌ (سو) اور أَلْفٌ (ہزار)

مِائَةٌ میں لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا بلکہ اسے مِئَةٌ پڑھیں گے، اس کو بغیر الف کے بھی لکھا جاتا ہے۔

یہ دونوں لفظ مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور اور ہمیشہ مفرد ہوتا ہے۔ جیسے:

مِائَةٌ كِتَابٍ سو کتابیں

أَلْفٌ رِيَالٍ ہزار ریال

هَذَا التَّلْفَازُ بِأَلْفِ رِيَالٍ یہ ٹیلی ویژن (T.V) ایک ہزار ریال کی ہے

اس مثال میں أَلْفٌ حَرْفِ جَرَبٍ کی وجہ سے مجرور ہے۔

مِائَةٌ اور أَلْفٌ مَوْث کے لئے بھی اسی طرح استعمال ہوتے ہیں۔ جس طرح مذکر کے لئے جیسے:

أَلْفٌ مُسْلِمَةٍ وَ مِائَةٌ طَالِبَةٍ ایک ہزار مسلمان عورتیں اور سو طالبات

۶۔ غَالٍ مَنگ

جیسے: هَذَا الْكِتَابُ غَالٍ یہ کتاب منگی ہے

نوٹ :- غَالٍ مجرور نہیں ہے بلکہ مرفوع ہے، وہ اصل میں غَالِيٌّ تھا، ی کو حذف کر دیا گیا

اور اسکی تینوں ل میں منتقل ہوگئی جس کی وجہ سے وہ غَالٍ ہو گیا، اس کا مَوْث غَالِيَّةٌ ہے جس میں

ی محذوف نہیں ہے، ایسے کئی اسماء ہیں جن کے آخر سے ی حذف کر کے اس کی تینوں اس سے

پہلے والے حرف پر منتقل کر دی جاتی ہے۔ جیسے :
 مُحَامٌ وکیل (بیر سٹر) جسکی اصل مُحَامِيٌّ ہے مثال : اَنَا مُحَامٌ میں وکیل ہوں۔
 قَاضِيٌّ سے قَاضٍ قاضی مثال : أَبِي قَاضٍ میرا باپ قَاضِيٌّ (جج) ہے۔
 وَادِيَّةٌ سے وَادٍ وادی مثال : هَذَا وَادٍ یہ وادی ہے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے :
- ۳۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے :
- ۴۔ آنے والے جملوں پر اِنِّ داخل کیجئے :
- ۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۶۔ آنے والے جملوں پر اِنِّ داخل کیجئے اور آخری حرف پر حرکت لگائیے :
- ۷۔ دونوں مثالوں کو غور سے پڑھئے، پھر نیچے دئے گئے الفاظ سے اسی طرح کے جملے بنائیے :
- ۸۔ ”ذو“ کی آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :
- ۹۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح تبدیل کیجئے :
- ۱۰۔ آنے والے جملوں پر لَعَلَّ داخل کیجئے : (یہ یاد رہے کہ لَعَلَّ اِنِّ کی بہوں میں سے ہے)
- ۱۱۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر غَالٍ یا غَالِيَّةٌ سے خالی جگہیں پر کیجئے :
- ۱۲۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر اس کے بعد والے جملوں کو پڑھئے اور ان میں استعمال شدہ اعداد کو حروف میں تبدیل کر کے لکھئے :
- ۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

کامیاب (پاس)	: نَاجِحٌ	ذکیؑ	: ہوشیار، ذہین
منگا	: غَالٌ	غَبِيٌّ	: کند ذہن
آستین	: كُمٌ	خُلُقٌ	: اخلاق
صفحہ	: صَفْحَةٌ	مِائَةٌ	: سو
ڈالر	: دُولَارٌ	أَلْفٌ	: ہزار
لغت (ڈکشنری)	: مُعْجَمٌ	رُوبِيَّةٌ	: روپیہ
یہود	: يَهُودٌ	مُتَزَوِّجٌ	: شادی شدہ
یہودی	: يَهُودِيٌّ	عَرَبٌ	: کنوارا

دوسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ لَيْسَ (نہیں ہے)

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے:

الْبَيْتُ جَدِيدٌ لَيْسَ الْبَيْتُ بِجَدِيدٍ
گھر نیا ہے گھر نیا نہیں ہے

نوٹ :- لَيْسَ داخل ہونے کے بعد مبتدا کو اِسْمُ لَيْسَ (لَيْسَ کا اسم) اور خبر کو خَبْرُ لَيْسَ (لَيْسَ کی خبر) کہتے ہیں۔

لَيْسَ کی خبر پر حرف جر ”ب“ داخل ہوتا ہے جس کی وجہ سے خبر مجرور ہو جاتی ہے، ہم خبر کو ب کے بغیر بھی استعمال کر سکتے ہیں، اس صورت میں خبر منصوب ہوگی۔

لَيْسَ صرف مذکر اور واحد کے لئے استعمال ہوتا ہے، واحد مؤنث کے لئے لَيْسَتْ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

زَيْنَبُ مَرِيضَةٌ لَيْسَتْ زَيْنَبُ بِمَرِيضَةٍ
السَّيَّارَةُ قَدِيمَةٌ لَيْسَتْ السَّيَّارَةُ بِقَدِيمَةٍ

نوٹ :- لَيْسَتْ میں ت ساکن رہتی ہے لیکن اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جس کے

شروع میں اَنْ ہو تو ت کو کسرہ کے ساتھ پڑھا جائے گا جیسے: لَيْسَتْ الْبِنْتُ بِنَائِمَةٍ لُثْكَ

سوئی ہوئی نہیں ہے۔ لَیْسَ کے بقیہ صیغوں کے لئے دیکھئے مشق نمبر ۳۔
 لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ میں ت لَیْسَ کا اسم اور بِمُهَنْدِسٍ اس کی خبر ہے، اسے ہم یوں بھی کہہ سکتے ہیں
 أَنَا لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ اس صورت میں أَنَا مبتدا اور لَسْتُ بِمُهَنْدِسٍ (جملہ اسمیہ - جو اس کے
 اسم ”ت“ اور اس کی خبر بِمُهَنْدِسٍ پر مشتمل ہے -) مبتدا کی خبر ہو جائے گا۔
 آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے :

أَنَا مُدْرَسٌ لَسْتُ بِمُدْرَسٍ
 أَنَا مِنَ الْهِنْدِ لَسْتُ مِنَ الْهِنْدِ

اگر لَیْسَ کی خبر شبہ جملہ ہو جیسا کہ ”مِنَ الْهِنْدِ“ ہے تو اس پر حرفِ جر ب داخل نہیں ہوگا
 چنانچہ لَسْتُ بِمِنَ الْهِنْدِ کہنا صحیح نہیں ہے۔
 پہلے حصہ میں ہم پڑھ چکے ہیں کہ اگر خبر شبہ جملہ ہو تو خبر پہلے اور مبتدا بعد میں آئے گا۔ جیسے :
 لَیْ اِخْوَةٌ، لَیْسَ کے ساتھ یہ جملہ اس طرح ہوگا لَیْسَ لَیْ اِخْوَةٌ، اس میں اِخْوَةٌ لَیْسَ کا اسم
 اور لَیْ لَیْسَ کی خبر ہے۔

۲۔ اگر اِنَّ، لَیْ اِخْوَةٌ جیسے جملوں پر داخل ہو تو وہ جملہ یوں ہوگا اِنَّ لَیْ اِخْوَةٌ، اس میں اِخْوَةٌ
 اِنَّ کا اسم ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اور لَیْ اِنَّ کی خبر ہے۔

۳۔ اگر لفظ اِنَّ دو علموں (ناموں) کے درمیان آئے جیسے بِلَالٌ بِنُ حَامِدٍ تو اس صورت میں
 ابن کا ہمزہ لکھا جائے گا نہ پڑھا جائے گا، اسی طرح اس سے پہلے والے اسم کی تئوین بھی حذف کر دی
 جائے گی۔

۴۔ مَنِ الْاٰخِ؟ اس کے معنی ہیں بھائی صاحب کون ہیں؟ یہ کسی اجنبی سے تعارف حاصل
 کرنے کا شائستہ اسلوب ہے۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (×) لگائیے:
- ۳۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:
- ۴۔ آنے والے جملوں پر لئیس داخل کیجئے:
- ۵۔ دونوں مثالیں پڑھئے، پھر آنے والے جملوں پر لئیس داخل کیجئے:
- ۶۔ آنے والے جملوں کا جواب لئیس استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۷۔ استاد ہر طالب علم سے بعض ایسے سوالات کرے جن کا جواب نفی میں ہو اور طالب علم لئیس استعمال کرتے ہوئے اس کا جواب دے:
- ۸۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر ان داخل کیجئے:

الفاظ کے معانی

- لِقَاءٌ : ملاقات
- أَنَا مَسْرُورٌ بِلِقَائِكَ : میں آپ کی ملاقات سے خوش ہوں (آپ سے مل کر بڑی خوشی ہوئی)
- جَيْدٌ : اچھا، بہتر
- جَيْبٌ : جیب
- نَهْرٌ : نہر
- بَرْقِيَّةٌ : تار (ٹیلیگرام)
- مَصْرُوفٌ : پیسہ
- مَكْتَبُ الْبَرِيدِ : ڈاک خانہ (پوسٹ آفس)

تیسرا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اِسْمُ التَّفْضِيلِ جیسے : اَكْبَرُ (زیادہ بڑا، سب سے بڑا)

جو کلمات اَفْعَلُ کے وزن پر ہیں اور صفت کا معنی دیتے ہیں انہیں اسمِ تَفْضِيلِ کہا جاتا ہے۔ جیسے اَكْبَرُ زیادہ بڑا، اَجْمَلُ زیادہ خوبصورت، اَبْعَدُ زیادہ دور، اَحْسَنُ زیادہ اچھا (بہتر)۔ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ اَفْعَلُ کے وزن پر آنے والے اسماء (اگر وہ علم یا صفت ہوں) تو مَمْنُوعٌ مِنَ الصَّرْفِ (غیر منصرف) ہوتے ہیں، یعنی ان پر تثنیہ یا کسرہ نہیں آتا ہے۔ اَفْعَلُ ہمیشہ مین کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

حَامِدٌ اَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ حامد بلال سے زیادہ لمبا ہے

اَفْعَلُ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ اَطْوَلُ مِنْ اَمِيْنَةَ بلال آمنہ سے زیادہ لمبا ہے

اَمِيْنَةٌ اَطْوَلُ مِنْ بِلَالٍ آمنہ بلال سے زیادہ لمبی ہے

اَلْاَبْنَاءُ اَطْوَلُ مِنَ الْبَنَاتِ بیٹے بیٹیوں سے زیادہ لمبے ہیں

اَلْبَنَاتُ اَطْوَلُ مِنَ الْاَبْنَاءِ بیٹیاں بیٹوں سے زیادہ لمبی ہیں

آنے والی مثالوں میں مین ضمیر کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے :

اَنْتَ اَحْسَنُ مِنْي ا تو مجھ سے زیادہ اچھا ہے

۱۔ مِني میں نون پر تشدید ہے اس لئے کہ وہ مین اور نین سے مل کر بنا ہے دوسرے ضمائر پر جب مین

داخل ہوگا تو نون پر تشدید نہیں ہوگی۔ جیسے مِنْهُ، مِنْكَ، مِنْهَا، مِنْهُمْ وغیرہ

میں تجھ سے زیادہ پستہ قد ہوں اَنَا أَقْصَرُ مِنْكَ
 وہ عمر میں ہم سے بڑے ہیں هُمْ أَكْبَرُ مِنَّا سِنًا
 ”سب سے زیادہ“ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس صورت میں وہ اسم نکرہ کی طرف
 مضاف ہو کر استعمال ہوگا۔ جیسے:

ابراہیم مدرسہ کا سب سے اچھا طالب علم ہے إِبْرَاهِيمٌ أَحْسَنُ طَالِبٍ فِي الْمَدْرَسَةِ
 ازہر دنیا کی سب سے قدیم یونیورسٹی ہے الْأَزْهَرُ أَقْدَمُ جَامِعَةٍ فِي الْعَالَمِ
 فاطمہ ہمارے درجہ کی سب سے بڑی طالبہ ہے فَاطِمَةُ أَكْبَرُ طَالِبَةٍ فِي فَصْلِنَا

۲۔ لَكِنَّ (لیکن، مگر)

یہ بھی اِن کے اُخوات (بہنوں) میں سے ہے اور اسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے:

بلال مُجْتَهِدٌ وَ لَكِنَّ حَامِدًا كَسَلَانٌ بلال محنتی ہے لیکن حامد کاہل ہے
 أَخِي مُتَزَوِّجٌ وَ لَكِنِّي عَزَبٌ میرا بھائی شادی شدہ ہے لیکن میں کنوارا ہوں
 سَيَّارَتِي قَدِيمَةٌ وَ لَكِنَّهَا قَوِيَّةٌ میری کار پرانی ہے لیکن وہ مضبوط ہے

۳۔ كَأَنَّ (گویا، ایسا لگتا ہے)

یہ بھی اِن کے اُخوات (بہنوں) میں سے ہے اور اسی جیسا عمل کرتا ہے۔ جیسے:

كَأَنَّ الْإِمَامَ مَرِيضٌ گویا امام مریض ہیں
 مَنْ هَذِهِ الْفَتَاةُ؟ كَأَنَّهَا أُخْتُكَ یہ لڑکی کون ہے؟ گویا یہ تیری بہن ہے
 كَأَنَّكَ مِنَ الْهِنْدِ گویا تم ہندستان کے ہو

۳۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد مذکر محدود کے ساتھ۔

اس صورت میں عدد مرکب (دو لفظوں سے مل کر بنا ہوا) ہوگا اور دونوں پر فتحہ ہوگا اور محدود
 واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ كَوَكَبًا گیارہ ستارے
تِسْعَةَ عَشَرَ كِتَابًا انیس کتابیں
آسانی کے لئے ہم اسے چار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔
(الف) ۱۱ اور ۱۲

یہ دونوں اپنے محدود کے مطابق ہوں گے یعنی اگر محدود مذکر ہو تو یہ بھی مذکر اور محدود مؤنث ہو تو یہ بھی مؤنث ہوں گے۔ جیسے:

أَحَدَ عَشَرَ طَالِبًا گیارہ طالب علم
إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً گیارہ طالبات
إِثْنَا عَشَرَ طَالِبًا بارہ طالب علم
إِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً بارہ طالبات

(ب) ۱۳ تا ۱۹

ان میں عدد کا پہلا جزء محدود کے مخالف ہوگا (تذکیر و تانیث میں) جبکہ دوسرا جزء مطابق۔ جیسے:

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا	ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً
↓ ↓	↓ ↓
مؤنث مذکر	مؤنث مذکر

ثَلَاثَةَ عَشَرَ طَالِبًا میں محدود (طَالِبًا) چونکہ مذکر ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَةَ مؤنث ہے اور دوسرا عَشَرَ مذکر۔

جب کہ ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً میں چونکہ محدود (طَالِبَةً) مؤنث ہے اس لئے عدد کا پہلا جزء ثَلَاثَ مذکر ہے اور دوسرا عَشْرَةَ مؤنث۔

اس سبق میں ہم صرف محدود مذکر کو پڑھیں گے، مؤنث محدود کے ساتھ عدد کا استعمال ہم ان شاء اللہ چھٹے سبق میں پڑھیں گے۔

(ج) یہ عدد مثنیٰ ہیں یعنی جملہ میں ان کی حیثیت کے اعتبار سے ان کے آخری حرف کی حرکت

تبدیل نہیں ہوگی بلکہ یہ ہر حال میں فتح کے ساتھ ہی پڑھے جائیں گے۔
ذیل کی مثالوں سے یہ بات اچھی طرح سمجھی جاسکتی ہے۔ جیسے:

عِنْدِي ثَلَاثَةُ رِيَالَاتٍ	عِنْدِي ثَلَاثَةُ عَشْرَ رِيَالًا
أُرِيدُ ثَلَاثَةَ رِيَالَاتٍ	أُرِيدُ ثَلَاثَةَ عَشْرَ رِيَالًا
هَذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةِ رِيَالَاتٍ	هَذَا الْقَلَمُ بِثَلَاثَةِ عَشْرَ رِيَالًا

إِنَّا عَشْرَ اور إِنْنَا عَشْرَ میں واقع اِنْنَا اور اِنْنَا معرب ہیں، حالتِ نصب اور جر میں وہ
إِنِّي اور إِنْتِي ہو جائیں گے۔ جیسے:

عِنْدِي اثْنَا عَشْرَ رِيَالًا	میرے پاس بارہ ریال ہیں
أُرِيدُ اثْنِي عَشْرَ رِيَالًا	مجھے بارہ ریال چاہئے
هَذَا الْكِتَابُ بِاثْنِي عَشْرَ رِيَالًا	یہ کتاب بارہ ریال کی ہے

نوٹ :- اِنْنَا اور اِنْنَا میں جو ہمزہ ہے وہ ہمزہء وصل ہے اگر ان سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو
انہیں لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔

(د) ۲۰ کے لئے لفظ عِشْرُونَ استعمال ہوتا ہے یہ مذکر اور مؤنث دونوں محدود کے لئے یکساں
استعمال ہوتا ہے اور اسکا محدود بھی واحد اور منصوب ہوگا۔ جیسے:

عِشْرُونَ طَالِبًا	عِشْرُونَ طَالِبَةً
--------------------	---------------------

۳۰ سے ۹۰ تک کے اعداد انشاء اللہ ہم تیسویں سبق میں پڑھیں گے اور ان اعداد کے بقیہ حالات بھی۔

۵۔ عدد ترتیبی

پہلے کے لئے لفظ أَوَّلُ استعمال ہوتا ہے جب کہ دوسرے سے دسویں تک کے لئے جو الفاظ
ہیں وہ فَاعِلٌ کے وزن پر ہیں۔ جیسے ثَالِثٌ تیسرا، رَابِعٌ چوتھا، خَامِسٌ پانچواں، سَادِسٌ چھٹا۔
ثانہ (دوسرا) اصل میں ثَانِيٌّ ہے، غَالِ کی طرح، اگر اس پر آن داخل ہو تو وہ الثَّانِيُّ ہو جائے گا۔

۶۔ أَلَيْسَ كَذَلِكَ؟ کیا ایسا نہیں ہے؟ اگر کسی طالب علم سے پوچھا جائے مثلاً أَنْتَ طَالِبٌ،

أَلَيْسَ كَذَلِكَ؟ تو اس کا جواب بلی (کیوں نہیں) ہوگا۔
بلی سے متعلق مزید احکام ہم چھٹے سبق میں پڑھیں گے۔

۷۔ اُيْهُمَا؟ (ان دونوں میں سے کون)؟ _____

فِي الْفَصْلِ طَالِبَانِ مِنْ فَرَنْسَا، أُيْهُمَا أَحْوَكُ؟
درجہ میں فرانس کے دو طالب علم ہیں ان دونوں میں سے کون تمہارا بھائی ہے؟

۸۔ جمع تکسیر کے دو صیغوں مَفَاعِلُ جیسے فَنَادِقُ اور مَفَاعِلُ جیسے فَنَاجِينُ کو مُنْتَهَى الْجُمُوعِ کہا جاتا ہے۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (×) لگائیے:
- ۳۔ اسم تفضیل کی آنے والی مثالیں پڑھئے:
- ۴۔ اسم تفضیل استعمال کرتے ہوئے دئے گئے الفاظ سے جملے بنائیے:
- ۵۔ مثالیں پڑھئے پھر اسم تفضیل استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنائیے:
- ۶۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر دونوں جملوں کو لکین کے ذریعہ جوڑیے: (یاد رہے کہ لکینِ اِن کی بہوں میں سے ہے۔)
- ۷۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کآن داخل کیجئے: (یاد رہے کہ کآنِ اِن کی بہوں میں سے ہے۔)
- ۸۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھئے:

- ۹۔ دی گئی مثالیں غور سے پڑھئے، پھر انہیں اعداد کو الفاظ میں لکھ کر لکھئے :
- ۱۰۔ دی گئی مثالیں پڑھئے :
- ۱۱۔ آنے والے اسماء کی عددِ ترتیبی کے ذریعہ صفت لائیے، یہ عددِ ترتیبی ان اعداد سے ماخوذ ہوں جو ان اسماء کے سامنے لکھیں ہیں :
- ۱۲۔ استاد ہر طالبِ علم سے ایسے سوالات کرے جو اَلَيْسَ كَذَلِكَ؟ پر مشتمل ہوں اور طلبہ بَلَى کے ذریعہ اس کا جواب دیں :
- ۱۳۔ استاد ہر طالبِ علم سے اَيُّهُمَا استعمال کرتے ہوئے ایک سوال کرے :

الفاظ کے معانی

مَهْجَعٌ :	آرامگاہ، رہائشگاہ، ہاسٹل	كَوْكَبٌ :	ستارہ
فَرِيقٌ :	ٹیم (Team)	شَقِيْقٌ :	سگا بھائی
فِي الْمَنَامِ :	خواب میں	نَافِذَةٌ :	کھڑکی
سِنَّةٌ :	دانت، عمر	شَهْرٌ :	مہینہ
لَاعِبٌ :	کھلاڑی	وَاسِعٌ :	کشادہ
شَهِيْرٌ :	مشہور	تَمَنٌ :	قیمت
كَسَلِيٌّ :	ست، کابل (یہ کَسَلَانُ کا مؤنث ہے)		

چوتھا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ **فعل ماضی** جیسے : ذَهَبَ وہ گیا رَجَعَ وہ لوٹا۔ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف

ہوتے ہیں، ان تین حروف کو حروفِ اصلی کہا جاتا ہے، عربی میں بنیادی صیغہ فعل ماضی ہے۔

ذَهَبَ کا معنی ہے جیسا کہ ہم حصہ اول میں پڑھ چکے ہیں ”وہ گیا“ لیکن اگر ذَهَبَ کے بعد کوئی اسم (نام وغیرہ) آجائے تو ”وہ“ کا معنی ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَ بلالٌ کے معنی ہیں بلال گیا نہ کہ بلال وہ گیا، اسی طرح ذَهَبَتْ کا معنی ہے وہ گئی، لیکن اگر اس کے بعد کوئی اسم آجائے تو ”وہ“ کا معنی ختم ہو جاتا ہے۔ جیسے : ذَهَبَتْ فَاطِمَةُ فَاطِمَةُ گئی نہ کہ فاطمہ وہ گئی۔

ذَهَبَ کا فاعل ضمیر هُوَ ہے لیکن وہ ہمیشہ پوشیدہ رہتی ہے اس لئے اسے ضمیر مستتر کہا جاتا ہے، اسی طرح ذَهَبَتْ میں بھی پوشیدہ ہے اور ت تانیث کی علامت ہے فاعل نہیں ہے۔ فعل ماضی کے ان اصلی حروف کے آخر میں مختلف ضمیریں جوڑی جاتی ہیں ضمیروں کو فعل کے ساتھ اس طرح جوڑنے کو اسناد کہتے ہیں، اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل ضمیروں کی طرف فعل ماضی کی اسناد کریں گے :

ذَهَبَ وہ گیا	اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔
ذَهَبَتْ وہ گئی	اس میں فاعل ضمیر مستتر ہے۔
ذَهَبُوا وہ سب گئے	اس میں فاعل وہ ہے۔

نوٹ :- واو کے بعد لکھا جانے والا الف پڑھا نہیں جائے گا۔

ذَهَبْنَ وہ سب گئیں اس میں فاعل ن ہے۔

ذَهَبْتُ تو گیا اس میں فاعل ت ہے۔
 ذَهَبْتُ میں گیا اس میں فاعل ت ہے۔
 مذکر اور مؤنث کے فرق کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

مذکر: أَيْنَ بِلَالٌ وَ حَامِدٌ وَ خَالِدٌ؟ ذَهَبُوا إِلَى السُّوقِ
 بلال، حامد اور خالد کہاں ہیں؟ وہ سب بازار گئے
 مؤنث: أَيْنَ آمِنَةُ وَ فَاطِمَةُ وَ زَيْنَبُ؟ ذَهَبْنَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ
 آمنہ، فاطمہ اور زینب کہاں ہیں؟ وہ سب مدرسہ گئیں

۲۔ فعل ماضی کے شروع میں لفظ ”ما“ بڑھا دینے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔ جیسے:

ذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ	مَا ذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ
میں بازار گیا	میں بازار نہیں گیا
مَا خَرَجَ الْإِمَامُ مِنَ الْمَسْجِدِ	لَمَّا صَاحِبَ مَسْجِدٍ سَيِّئٍ نَكَلَهُ
دَخَلَ بِلَالٌ وَ لَكِنَّهُ مَا جَلَسَ	بلال داخل ہوا لیکن بیٹھا نہیں۔

۳۔ بَلَىٰ اور نَعَمْ کے درمیان فرق۔

اگر سوال منفی ہو اور اس نفی کی نفی کرنا ہو تو بَلَىٰ استعمال ہوگا اور اگر اس نفی کا اثبات کرنا ہو تو نَعَمْ استعمال ہوگا۔ جیسے کسی مسلم سے پوچھا جائے:

أَلَسْنَا بِمُسْلِمِينَ؟	تو جواب میں بَلَىٰ استعمال ہوگا
کیا تو مسلمان نہیں ہے؟	کیوں نہیں (میں مسلمان ہوں)
یہی سوال کسی غیر مسلم سے کیا جائے تو اس کا جواب نَعَمْ سے ہوگا	
أَلَسْنَا بِمُسْلِمِينَ؟	نَعَمْ
کیا تو مسلمان نہیں ہے؟	جی ہاں (میں مسلمان نہیں ہوں)

۴۔ لِأَنَّ اس لئے کہ

جیسے : مَا خَرَجْتُ مِنَ الْبَيْتِ لِأَنَّ الْجَوَّ بَارِدٌ فِي الْغُرِّ مِنْهُ نَحْنُ نَكَلُّهُ اس لئے کہ موسم سرد ہے
ذَهَبَ إِبْرَاهِيمُ إِلَى الْمُسْتَشْفَى لِأَنَّهُ مَرِيضٌ ابراہیم ہسپتال گیا اس لئے کہ وہ بیمار ہے

نوٹ :- لِأَنَّ دو لفظوں لِ (لئے) اور أَنَّ (جو کہ) کی اخوات۔ بہوں۔ میں سے ہے (سے مل کر بنا ہے ، اس لئے أَنَّ کا اسم منصوب ہوگا۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے :
- ۳۔ ذَهَبَ کو مناسب ضمیر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہوں کو فعل ذَهَبَ سے پُر کیجئے :
- ۴۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
- ۵۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں مَا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :
- ۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۷۔ مثال پڑھئے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب نَعَمْ یا بَلَى سے دیجئے :

الفاظ کے معانی

لَا بَأْسَ : کوئی حرج نہیں

شَايَ : چائے

پانچواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ جملہ فعلیہ کا فاعل:

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ عربی میں جملوں کی دو قسمیں ہیں، ۱۔ جملہ اسمیہ (وہ جملہ جو اسم سے شروع ہوتا ہو) ۲۔ جملہ فعلیہ (وہ جملہ جو فعل سے شروع ہوتا ہو)۔
جملہ فعلیہ میں فاعل کو اردو کی طرح عربی میں بھی فاعل (الْفَاعِلُ) کہتے ہیں۔ جیسے: ذَهَبَ بِلَالٌ۔ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے اور فعل کے بعد آتا ہے، اسم ظاہر کی طرح ضمیر بھی فاعل بنتی ہے۔ جیسے:

ذَهَبُوا وہ سب گئے اس میں واو فاعل ہے۔
ذَهَبْتَ تو گیا اس میں تَ فاعل ہے۔

نوٹ :-

ذَهَبَ الطَّلَابُ میں فعل ذَهَبَ کے ساتھ واو نہیں ہے اس لئے کہ ذَهَبَ کا فاعل الطَّلَابُ ہے، واو جوڑ دینے کی صورت میں ایک فعل کے دو فاعل ہو جائیں گے جب کہ یہ ناممکن ہے، اس لئے ذَهَبُوا الطَّلَابُ کہنا درست نہیں ہے لیکن ہم الطَّلَابُ ذَهَبُوا کہہ سکتے ہیں اس صورت میں الطَّلَابُ مبتدا اور جملہ ذَهَبُوا اس کی خبر ہو جائیگا۔

اسی طرح : ذَهَبَتِ الْبَنَاتُ يَا الْبَنَاتُ ذَهَبْنَ.
اس قاعدہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیجئے۔

جملہ اسمیہ : الطَّلَابُ ذَهَبُوا الطَّلِبَاتُ ذَهَبْنَ.
جملہ فعلیہ : ذَهَبَ الطَّلَابُ ذَهَبَتِ الطَّلِبَاتُ

۲۔ مفعول بہ وہ اسم ہے جس پر فعل کا اثر ظاہر ہو۔ جیسے : قَتَلَ الْوَلَدُ الْحَيَّةَ لُرْكَے نے سانپ کو مار ڈالا، اس جملہ میں مارنے والا لُرْکا ہے سو وہ فاعل ہے اور قتل سانپ کا ہوا ہے اس لئے وہ مفعول بہ ہے۔ مفعول بہ ہمیشہ منصوب ہوتا ہے۔ جیسے : فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ لُرْكَے نے دروازہ کھولا اس مثال میں الْبَابَ مفعول بہ ہے اور منصوب ہے۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ حَامِدًا میں نے حامد کو دیکھا
شَرِبَ الرَّجُلُ الْمَاءَ مرد نے پانی پیا
سَأَلَتِ الْمُدِيرَةَ زَيْنَبَ ہیڈ مسٹر لیس نے زینب سے پوچھا
سَأَلَ الْوَلَدُ أُمَّهُ لُرْكَے نے اپنی ماں سے سوال کیا

نوٹ :- آخری مثال میں مفعول بہ اُمّ ہے اور ضمیر ہ اسکا حصہ نہیں ہے اسی لئے نصب اُمّ کی

میم پر ظاہر ہوا۔ اسی طرح :

رَأَيْتُ بَيْتَكَ بَيْتَ + كَ

فَتَحَ الطَّلِبُ كِتَابَهُ كِتَابَ + هُ

اسم ظاہر کی طرح ضمیر بھی مفعول واقع ہوتی ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُ بِلَالًا وَ سَأَلْتُهُ میں نے بلال کو دیکھا اور اس سے پوچھا

۳۔ اگر تئوین والے اسم کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزہ وصل سے شروع ہو رہا ہے تو تئوین

کے نون کو کسرہ کے ساتھ پڑھیں گے۔ جیسے : شَرِبَ حَامِدٌ الْمَاءَ اس کو شَرِبَ حَامِدٌ نِ الْمَاءَ پڑھیں گے۔ اس لئے کہ تئوین کا نون ساکن ہے اور (ہمزہ وصل گر جانے کے بعد) ل بھی ساکن ہے،

اس کو اِنْتِقَاءُ السَّائِكِينَ کہتے ہیں اور ساکن کے بعد ساکن کی ادائیگی دشوار ہے، اس لئے پہلے سکون کو کسرہ سے بدل دیا جاتا ہے۔ اسی طرح :

سَأَلَ بِلَالٌ ابْنَهُ کو سَأَلَ بِلَالٌ ابْنَهُ اور
 سَمِعَ فَيَصِلُ الْاَذَانَ کو سَمِعَ فَيَصِلُ الْاَذَانَ پڑھیں گے

۴۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ فعل ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں، ان میں سے پہلا اور آخری (تیسرا) حرف ہمیشہ مفتوح رہتا ہے جب کہ درمیانی (دوسرا) کبھی مفتوح ہوتا ہے تو کبھی مکسور۔ جیسے :

ذَهَبَ ، دَخَلَ ، خَرَجَ .
 فَهَمَ ، سَمِعَ ، شَرِبَ .

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے:
- ۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل اور مفعول بہ کو نشان زد کیجئے، فاعل کے نیچے ایک لکیر اور مفعول بہ کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور دونوں کے آخر پر حرکت لگائیے:
- ۵۔ آنے والے جملوں کو مناسب الفاظ سے مکمل کیجئے اور ان پر حرکت لگائیے:
- ۶۔ آنے والے تمام کلمات کو مفعول بہ بنائیے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے:
- ۷۔ آنے والی دونوں مثالیں غور سے پڑھئے:
- ۸۔ آنے والے جملوں میں فعل کو پہلے لائیے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے:

- ۹۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۰۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :
- ۱۱۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

سَبُّورَةٌ : تختہء تحریر، (Writing Board)	عَنْبٌ : انگور
كَسَرَ : اس نے توڑا	مَوْزٌ : کیلا
سَمِعَ : اس نے سنا	ثَمِينٌ : انجیر
فَهِمَ : اس نے سمجھا	فَجْرٌ : فجر
شَرِبَ : اس نے پیا	جَوَابٌ : جواب
حَفِظَ : اس نے یاد کیا	سُؤَالٌ : سوال
ضَرَبَ : اس نے مارا	حَيَّةٌ : سانپ
دَخَلَ : وہ داخل ہوا	بَقَالٌ : سبزی فروش، کرانہ بیچنے والا
أَكَلَ : اس نے کھایا	عَصَا : عصا، لاٹھی
غَسَلَ : اس نے دھویا	قَهْوَةٌ : کافی، قہوہ
قَتَلَ : اس نے قتل کیا	دُكَّانٌ : دوکان ج دُكَّائِنُ
جَيَّدَا : خوب، اچھا	حُبْرٌ : روٹی

چھٹا سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ذَهِبٌ تو گئی

۲۔ اعداد ۱۱ سے ۲۰ تک محدود مؤنث کے ساتھ

اس سے پہلے سبق نمبر ۳ میں ہم محدود مذکر کے ساتھ محدود مؤنث کا استعمال سیکھ چکے ہیں، وہاں محدود مؤنث کے ساتھ عدد کے استعمال کا طریقہ بھی بتایا گیا ہے، جو اس طرح ہے:

(الف) ۱۱ اور ۱۲ اپنے محدود کے مطابق ہوں گے (تذکیر اور تانیث میں) جیسے:

أَحَدٌ عَشْرَ طَالِبًا إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً

إِثْنَا عَشْرَ طَالِبًا إِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

نوٹ:- عَشْرَ میں ش پر فتح اور عَشْرَةَ میں ش پر سکون ہوگا۔

(ب) ۱۳ سے ۱۹ تک کے اعداد کا پہلا جزء محدود کے مخالف ہوگا دوسرا موافق۔ جیسے:

ثَلَاثَةٌ عَشْرَ طَالِبًا ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيَةَ عَشْرَ طَالِبًا ثَمَانِيَةَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

ثَمَانِيَةَ عَشْرَةَ میں ثَمَانِيَةَ کی ی پر سکون ہوگا۔

۳۔ أَيُّ؟ کون سا؟

ہم حصہ اول میں یہ لفظ پڑھ چکے ہیں، یہ ہمیشہ مضاف ہوتا ہے اور اس کے بعد والا اسم

مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے :

أَيُّ طَالِبٍ خَرَجَ؟ کون سا طالب علم نکلا؟
أَيُّ كِتَابٍ قَرَأْتَ؟ تو نے کون سی کتاب پڑھی؟
بِأَيِّ قَلَمٍ كَتَبْتَ؟ تو نے کس قلم سے لکھا؟

نوٹ :- لفظ أَيُّ پہلی مثال میں مرفوع ہے اس لئے کہ وہ مبتدا ہے، جب کہ دوسری مثال میں مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب اور تیسری میں مجرور ہے اس لئے کہ اس پر حرفِ جرب داخل ہوا ہے۔

۳۔ أَظُنُّ میں سمجھتا ہوں کہ، میرا خیال ہے کہ

أَظُنُّ أَنَّهَا ذَهَبَتْ إِلَى مَكَّةَ میں سمجھتا ہوں کہ وہ مکہ گئی
أَنَّ إِنَّ كَ الْأَخْوَاتِ فِي سَعَى ہے اس لئے اس کا اسم منصوب اور خبر مرفوع ہے
أَظُنُّ أَنَّ حَامِدًا مَرِيضٌ میں سمجھتا ہوں کہ حامد بیمار ہے۔
أَظُنُّ أَنَّ الْإِمَامَ جَدِيدٌ میں سمجھتا ہوں کہ امام نئے ہیں۔
أَظُنُّ أَنَّ فَاطِمَةَ غَائِبَةٌ میں سمجھتا ہوں کہ فاطمہ غائب ہے۔
أَظُنُّ أَنَّكَ مُتَعَبٌ میں سمجھتا ہوں کہ تو تھکا ہوا ہے۔

۵۔ قَالَ: إِنَّكَ أَحْسَنُ طَالِبٍ فِي الْفَصْلِ - اس نے کہا کہ تو کلاس کا بہترین طالب علم ہے۔

نوٹ :- قَالَ کے بعد إِنَّ استعمال ہوگا اَنْ نہیں۔

۶۔ لِمَ؟ کیوں؟ اگر یہ اکیلا استعمال ہو تو اس کے ساتھ ہ جوڑ دی جاتی ہے۔ جیسے :
لِمَ؟ اس کو ہاء السکت کہتے ہیں۔

۷۔ حصہ اول میں ہم چند وہ صفات پڑھ چکے ہیں جو "ان" پر ختم ہوتے ہیں۔ جیسے :

جَوْعَانُ ، عَطْشَانُ ، غَضَبَانُ ، ایسی صفات کی تانیث (مؤنث) کا صیغہ فَعْلَى کے وزن پر اور جمع فِعَالُ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

بَلَالُ جَوْعَانُ الرَّجَالُ جِيَاعٌ
آمِنَةُ جَوْعَى النِّسَاءُ جِيَاعٌ

نوٹ :- کَسْنَانُ اور کَسْنَى کی جمع کُسَالَى آتی ہے۔

۸- هَاتِ (دو) اس کی اسناد مخاطب کے ضمائر کی طرف یوں ہوگی :

يَا أَحْمَدُ هَاتِ يَا إِخْوَانَ هَاتُوا
يَا زَيْنَبُ هَاتِي يَا أَخَوَاتِ هَاتِينَ.

۹- خُذْ لو۔ اس کے دوسرے صیغے ہم سبق نمبر ۱۳ میں پڑھیں گے۔

۱۰- فَفَرِحَ بِبِي الْمُدْرَسُ كَثِيرًا تو مدرس مجھ سے بہت خوش ہوئے۔

اس مثال میں ف کا معنی ”تو“ اور بی کا معنی ”مجھ سے“ ہے۔ اسی طرح :

فَرِحْتُ بَكَ میں تجھ سے بہت خوش ہوا
فَرِحُوا بِنَا وہ ہم سے بہت خوش ہوئے
أَفَرِحْتَ بِهِ؟ کیا تو اس سے خوش ہوا؟

نوٹ :- ذہبت کو چار مختلف طریقوں سے پانچ معنوں میں پڑھا جاسکتا ہے۔

ذَهَبْتُ وہ گئی۔
ذَهَبْتُ تو گیا۔
ذَهَبْتُ تو گئی۔
ذَهَبْتُ میں گیا، میں گئی۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے:
- ۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (ان کا تعلق چھٹے سبق کے مضمون سے نہیں ہے)
- ۴۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو موٹ لائیے اور ضمیر پر حرکت لگائیے:
- ۵۔ آنے والے جملوں کے تمام افعال میں ضمیر پر حرکت لگائیے:
- ۶۔ دی گئی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۷۔ دونوں مثالیں غور سے پڑھئے:
- ۸۔ آنے والے جوابات کے لئے مناسب سوالات لائیے:
- ۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے سوالات کے جواب ضمائر (ہ، ہم، ہا، ہن) استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۱۰۔ دونوں مثالیں پڑھئے پھر اُن کے ذریعہ دونوں جملوں کو جوڑیے: (یاد رہے کہ اُنَّ اِنَّ کی بہنوں میں سے ہے)
- ۱۱۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:
- ۱۲۔ آنے والی مثالیں پڑھئے پھر اعداد کو حروف میں لکھ کر ان مثالوں کو لکھئے:
- ۱۳۔ ۱۱ سے ۲۰ تک کے اعداد لکھئے اور نیچے دئے گئے ہر کلمہ کو ان کی تمیز بنائیے:
- ۱۴۔ مثال پڑھئے پھر اسی طرز پر خالی جگہیں پُر کیجئے:
- ۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۱۶۔ آنے والے اسماء کو مجرور اور منصوب کر کے لکھئے:
- ۱۷۔ آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:
- ۱۸۔ سورة الرحمن، سورة الحديد اور سورة النبأ کی اگلی پانچ پانچ آیتیں لکھئے:

الفاظ کے معانی

	: مجلہ، (میگزین) رسالہ	مَجَلَّةٌ
: عِمَارَةٌ : عمارت	: سورت	سُورَةٌ*
: شِقَّةٌ : فلیٹ	: دانت	سِنٌّ
: كَلِمَةٌ : کلمہ	: اے میرے چھوٹے بیٹے (بیٹے کے لئے پیار بھرا طرزِ خطاب)	يَا بُنَيَّ
: فَقَطٌ : صرف	: خوش	مَسْرُودٌ
: كَوَى : اس نے استری کیا	: وہ آیا	جَاءَ
: فَرِحَ : وہ خوش ہوا	: میں نے اسے اچھی طرح سمجھ لیا ہے	فَهَمُّهُ جَيِّدًا
: خَادِمَةٌ : خادمہ، نوکرانی	: اللہ تعالیٰ تمہارے علم کو بڑھائے	زَادَكَ اللَّهُ عِلْمًا:
	: (جو اللہ چاہے) پسندیدگی کے اظہار کا اسلوب	مِنْ شَاءِ اللَّهِ
	: سوار	رَاكِبٌ

ساتواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ذَهَبْتُمْ تم سب گئے (جمع مذکر مخاطب) أَكَلْتُمْ تم سب نے کھایا
مَاذَا أَكَلْتُمْ يَا إِخْوَانُ؟ بھائیو، تم نے کیا کھایا؟

۲۔ ذَهَبْتُنَّ تم سب گئیں (جمع مؤنث مخاطب) قَرَأْتُنَّ تم سب نے پڑھا
أَقْرَأْتُنَّ هَذِهِ الْمَجَلَّةَ يَا أَخَوَاتُ؟ بھئیو، کیا تم سب نے یہ رسالہ پڑھا؟

۳۔ ذَهَبْنَا ہم گئے (جمع متکلم مذکر و مؤنث) سَمِعْنَا ہم نے سنا
مَا سَمِعْنَا الْأَذَانَ ہم نے اذان نہیں سنی

۴۔ رَأَيْتُمُوهُ تم نے اسے دیکھا

رَأَيْتُهُ میں نے اسے دیکھا

رَأَيْتُهُ تو نے اسے دیکھا

رَأَيْتُهُ تو نے اسے دیکھا (واحد مؤنث مخاطب)

نوٹ:- رَأَيْتُهُ میں ہ کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا گیا تاکہ اس میں اور اس سے پہلے والے حرف کی حرکت دونوں کی آواز میں یکسانیت اور موزونیت پیدا ہو جائے، اس لئے کہ تہ کے مقابلے میں تہ زیادہ آسان اور بہتر ہے، اسی طرح آئندہ مثالوں میں بھی ہے:

بَيْنَهُ فِي بَيْنِهِ
بَيْنَهُ فِيهِ

جیسا کہ آپ نے اوپر دیکھا کہ ضمیر حالتِ نصب میں فعل سے بلا کسی واسطے کے جوڑ دی جاتی ہے لیکن اگر فعل کی اسناد ضمیر جمع مخاطب کی طرف ہو تو فعل اور ضمیر منصوب (جو کہ مفعول واقع ہو رہی ہے) کے درمیان ایک و بڑھا دیا جاتا ہے۔ جیسے :

رَأَيْتُمُوهُ	تم نے اسے دیکھا (جمع مذکر مخاطب)
رَأَيْتُمُوهُمْ	تم نے انہیں دیکھا۔
رَأَيْتُمُوهَا	تم نے اسے دیکھا۔
رَأَيْتُمُوهُنَّ	تم نے انہیں دیکھا۔

اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

غَسَلْتُمُوهُ	=	هُ	+	غَسَلْتُمْ	تم نے اسے دھویا۔
قَتَلْتُمُوهُمْ	=	هُمْ	+	قَتَلْتُمْ	تم نے انہیں قتل کیا۔
سَأَلْتُمُوهَا	=	هَا	+	سَأَلْتُمْ	تم نے اس سے پوچھا۔

۵۔ كَانِ وہ تھا

یہ بھی جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے :

بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں ہے۔
كَانَ بِلَالٌ فِي الْفَصْلِ	بلال کلاس (درجہ) میں تھا۔
الْمُدْرَسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں ہیں۔
كَانَ الْمُدْرَسُ فِي الْمَكْتَبَةِ	استاد لائبریری میں تھے۔
الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے ہے۔
كَانَ الْقَلَمُ تَحْتَ الْكِتَابِ	قلم کتاب کے نیچے تھا۔
زَيْنَبُ فِي الْمَطْبَعِ	زینب باورچی خانہ میں ہے۔

كَانَتْ زَيْنَبُ فِي الْمَطْبِخِ زَيْنَبُ باورچی خانہ میں تھی۔

نوٹ :- گذشتہ مثالوں میں كَانَ کی خبر شبہ جملہ جیسے تَحْتَ الْكِتَابِ، فِي الْمَكْتَبَةِ، فِي الْمَطْبِخِ ہے اگر كَانَ کی خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی لیکن اگر اسم ہو تو وہ منصوب ہو جائیگا۔ جیسے: بِلَالٌ مَرِيضٌ سے كَانَ بِلَالٌ مَرِيضًا، اسے ہم مزید تفصیل سے سبق نمبر ۲۵ میں پڑھیں گے۔

۶- آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

رَجُلٌ ذُو لِحْيَةٍ داڑھی والا ایک آدمی۔
الرَّجُلُ ذُو اللِّحْيَةِ داڑھی والا شخص۔

ہم جانتے ہیں کہ اگر موصوف معرفہ ہے تو صفت کا معرفہ ہونا بھی ضروری ہے، لیکن یہاں ذُو مضاف ہے اور اس پر ”ال“ نہیں آتا، لہذا اس کے مضاف الیہ پر ”ال“ داخل کر کے مضاف الیہ کو معرفہ بنا دینے سے وہ (ذُو) بھی معرفہ ہو جاتا ہے، چنانچہ رَجُلٌ ذُو لِحْيَةٍ میں مضاف الیہ نکرہ ہے اور الرَّجُلُ ذُو اللِّحْيَةِ میں معرفہ۔ اس کی مزید مثالیں دیکھئے:

عِنْدِي كِتَابٌ ذُو غِلَافٍ جَمِيلٍ میرے پاس خوبصورت سرورق والی کتاب ہے۔
الْكِتَابُ ذُو الْغِلَافِ الْجَمِيلِ غَالٍ خوبصورت سرورق والی کتاب مہنگی ہے۔
فِي قَرْيَتِنَا مَسْجِدٌ ذُو مَنَارَةٍ وَاحِدَةٍ ہمارے گاؤں میں ایک مینارے والی مسجد ہے۔
الْمَسْجِدُ ذُو الْمَنَارَةِ الْوَاحِدَةِ قَدِيمَةٌ ایک مینار والی مسجد پرانی ہے۔

۷- ذَهَبْتُمْ، كِتَابُهُمْ، هُمْ، كِتَابُكُمْ اور أَنْتُمْ میں میم ساکن ہوتی ہے اگر اس کے بعد کوئی

ایسا اسم آجائے جس کے شروع میں ہمزہء وصل ہو تو سکون ضمہ سے بدل جائیگا۔ جیسے:

بَيْنَكُمْ بَيْنَتُكُمْ الْجَدِيدُ تمہارا نیا گھر۔
رَأَيْتُمْ أَرَأَيْتُمْ الْإِمَامَ؟ کیا تم نے امام صاحب کو دیکھا؟
كِتَابُهُمْ كِتَابُهُمُ الْقَدِيمُ ان کی پرانی کتاب۔

سَأَلْتُمْ أَسَأَلْتُمْ اِبْنَهُ کیا تم نے اس کے بیٹے سے دریافت کیا۔

۸۔ اَبَشِيرٌ اس کا لفظی معنی ہے ”خوش ہو جاؤ“ لیکن یہ کسی درخواست کے مثبت جواب میں بھی استعمال ہوتا ہے، اس وقت اس کا معنی ہوگا گھبرائیے نہیں ویسا ہی ہوگا جیسا آپ چاہتے ہیں، یا آپ کو وہ چیز مل جائیگی جو آپ چاہتے ہیں۔

۹۔ ثُلُثٌ ایک تہائی ۱/۳

ایسے الفاظ جو ۱/۳، ۱/۴ (ایک چوتھائی) ۱/۵، ۱/۶، ۱/۷، ۱/۸، ۱/۹ اور ۱/۱۰ کا معنی دیتے ہیں فُعُلٌ کے وزن پر بنائے گئے ہیں، اس میں دوسرے حرف ع پر ضمہ ہوگا۔ جیسے ثُلُثٌ ۱/۳، سُدُسٌ ۱/۶، ثُسْعٌ ۱/۹ لیکن اس کو حذف کر کے ساکن بھی پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: رُبْعٌ، خُمْسٌ۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے:
- ۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (یہ سوالات ساتویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)
- ۴۔ آنے والے تمام جملوں میں فاعل کو مؤنث لائیے:
- ۵۔ آنے والے ہر جملے کے سامنے فعل کے دو صیغے ہیں، صحیح صیغہ منتخب کیجئے اور اس کے ذریعہ جملہ مکمل کیجئے:
- ۶۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر کان داخل کیجئے:
- ۷۔ مثالوں کو غور سے پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو میم اور دوسرے ساکن حروف پر حرکت لگا کر پڑھئے:
- ۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

- ۹۔ مثالیں پڑھئے پھر آنے والے جملے کو ذُو استعمال کرتے ہوئے مکمل کیجئے :
- ۱۰۔ ذَاتُ کی آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۱۱۔ مثالیں پڑھئے پھر قوسین میں دئے گئے الفاظ استعمال کرتے ہوئے اسی طرح کے جملے بنائیے :
- ۱۲۔ آنے والے کلمات سیکھئے :
- ۱۳۔ آنے والے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

مِکْنَسَةٌ : جھاڑو	نَظَّارَةٌ : چشمہ (عینک)
صُورَةٌ : تصویر	صَابُونٌ : صابن
كُرَّةُ الْقَدَمِ : فٹ بال	سَلْمٌ : سیڑھی
عَجَلَةٌ : پیسہ	إِذَاعَةٌ : نشر کرنا ، ریڈیو
الْبَارِحَةَ : گذشتہ شب	كُرَّةُ السَّلَّةِ : باسکٹ بال
الْأَسْبُوعِ الْمَاضِي : گذشتہ ہفتہ	مَنَارَةٌ : مینار
لِجَنَّةٍ : داڑھی	عَالٍ : اونچا عَالِيَّةٌ : (مؤنث) اونچی
مُلَوَّنٌ : رنگین	صَبَاحٌ : صبح
نِصْفٌ : آدھا	مَسْتَمَى : وہ چلا
أَخَذَ : اس نے لیا	وَضَعَ : اس نے رکھا
وَجَدَ : اس نے پایا	بَحَثَ عَنْ : اس نے تلاش کیا

آٹھواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق دہرائیں گے، اور فعل ماضی کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے سوائے ضمیرِ ثننیہ کے، ضمیرِ ثننیہ کی طرف اسناد تفصیل کے ساتھ سبق نمبر ۳۰ میں پڑھیں گے۔

مشق

- ۱۔ آنے والے جملوں میں فعل ذہب کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کیجئے اور ان کے ذریعہ آنے والے جملے مکمل کیجئے:
- ۲۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پر کیجئے:
- ۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۴۔ آنے والی مثالوں میں فاعل کو متعین (نشان زد) کیجئے:
- ۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

نواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ حالتِ نصب میں جمع مؤنث سالم کا اعراب

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو اسم کے آخر میں ات بڑھا کر بنائی جاتی ہے ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ نصب کی علامت فتح ہے یعنی جو کلمہ حالتِ نصب میں ہو اس پر فتح آتا ہے۔ جیسے:

إِنَّ الْبَيْتَ جَدِيدٌ بے شک گھر نیا ہے
قَرَأْتُ الْكِتَابَ میں نے کتاب پڑھی

یہاں ہم پڑھیں گے کہ جمع مؤنث سالم پر حالتِ نصب میں فتح کے بجائے کسرہ آتا ہے۔ جیسے:

رَأَيْتُ الْأَبْنََاءَ وَالْبَنَاتِ میں نے بیٹے اور بیٹیاں دیکھیں

اس جملہ میں الْأَبْنََاءَ اور الْبَنَاتِ دونوں مفعول بہ ہیں اس لئے دونوں منصوب ہیں لیکن الْأَبْنََاءَ میں نصب کی علامت فتح ہے اور الْبَنَاتِ میں کسرہ اس لئے کہ وہ جمع مؤنث سالم (کا صیغہ) ہے۔ مزید مثالیں دیکھئے:

خَلَقَ اللَّهُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔

قَرَأْتُ الْكُتُبَ وَالصُّحُفَ وَالْمَجَلَّاتِ میں نے کتابیں، اخبارات اور رسالے پڑھے۔

إِنَّ الْإِخْوَةَ وَالْأَخَوَاتِ فِي الْبَيْتِ بے شک بھائی اور بہنیں گھر میں ہیں۔

یہ یاد رہے کہ جمع مؤنث سالم کے آخر میں مجرد اور منصوب دونوں حالتوں میں کسرہ رہتا ہے۔

جیسے :

إِنَّ الطَّلِبَاتِ فِي الْحَافِلَاتِ طالبات بسوں میں ہیں
اس مثال میں الطَّلِبَاتِ إِنَّ کی وجہ سے منصوب ہے اور حَافِلَاتِ حرفِ جرِ فی کی وجہ سے مجرور
لیکن دونوں کے آخر میں کسرہ ہے۔

۲۔ اس سے پہلے ہم رَأَيْتُكَ میں نے تجھے دیکھا اور رَأَيْتُهُ میں نے اسے دیکھا پڑھ چکے ہیں،
یہاں ہم فعل کے ساتھ ضمیر متکلم کا استعمال دیکھیں گے، آنے والی مثالیں غور سے پڑھئے:

رَأَيْتُنِي تو نے مجھے دیکھا

خَلَقَنِي اللَّهُ اللہ نے مجھے پیدا کیا

سَأَلَنِي الْمُدْرَسُ استاذ نے مجھ سے پوچھا

ضمیر متکلم صرف ی ہے لیکن اس ی اور فعل کے درمیان ایک نون بڑھا دیا جاتا ہے اسلئے
کہ ی سے پہلے کسرہ ضروری ہے اور ہمارے پاس دو صیغے ہیں، رَأَيْتَ تو نے دیکھا (مذکر مخاطب)
رَأَيْتَ تو نے دیکھا (مؤنث مخاطب) رَأَيْتَ کو کسرہ کے ساتھ پڑھنے کی صورت میں رَأَيْتَ اور
رَأَيْتَ کے درمیان فرق مشکل ہو جائیگا، ان دونوں کے درمیان یہ فرق باقی رہے اس لئے ت کو اپنی
حالت پر برقرار رکھ کر اس کے بعد ایک نون لاتے ہیں اور اس کو کسرہ دیتے ہیں، اس نون کو نون
وقایہ کہتے ہیں، نون وقایہ یعنی وہ نون جو فعل کے آخری حرف کی حرکت کی حفاظت کرتا ہے۔

۳۔ یہ کار کتنی خوبصورت ہے! اس معنی کو عربی میں اس طرح ادا کریں گے۔ مَا أَجْمَلَ هَذِهِ
السِّيَّارَةَ! اس کو فِعْلُ التَّعَجُّبِ (تعجب کا فعل) کہتے ہیں اس کا وزن مَا أَفْعَلَةٌ ہے، ہ کی جگہ
کوئی اور ضمیر نصب یا اسم ظاہر بھی لاسکتے ہیں۔ جیسے:

مَا أَطْيَبَكَ! تو کتنا اچھا ہے!

مَا أَفْقَرَهَا! وہ (عورت) کتنی غریب ہے!

مَا أَكْثَرَ النُّجُومَ! ستارے کتنے زیادہ ہیں!

مَا أَسْهَلَ هَذَا الدَّرْسَ! یہ سبق کتنا آسان ہے!

۴۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ ”یا“ کے بعد آنے والے اسم پر صرف ایک ضمہ ہوتا ہے۔
جیسے :

یا وَالدُّ، یا أَسْتَاذُ، یا بِلَالُ، یا حَامِدُ، لیکن اگر وہ اسم مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا۔ جیسے :

یا بِنْتُ بِلَالٍ	اے بلال کی بیٹی
یا أُخْتُ مُحَمَّدٍ	اے محمد کی بہن
یا ابْنَ أُخِي	اے میرے بھتیجے
یا رَبَّ الكَعْبَةِ	اے کعبہ کے رب
یا عَبْدَ اللهِ	اے اللہ کے بندے
یا أَبَا بَكْرٍ	اے ابو بکر

نوٹ :- اَبُو حالتِ نصب میں اَبَا ہو جاتا ہے

مضاف الیہ ضمیر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے :

یا رَبَّنَا اے ہمارے پروردگار

۵۔ ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ کَم کے بعد اسم واحد اور منصوب ہوتا ہے لیکن اگر کَم پر

کوئی حرفِ جر داخل ہو جائے تو وہ مجرور یا منصوب ہوگا۔ جیسے :

کَم رِيَالًا عِنْدَكَ؟ تیرے پاس کتنے ریال ہیں؟

بِكَم رِيَالًا / رِيَالًا هَذَا؟ یہ کتنے ریال کا ہے؟

یہاں رِيَالًا اور رِيَال دونوں کَمنا صحیح ہے اس لئے کہ کَم پر حرفِ جر ب داخل ہوا ہے، ٹھیک اسی

طرح فِي كَم يَوْمًا / يَوْمٍ تَعَلَّمْتَ هَذِهِ اللُّغَةَ؟ تو نے کتنے دنوں میں یہ زبان سیکھی؟

۶۔ مَا الإستفہامیہ (سوالیہ) پر حرفِ جر داخل ہوگا تو اس کا الف حذف ہو جائیگا

جیسے : ب + مَا = بِمَ؟ کس کے ساتھ؟

ل + مَا = لِمَ؟ کس لئے؟

مِنْ + مَا = مِمَّ؟ کس سے؟
عَنْ + مَا = عَمَّ؟ کس کے بارے میں؟

نوٹ :- مِنْ اور عَنْ کے نون کو مِمَّ سے بدل کر مَا کے مِمَّ میں ادغام کر دیں گے۔

۷۔ ہم اس سے پہلے اسم موصول الَّذِي (واحد مذکر) اور الَّتِي (واحد مؤنث) پڑھ چکے ہیں،

یہاں ہم ان کی جمع پڑھیں گے الَّذِي کی جمع الَّذِينَ اور الَّتِي کی اللاتِي ہے۔ جیسے:

واحد مذکر : الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيرِ مُدْرَسٌ جَدِيدٌ

جو شخص ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلا ہے وہ نیا مدرس ہے۔

جمع مذکر : الرَّجَالُ الَّذِينَ خَرَجُوا مِنْ مَكْتَبِ الْمُدِيرِ مُدْرَسُونَ جَدِيدٌ

جو لوگ ہیڈ ماسٹر کے دفتر سے نکلے ہیں وہ نئے مدرسین ہیں۔

واحد مؤنث : الطَّالِبَةُ الَّتِي جَلَسَتْ أَمَامَ الْمُدْرَسَةِ بِنْتُ الْمُدِيرَةِ

وہ طالبہ جو استانی کے سامنے بیٹھی ہے وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹی ہے

جمع مؤنث : الطَّالِبَاتُ الَّلَاتِي جَلَسْنَ أَمَامَ الْمُدْرَسَةِ بَنَاتُ الْمُدِيرَةِ

وہ طالبات جو استانی کے سامنے بیٹھی ہیں وہ ہیڈ مسٹریس کی بیٹیاں ہیں۔

۸۔ ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ ہمزہ استفہام جملہ خبریہ کو جملہ استفہامیہ میں تبدیل کر دیتا

ہے اسی طرح اگر اس کے بعد کوئی ایسا اسم آئے جس کے شروع میں ال ہو تو وہ آل ہو جاتا ہے۔

جیسے:

الْمُدْرَسُ قَالَ لَكَ الْمُدْرَسُ قَالَ لَكَ؟ کیا استاد نے تم سے کہا؟

الْيَوْمَ رَأَيْتُهُ الْيَوْمَ رَأَيْتُهُ؟ کیا آج تو نے اسے دیکھا؟

هَذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ أَهَذَا الطَّالِبُ سَأَلَكَ؟ کیا اس طالب علم نے تجھ سے پوچھا؟

تیسری مثال میں چونکہ ا کے بعد ال نہیں ہے اس لئے اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

۹۔ اسم کے آخر میں آنے والی وہ ی جو الف پڑھی جاتی ہے اگر اس کے ساتھ کوئی ضمیر نصب یا

جر ہو تو وہ الف لکھی جائے گی۔ جیسے :

مَعْنَى معنی مَعْنَاهُ اس کا معنی.

کَوَى اس نے استری کیا کَوَاهُ اس نے اسے استری کیا.

۱۰۔ اَلطَّلَابُ الْجُدُدُ الْخَمْسَةُ پانچ نئے طلبہ

اس مثال میں عدد کو بطور صفت استعمال کیا گیا ہے، اس صورت میں وہ معدود کے بعد آئے گا۔
مزید دیکھئے :

اَلْکُتُبُ اَلْاَرْبَعَةُ چار کتابیں

الرِّجَالُ الْعَشْرَةُ دس مرد

الصِّخَاحُ السِّنَّةُ چھ معتبر کتابیں

اَلْاَخْوَاتُ الْخَمْسُ پانچ بہنیں

۱۱۔ اِلَى الْمُدِيرِ ذَهَبْتُمْ؟ کیا تم ہیڈ ماسٹر کے پاس گئے تھے؟ اس جملہ میں اِلَى الْمُدِيرِ کو کلام

میں زور اور تاکید پیدا کرنے کے لئے فعل سے پہلے لایا گیا ہے۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

رَأَيْتُ بِلَالًا میں نے بلال کو دیکھا (بغیر تاکید کے)

بِلَالًا رَأَيْتُ بلال ہی کو دیکھا میں نے (تاکید کے ساتھ)

دوسرا جملہ اس وقت استعمال کیا جائیگا جب مخاطب اس بات میں شک کرے یا اس سے انکار کرے۔

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ آیت کریمہ پڑھئے اور نیچے دئے گئے سوالوں کا جواب دیجئے:

۳۔ صحیح جملوں کے سامنے (✓) اور غلط جملوں کے سامنے (X) لگائیے:

- ۴۔ آنے والے کلمات کے معانی عربی میں لکھئے :
- ۵۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو اسی طرح مکمل کیجئے :
- ۶۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :
- ۷۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات پڑھئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے :
- ۸۔ مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات میں سے جمع مؤنث سالم کو متعین کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :
- ۹۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں پر ہمزہ استفہام داخل کیجئے :
- ۱۰۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے سوالوں کا جواب اسی طرح دیجئے :
- ۱۱۔ دئے گئے کلمہ پر غور کیجئے :
- ۱۲۔ آنے والے کلمات پر غور کیجئے :
- ۱۳۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :
- ۱۴۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خط کشیدہ الفاظ کو جمع میں بدل کر آنے والے جملے لکھئے :
- ۱۵۔ دئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :

الفاظ کے معانی

عِلَاقَةٌ	: تعلق ، رابطہ	فَائِمَةٌ	: فہرست ، لسٹ
لَحْظَةٌ	: لحظہ ، لمحہ	مَعْنَى	: معنی
جَرَسٌ	: گھنٹی	طِينٌ	: گارا
عِدَّةُ كُتُبٍ	: کئی کتابیں	نَارٌ	: آگ
حَاضِرٌ	: وہ حاضر ہوا	عِدَّةُ أَسْئَلَةٍ	: متعدد سوالات
خَلَقَ	: اس نے پیدا کیا	رَنَّ الْجَرَسُ	: گھنٹی بجی

أَحْسَنَتْ : تو نے اچھا کیا، شاباش
مُخْتَلِطٌ : مخلوط، ملے جلے
جَانٌ : جن
هَكَذَا : اسی طرح

رَفَعَ : اس نے بلند کیا
عَاصِمَةٌ : راجدھانی، پایہءِ تخت
كَذَلِكَ : اسی طرح
حَدِيدٌ : لوہا

دسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ فعل مضارع

عربی میں فعل کی تین قسمیں ہیں :

۱- الْمَاضِي : جو زمانہ ماضی کا معنی دے

۲- الْمُضَارِع : جو حال یا مستقبل پر دلالت کرے۔

۳- الْأَمْرُ : جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم دیا جائے۔

فعل ماضی ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم فعل مضارع پڑھیں گے، فعل امر ان شاء اللہ ہم چودھویں سبق میں پڑھیں گے۔

فعل مضارع کے شروع میں فعل ماضی کے تین حروف کے ساتھ ي، ت، ا اور ن میں سے کوئی ایک حرف بڑھا دیا جاتا ہے اور اس پر فتح ہوتا ہے۔ جیسے :

كَتَبَ اس نے لکھا يَكْتُبُ وہ لکھتا ہے (لکھ رہا ہے یا لکھے گا)

ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی میں عام طور سے تین حروف ہوتے ہیں، پہلا حرف مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں وہ ساکن ہوگا، تیسرا حرف ماضی میں مفتوح ہوتا ہے، مضارع میں مضموم ہوگا، دوسرے حرف پر ماضی اور مضارع دونوں میں تینوں حرکتیں (فتح، ضمہ، کسرہ) آتی ہیں۔

ماضی اور مضارع میں اس حرف (جس کو ع کلمہ کہتے ہیں) کی حرکت کے اعتبار سے فعل کو چھ ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، ان میں سے چار ہم یہاں پڑھیں گے۔

۱۔ فتحہ ضمہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا مضموم ہوگا۔ جیسے :

كَتَبَ يَكْتُبُ ، قَتَلَ يَقْتُلُ ، سَجَدَ يَسْجُدُ .
 اس نے لکھا وہ لکھتا ہے، اس نے قتل کیا وہ قتل کرتا ہے، اس نے سجدہ کیا وہ سجدہ کرتا ہے۔
 اس باب کو باب نَصَرَ يَنْصُرُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ن ہے۔

۲۔ فتح کسرہ والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ مفتوح اور مضارع کا کسور ہوگا۔ جیسے:

جَلَسَ يَجْلِسُ ، ضَرَبَ يَضْرِبُ ، غَسَلَ يَغْسِلُ .
 وہ بیٹھا وہ بیٹھتا ہے، اس نے مارا وہ مارتا ہے، اس نے دھویا وہ دھوتا ہے۔
 اس باب کو باب ضَرَبَ يَضْرِبُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ض ہے۔

۳۔ فتح فتح والا باب، اس باب میں فعل ماضی اور مضارع دونوں کا ع کلمہ مفتوح ہوگا۔ جیسے:

ذَهَبَ يَذْهَبُ ، فَتَحَ يَفْتَحُ ، قَرَأَ يَقْرَأُ .
 وہ گیا وہ جاتا ہے، اس نے کھولا وہ کھولتا ہے، اس نے پڑھا وہ پڑھتا ہے۔
 اس باب کو باب فَتَحَ يَفْتَحُ کہتے ہیں اور اسکی علامت ف ہے۔

۴۔ کسرہ فتح والا باب، اس باب میں فعل ماضی کا ع کلمہ کسور اور مضارع کا مفتوح ہوگا۔ جیسے:

فَهَمَ يَفْهَمُ ، شَرِبَ يَشْرِبُ ، حَفِظَ يَحْفَظُ .
 اس نے سمجھا وہ سمجھتا ہے، اس نے پیا وہ پیتا ہے، اس نے یاد کیا وہ یاد کرتا ہے۔
 اس باب کو باب سَمِعَ يَسْمَعُ کہتے ہیں اور اسکی علامت س ہے۔

افعال کی اس تقسیم کے لئے کوئی قاعدہ نہیں ہے طالب علم کو ہر نئے لفظ کے ساتھ ساتھ اس کا باب بھی یاد کرنا چاہئے۔ مثلاً: كَتَبَ يَكْتُبُ ، جَلَسَ يَجْلِسُ .

۴۔ عدد ۲۱ تا ۳۰

ان میں عدد کے دو اجزاء کو و کے ذریعہ جوڑ دیا جاتا ہے۔ جیسے:

وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ طَالِبًا

نوٹ :-

(الف) : ان میں پہلے جزء پر ثوین ہوگی۔ جیسے : وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ ، ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ ، أَرْبَعَةٌ

وَعِشْرُونَ، تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ سَوَاءَ لَفْظِ إِثْنَانٍ، كَمَا اس پر تین نہیں آتی۔
 (ب): مذکر محدود کے ساتھ وَاحِدٍ اور إِثْنَانٍ مذکر، جب کہ بقیہ اعداد مؤنث استعمال ہوں گے۔
 جیسے:

وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، إِثْنَانٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، أَرْبَعَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، خَمْسَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا، تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ رَجُلًا۔
 ج: محدود مفرد اور منصوب ہوگا۔

۳۔ اَلتَّاسِعَةُ إِلَّا رُبْعًا (نو مگر پاؤ) پونے نو
 إِلَّا کے لفظی معنی سوا اور مگر ہیں
 اس کے بعد آنے والا اسم منصوب ہوتا ہے۔ جیسے:

السَّاعَةُ الْوَاحِدَةُ إِلَّا عَشْرَ دَقَائِقَ دس منٹ کم ایک بجے (بارہ بج کر پچاس منٹ)
 السَّاعَةُ الثَّانِيَةُ إِلَّا خَمْسَ دَقَائِقَ پانچ منٹ کم دو بجے (ایک بج کر پچپن منٹ)
 السَّاعَةُ الْخَامِسَةُ إِلَّا دَقِيقَةً وَاحِدَةً ایک منٹ کم پانچ بجے (چار بج کر انسٹھ منٹ)

۴۔ ہم پہلے سبق میں پڑھ چکے ہیں کہ لَعَلَّ دو معنوں میں استعمال ہوتا ہے:

۱۔ میں امید کرتا ہوں، امید ہے کہ

۲۔ خوف ہے، اندیشہ ہے، میں ڈرتا ہوں۔

پہلے کو اَلتَّرَجُّبِيُّ اور دوسرے کو اَلْإِشْفَاقُ کہتے ہیں
 لَعَلَّهُ يَرْجِعُ الْيَوْمَ مُتَأَخِّرًا مِثْلَ لَعَلَّ اِشْفَاقُ كَمَا لَمْ يَكُنْ اسکا معنی ہے مجھے اندیشہ ہے کہ وہ
 آج تاخیر سے لوٹے گا۔

۵۔ بَيْنَ درمیان، بیچ

اس کے بعد والا اسم مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے۔ جیسے:

جَلَسَ حَامِدٌ بَيْنَ بِلَالٍ وَفَيْصَلٍ حَامِدٌ بِلَالٍ اور فَيْصَلٍ کے درمیان بیٹھا

بَيْنَ اٰرْ دُو ضَمِيْرُوں كَے دَرْمِيَانِ اَے تُو اَسَے دِهْرِيَا جَاے گا۔ جِيَسَے :
هٰذَا بَيْنِيْ وَ بَيْنِكَ يِه مَعَالَمِه مِيْرَے اُوْر تِيْرَے دَرْمِيَانِ هَے.

مشق

- ۱۔ اَنے والے سوالوں کے جواب دیجئے:
- ۲۔ اَنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۳۔ اَنے والے جملوں پر غور کیجئے:
- ۴۔ اَنے والی مثالوں پر غور کیجئے اور دئے گئے افعال کا مضارع لکھئے:
- ۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے:
- ۶۔ اَنے والی مثالیں پڑھئے:
- ۷۔ اَنے والے جملے پڑھئے پھر انہیں اس طرح لکھئے کہ اعداد الفاظ میں ہوں:
- ۸۔ اَنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۹۔ دئے گئے کلمات استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے:

الفاظ کے معانی

دَائِمًا	: ہمیشہ	أَحْيَانًا	: کبھی
مَرَّةً أُخْرَى	: دوسری مرتبہ، پھر سے	مَكْتَبٌ	: آفس
عَامِلٌ	: مزدور	طَوَّلٌ	: لمبائی
عَرَضٌ	: چوڑائی	مَسَافَةٌ	: مسافت، فاصلہ
كَيْلُوْ مِيْتْرٌ	: کیلو میٹر	سَنْتِيْمِيْتْرٌ	: سینٹی میٹر

عَمِلَ يَعْمَلُ (س) (ا): کام کرنا	مِثْرٌ : میٹر
سَجَدَ يَسْجُدُ (ن) : سجدہ کرنا	رَكَعَ يَرْكَعُ : رکوع کرنا
رَكِبَ يَرْكَبُ (س) : سوار ہونا	فَعَلَ يَفْعَلُ : کرنا
بَيْنَ : درمیان	بَيْنَهُمَا : ان دونوں کے درمیان

۱۔ مصدری معنی جیسے کھانا، پینا، جانا کو عربی میں ماضی اور مضارع دونوں ملا کر ادا کیا جاتا ہے۔ جیسے کَتَبَ يَكْتُبُ (لکھنا)

گیارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ گذشتہ اسباق میں ہم فعل مضارع کو پڑھ چکے ہیں اور یہ بھی کہ یَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتا ہے یہاں ہم فعل مضارع کو دیگر ضمائر کی طرف اسناد کریں گے۔

(الف) يَذْهَبُونَ وہ جاتے ہیں۔ مزید ایک مثال یہ ہے :

إِخْوَتِي يَذْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ میرے بھائی جامعہ (یونیورسٹی) میں پڑھتے ہیں

(ب) تَذْهَبُ وہ جاتی ہے واحد مؤنث غائب۔ جیسے :

مَاذَا تَكْتُبُ آمِنَةُ الْآنَ؟ آمنہ اب کیا لکھ رہی ہے؟

تَكْتُبُ رِسَالَةً إِلَىٰ أُمِّهَا وہ اپنی والدہ کو خط لکھ رہی ہے

(ج) يَذْهَبْنَ وہ جاتی ہیں جمع مؤنث غائب۔ اس کی مزید ایک مثال یہ ہے :

إِخْوَتِي يَذْرُسُونَ فِي الْجَامِعَةِ وَأَخَوَاتِي يَذْرُسْنَ فِي الْمَدْرَسَةِ

میرے بھائی یونیورسٹی میں پڑھتے ہیں اور میری بہنیں مدرسہ (اسکول) میں پڑھتی ہیں

(د) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ کا معنی ہے وہ جاتی ہے اس کا دوسرا معنی ہے تو جاتا ہے، واحد مذکر غائب۔

(ه) أَذْهَبُ میں جاتا ہوں/میں جاتی ہوں

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ؟ ہلال تو کہاں جا رہا ہے؟

(و) تَذْهَبُونَ تم جاتے ہو دوسری مثال :

مَاذَا تَشْرَبُونَ يَا إِخْوَانُ بھائیو تم کیا پیو گے؟ یا کیا پی رہے ہو؟

۲۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ يَذْهَبُ کے دو معنی ہیں ۱۔ وہ جاتا ہے (حال) ۲۔ وہ جائے گا

(مستقبل) اس کو صرف مستقبل کے ساتھ خاص کر دینے کے لئے اس کے شروع میں مس بڑھا

دی جاتی ہے۔ جیسے :

سَيَذْهَبُ أَبِي إِلَى مَكَّةَ غَدًا میرے والد کل مکہ جائیں گے

سَأَكْتُبُ لَكَ رِسَالَةً إِنْ شَاءَ اللَّهُ میں تجھے ان شاء اللہ خط لکھوں گا

اس س کو حَرْفُ الْإِسْتِقْبَالِ کہتے ہیں۔

نوٹ :- جملہ استفہامیہ میں س نہیں استعمال کی جائیگی۔ جیسے :

مَتَى تَذْهَبُ إِلَى الْهِنْدِ؟ تو ہندوستان کب جائیگا؟

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی پر مَا داخل کرنے سے اس میں نفی کا معنی پیدا ہو جاتا ہے۔

جیسے :

مَا أَكَلْتُ شَيْئًا میں نے کچھ نہیں کھایا

مضارع کو منفی بنانے کے لئے اس پر لَآ داخل کرتے ہیں۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں قہوہ (کافی) نہیں پیتا ہوں

۴۔ مصدر اس اسم کو کہتے ہیں جو زمانہ اور فاعل سے خالی ہو، چنانچہ دَخَلَ کا معنی ہے وہ

داخل ہوا يَدْخُلُ کا وہ داخل ہوتا ہے (ان دونوں میں زمانہ [ماضی یا مضارع] اور فاعل [داخل

ہونے والا ”وہ“] پایا جاتا ہے) جبکہ دُخُولٌ کے معنی ہے داخل ہونا۔

عربی میں مصدر کئی شکلوں اور کئی وزنوں پر آتا ہے ، یہاں ہم ان میں سے صرف ایک وزن فُعُولٌ

پڑھیں گے۔ جیسے :

دُخُولٌ دَاخِلٌ هُوَ دَخَلَ مِنْهُ
خُرُوجٌ نَکَلْنَا مِنْهُ خَرَجَ مِنْهُ
سُجُودٌ سَجَدَ كَرَّمَا سَجَدَ مِنْهُ
رُكُوعٌ رُكِعَ كَرَّمَا رُكِعَ مِنْهُ
جُلُوسٌ بَیْثُنَا جَلَسَ مِنْهُ

مصدر چونکہ اسم ہے اسلئے اس پر ال اور ثونین آتی ہے۔ جیسے :

الدُّخُولُ مَنْعٌ دَاخِلٌ هُوَ مَنْعٌ

الرُّكُوعُ قَبْلَ السُّجُودِ رُكِعَ سَجَدَ مِنْهُ

خَرَجْنَا مِنَ الْفَصْلِ قَبْلَ دُخُولِ الْمُدْرَسِ ہم مدرس کے داخل ہونے سے پہلے درجے سے نکلے۔

۵۔ اَمَّا یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا لفظ ہے یہ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب دو یا دو

سے زائد چیزوں کے متعلق گفتگو ہو، اس کا معنی ہے رہا جیسے :

مِنْ اَیْنِ اَنْتُمْ؟ تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟

اَنَا مِنْ اَلْمَانِيَا، اَمَّا بِلَالٌ فَهُوَ مِنْ بَاكِسْتَانِ، وَ اَمَّا اِبْرَاهِيْمُ فَهُوَ مِنَ الْيَابَانِ .
میں جرمنی کا ہوں رہا بلال تو وہ پاکستان سے اور رہا ابراہیم تو وہ جاپان سے تعلق رکھتا ہے

اَیْنِ یَسْكُنُ اَخُوکَ وَ اَخْتُکَ؟ تیرا بھائی اور تیری بہن کہاں رہتے ہیں؟

اَخْتِي تَسْكُنُ مَعِي، اَمَّا اَخِي فَيَسْكُنُ مَعَ اَبِي وَ اُمِّي

میری بہن میرے ساتھ رہتی ہے رہا میرا بھائی تو وہ میرے والدین کے ساتھ رہتا ہے

بِکُمْ هَذَانِ الْقَلَمَانِ؟ یہ دو قلم کتنے کے ہیں؟

هَذَا بَرِيَالٍ، اَمَّا ذَاکَ فَبِعَشْرَةِ یہ ایک بریال کا ہے رہا وہ تو وہ دس بریال کا ہے۔

۶۔ اَخِي کا معنی ہے میرا بھائی اور اَخٌ لِّي کا معنی ہے میرا ایک بھائی۔ (میرے بھائیوں

میں سے ایک)، پہلا معرّفہ ہے دوسرا نکرہ۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے: (یہ سوالات گیارہویں سبق کے مضمون سے متعلق نہیں ہیں)
- ۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر خالی جگہوں کو ذہب کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے:
- ۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے:
- ۶۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے:
- ۷۔ آنے والے جملوں میں فاعل کو مؤنث میں تبدیل کیجئے:
- ۸۔ آنے والی مثال پر غور کیجئے:
- ۹۔ آنے والے جملوں میں فعل کو مضارع میں تبدیل کیجئے:
- ۱۰۔ دونوں مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں میں افعال کو منفی بنائیے:
- ۱۱۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب حرف استقبال استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۱۲۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے افعال کے مصادر اسی طرح لکھئے:
- ۱۳۔ آنے والے جملے پڑھئے پھر ان میں سے مصادر کو متعین کیجئے:
- ۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے سوالوں کے جواب اُمّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

پتہ :	عُنْوَانٌ	پڑھنا :	دَرَسَ يَدْرُسُ (ن)
کپڑا :	ثَوْبٌ	اترنا :	نَزَلَ يَنْزِلُ (ض)
مطب : کلینک، مطب	مُسْتَوْصَفٌ	پچاننا :	عَرَفَ يَعْرِفُ (ض)
آنے والا :	قَادِمٌ	رہنا :	سَكَنَ يَسْكُنُ (ن)
کارڈ :	بَطَاقَةٌ	تلاش کرنا :	بَحَثَ يَبْحَثُ عَنِ (ف)
خط :	رِسَالَةٌ	مرنا :	مَاتَ يَمُوتُ (ن)
دوا کی دوکان :	صَيْدَلِيَّةٌ	شکر کرنا :	شَكَرَ يَشْكُرُ (ن)
میں بھول گیا :	نَسِيْتُ	چڑھنا :	صَعَدَ يَصْعَدُ (س)
اسٹیشن :	مَحْطَةٌ	نزدیک :	قَرِيبٌ
چاول :	أُرْزٌ	نائی، حجام :	حَلَّاقٌ
		گھوڑے :	خَيْلٌ

بارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مزید چند ضماہر کی طرف مضارع کی اسناد۔

(الف) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُ (تو جاتا ہے) واحد مذکر مخاطب کے لئے ہے۔ یہاں ہم

تَذْهَبِينَ (تو جاتی ہے) واحد مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ جیسے :

أَيْنَ تَذْهَبُ يَا بِلَالُ؟ بلال تو کہاں جا رہا ہے؟

أَيْنَ تَذْهَبِينَ يَا أَمِينَةُ؟ آمنہ تو کہاں جا رہی ہے؟

(ب) ہم پڑھ چکے ہیں کہ تَذْهَبُونَ (تم جاتے ہو) جمع مذکر مخاطب کے لئے ہے۔ یہاں ہم

تَذْهَبِينَ (تم جاتی ہو) جمع مؤنث مخاطب پڑھیں گے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تَكْتُبُونَ يَا إِخْوَانُ؟ بھائیو تم کیا لکھ رہے ہو؟

نَكْتُبُ رَسَائِلَ ہم خطوط لکھ رہے ہیں۔

مَاذَا تَكْتُبِينَ يَا أَخَوَاتُ؟ بہنو تم کیا لکھ رہی ہو؟

نَكْتُبُ الْوَأَجِبَاتِ ہم ہوم ورک کر رہے ہیں۔

۲۔ رَجَعَ بِلَالٌ يَوْمَ السَّبْتِ۔ بلال ہفتے کے دن لوٹا

نوٹ :- یَوْمَ منصوب ہے اس لئے کہ وہ مفعول فیہ ہے، مفعول فیہ اس اسم کو کہتے ہیں جو

کسی کام (فعل) کا وقت بتائے۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

ذَهَبْتُ إِلَى السُّوقِ صَبَاحًا میں صبح بازار گیا
 رَجَعْتُ مِنَ الْجَامِعَةِ مَسَاءً میں شام کو یونیورسٹی سے لوٹا
 أَذْهَبُ إِلَى الْمَكْتَبَةِ كُلِّ يَوْمٍ میں ہر روز لائبریری جاتا ہوں
 سَأَذْهَبُ إِلَى الطَّائِفِ يَوْمَ الْخَمِيسِ میں جمعرات کے دن طائف جاؤں گا
 أَيْنَ تَذْهَبُ هَذَا الْمَسَاءَ؟ آج شام تو کہاں جا رہا ہے؟
 ۳۔ جیسا کہ ہم سبق نمبر ۶ میں پڑھ چکے ہیں کہ قَالَ کے بعد اِن اور دیگر افعال کے بعد اَنَّ استعمال ہوتا ہے جیسے:

قَالَ: إِنِّي عَبْدُ اللَّهِ اس نے کہا: میں اللہ کا بندہ ہوں
 قَالَ الْمُدْرَسُ: إِنَّ الْإِمْتِحَانَ غَدًا استاد نے کہا: امتحان کل ہے
 سَمِعْتُ أَنَّ الْإِمْتِحَانَ غَدًا میں نے سنا ہے کہ امتحان کل ہے
 أَظُنُّ أَنَّ الْإِمْتِحَانَ غَدًا میں سمجھتا ہوں کہ امتحان کل ہے

مشق

- ۱۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۲۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لائیے:
- ۳۔ آنے والے جملوں میں فاعل مؤنث لائیے:
- ۴۔ آنے والے جملوں میں مبتدا کو جمع میں تبدیل کیجئے:
- ۵۔ ہر جملہ کے سامنے فعل کے دو صیغہ ہیں، صحیح صیغہ منتخب کر کے جملہ مکمل کیجئے:
- ۶۔ آنے والی دونوں مثالوں پر غور کیجئے، پھر آنے والے جملوں کو اِن کی ہمزہ کی حرکت کا خیال رکھتے ہوئے پڑھئے:
- ۷۔ ہفتہ کے دنوں کے نام لکھیے:

۸۔ سورة الملك اور سورة القلم کی پہلی آیت لکھئے :

الفاظ کے معانی

دَوَاءٌ : دوا	تَلْمِیذٌ : شاگرد
هَاتِفٌ : فون	وَزِیْرُ الْخَارِجِیَّةِ : وزیرِ خارجہ
وَاجِبَاتٌ : ہوم ورک	عَمَلٌ : کام
جَارٌ : پڑوسی	رَقْمٌ : نمبر
شَهِدٌ یَشْهَدُ (س) : گواہی دینا، حاضر ہونا	
ضَحِکٌ یَضْحَکُ (س) : ہنسنا	وَقْتُہ : وقت

تیر ہواں سبق

اس سبق میں ہم گذشتہ اسباق کو دہراتے ہوئے فعل مضارع کو تمام ضمائر کی طرف اسناد کریں گے
سوائے ضمیرِ شنہ کے۔

مشق

- ۱۔ خالی جگہوں کو ذہب کے فعل مضارع سے مناسب ضمیر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے:
- ۲۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے:
- ۳۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

- سَيَّارَةُ الْأَجْرَةِ : ٹیکسی
صَفٌّ ج صُفُوفٌ : صف
أَخِيرٌ : آخری

چودھواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ **فعل الأمر** : امر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی چیز کا حکم دیا جائے۔ جیسے بیٹھ ، اٹھ ، جا ، آ ، فعل الأمر مضارع مخاطب سے اس کے شروع میں آنے والی ت اور آخر کے ضمہ کو حذف کر کے بنایا جاتا ہے۔

جیسے: تَكْتُبُ كَتَبُ

ت حذف کر دینے کے بعد جو پہلا حرف ہے وہ ساکن ہے اور عربی میں ساکن سے کوئی لفظ شروع نہیں ہوتا اس لئے اس سے پہلے ہمزہ الوصل بڑھا دیا جاتا ہے، اگر فعل امر کا دوسرا حرف مضموم ہو تو ہمزہ الوصل بھی مضموم ہوگا ورنہ مکسور۔ جیسے:

تَكْتُبُ كَتَبُ اَكْتُبُ

تَجْلِسُ جَلَسُ اجْلِسُ

تَفْتَحُ فَتَحُ افْتَحُ

اگر امر سے پہلے کوئی لفظ نہ آئے تو ہمزہ الوصل لکھا جائے گا اور پڑھا بھی جائے گا لیکن اگر اس سے پہلے کوئی لفظ آجائے تو وہ لکھا تو جائے گا لیکن پڑھا نہیں جائے گا۔ جیسے:

يا بلالُ اَكْتُبُ اے بلال لکھ

اقْرَأْ وَاكْتُبْ پڑھ اور لکھ

اَكْتُبْ وَاقْرَأْ لکھ اور پڑھ

چونکہ یہ ہمزہ ہمزہ الوصل ہے اس لئے ہمزہ القطع کی علامت (ء) نہیں آئے گی خواہ ابتداء

میں ہو یا درمیان میں۔ جیسے :

اَكْتُبُ نَهْ كَهْ اِكْتُبُ اِجْلِسْ نَهْ كَهْ اِجْلِسْ
تَاكُلُ كَا اَمْرُ كُلِّ اَوْ تَاخُذُ كَا خُذْ يَهْ دَوْنُوں مِثَالِيں قَاعِدَهْ سَهْ هِثْ كَرِ اَكْتِيں هِيں اِن مِيں اَمْرُ كَا پَهْلَا
حَرْفُ اُحْذَفْ كَرِ دِيَا گِيَا هَيَّ.

اگر امر مخاطب واحد کے بعد کوئی ایسا اسم آجائے جو ہمزہ الوصل سے شروع ہو تو اَلِقَاءُ السَّائِلِيْنَ
(دو ساکنوں کے جمع ہونے) سے چنے کے لئے اَمْرُ کے آخری حرف کو کسرہ دیا جائیگا جیسے :

اَشْرَبِ الْمَاءِ پانی پی

اِفْتَحِ الْكِتَابَ کتاب کھول

خُذِ الْكِتَابَ کتاب لے

اَمْرُ كِي اسناد دوسرے ضمائر كِي طرف يوں هونگی :

اَكْتُبْ يَا مُحَمَّدُ اَكْتُبُوا يَا اِخْوَانُ

اَكْتُبِي يَا فَاطِمَةُ اَكْتُبْنَ يَا اَخْوَاتُ

۴۔ اَعْقَرَبُ فِي الْفَصْلِ؟ كِيَا كلاس ميں چھو هے؟ (كلاس ميں اور چھو!)

مبتدا عام طور پر معرفہ هوتا هے بعض حالات ميں وه نكره بهي هوتا هے ان ميں سه ايک حالت يه
هے كه مبتدا اداة استتھام كه بعد واقع هوه، جيسه كه اَعْقَرَبُ فِي الْفَصْلِ؟ ميں هے، اس كِي ايک اور
مثال قرآن سه يه هے :

اِلٰهَ مَعَ اللّٰهِ؟ كِيَا اللّٰهَ كه ساتھ كوئی معبود هے؟

۵۔ فَاِنَّ الْغُرْفَةَ مُظْلِمَةً اسلئے كه كمره تاريك هے

يهاں فَاِنَّ كَا معنی هے اسلئے، كيونكه۔ مزيد مِثَالِيں يوں هیں :

كُلْ هَذَا فَاِنَّكَ جَوْعَانَ يه كها له كيونكه تو بهوكا هے

اُدْخُلْ فَاِنَّ الدَّرْسَ قَدْ بَدَأَ داخِل هوجا اس لئى كه سبق شروع هوجكا هے

اِغْسِلِ الْقَمِيصَ فَاِنَّهُ وَسِخٌ قميص دھوله اس لئى كه وه ميلى هے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے :
- ۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۴۔ آنے والے افعال سے امر بنائیے :
- ۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۶۔ ہمزۃ الوصل اور حرف ساکن (جس کے بعد ال ہو) کے قواعد کا خیال رکھتے ہوئے آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۷۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۸۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل امر سے پُر کیجئے :

الفاظ کے معانی

عَقْرَبٌ	: پھو (یہ مؤنث ہے)	نَظَرَ يَنْظُرُ (ن)	: دیکھنا
حِذَاءٌ	: جوتا	سَكَتَ يَسْكُتُ (ن)	: چپ رہنا، خاموش رہنا
الْجَنَّةُ	: جنت	جَمَعَ يَجْمَعُ (ف)	: جمع کرنا
كُوبٌ	: کپ	طَبَخَ يَطْبُخُ (ن)	: پکانا
يَدٌ	: ہاتھ	قَطَعَ يَقْطَعُ (ف)	: کاٹنا
رَوْحٌ	: شوہر	حَلَقَ يَحْلِقُ (ض)	: مونڈنا
عَلَقٌ	: خون کا لوتھڑا	عَبَدَ يَعْبُدُ (ن)	: عبادت کرنا

مَذْيَاعٌ	: ریڈیو	عَلِمَ يَعْلَمُ (س)	: جانتا
جَوٌّ	: موسم	مَنَعَ يَمْنَعُ (ف)	: منع کرنا، روکنا
غَرِيبٌ	: اجنبی	عَادَ يَعُوذُ (ن)	: لوٹنا
مُونَسَى	: استرا	وَرَقَةٌ	: کاغذ
نَعْسَانٌ	: اونگھنے والا	تَيْنٌ	: انجیر
مُظْلِمٌ	: تاریک	كَنَّسَ يَكْنُسُ (ن)	: جھاڑو دینا
لَا أَدْرِي	: میں نہیں جانتا، مجھے علم نہیں	قُوَّةٌ	: قوت
بِقُوَّةٍ	: مضبوطی سے		

پندرہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ”تو جا“ کے لئے عربی میں اِذْهَبْ کہتے ہیں ”تو مت جا“ (نہی) کے لئے لَا تَذْهَبْ کہتے ہیں، یہ فعل مضارع کے آخر سے ضمہ حذف کر کے اور اس کے شروع میں لَا بڑھا کر بنایا جاتا ہے، یہاں جو لَا استعمال کیا جاتا ہے اس کو لَا النَّاهِيَّةُ کہتے ہیں جبکہ لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ كَالَا، لَا النَّافِيَةَ کہلاتا ہے۔ آنے والی مثالیں غور سے دیکھئے:

تَذْهَبُ تو جاتا ہے

لَا تَذْهَبُ تو نہیں جاتا ہے

لَا تَذْهَبُ مت جا

مزید مثالیں یوں ہیں:

لَا تَجْلِسُ هُنَا

یہاں مت بیٹھ

لَا تَكْتُبْ بِالْقَلَمِ الْأَحْمَرِ

لال قلم سے مت لکھ

لَا تَخْرُجْ مِنَ الْفَصْلِ

درجہ سے نہ نکل

لَا تَعْبُدِ الشَّيْطَانَ

شیطان کی عبادت نہ کر

نوٹ :- آخری مثال میں آخری حرف کو اِلْتِقَاءُ السَّاكِنِينَ سے چمٹنے کے لئے کسرہ دیا گیا ہے،

نہی کی اسناد مخاطب کے دوسرے ضماز کی طرف یوں کی جائیگی :

لَا تَذْهَبُ يَا بَلَاءُ لَا تَذْهَبُوا يَا إِخْوَانُ
لَا تَذْهَبِي يَا آمِنَةٌ لَا تَذْهَبِينَ يَا أَخَوَاتُ

۲۔ ” قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا،“ یعنی وہ ہنسنے کے قریب تھا لیکن ہنسا نہیں، اس معنی کو عربی میں

كَأَدَ يَكَادُ کے ذریعہ ادا کرتے ہیں۔ جیسے :

كَأَدَ الْوَلَدُ يَضْحَكُ قریب تھا کہ لڑکا ہنس دیتا

كَأَدَ الْمُعَلِّمُ يَخْرُجُ استاذ نکلنے والے ہی تھے

كَأَدَ مَاضِي ہے اور يَكَادُ مضارع، اس کی مثالیں یوں ہیں :

يَكَادُ الْجَرَسُ يَرِنُ گھنٹی بجنے ہی والی ہے

يَكَادُ الْإِمَامُ يَرْكَعُ امام رکوع کرنے ہی والے ہیں

نوٹ :-

الف :- كَأَدَ کے بعد اسم آتا پھر فعل مضارع

یعنی كَأَدَ + اسم مرفوع + فعل مضارع

ب :- اسم کی جگہ ضمیر بھی آسکتی ہے۔ جیسے : كِدْتُ أَمُوتُ میں مرتے مرتے چا

۳۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ نفی کیلئے مضارع کے ساتھ لَا استعمال ہوتا ہے۔ جیسے :

لَا أَفْهَمُ الْفَرَنْسِيَّةَ میں فرانسیسی زبان نہیں سمجھتا ہوں

لَا نَذْهَبُ إِلَى الْمَلْعَبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ہم کھیل کے میدان کو جمعہ کے دن نہیں جاتے

اگر فعل مضارع کے ساتھ نفی کے لئے مَا استعمال کیا جائے تو وہ صرف حال کے معنی میں ہوگا،

مثلاً لَا کے اس فرق کو اچھی طرح سمجھ لیجئے :

لَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں کافی نہیں پیتا ہوں (یہ مستقل عادت کو بتاتا ہے)

مَا أَشْرَبُ الْقَهْوَةَ میں چائے نہیں پی رہا ہوں (یہ صرف زمانہ حال کی خبر دیتا ہے)

نوٹ :- آکُلُ اصل میں اُأَكُلُ تھا دونوں ہمزہ کو ایک دوسرے میں ملا دینے سے آکُلُ ہو گیا
اسی طرح سے اأَخَذُ سے آخَذُ اور اأَمَرُ سے آمَرُ (۱)

۴۔ اِنَّمَا اُنْظَرُ اِلَى الصُّوْرِ میں صرف تصویروں کو دیکھ رہا ہوں
اِنَّمَا کے معنی ہیں صرف، بس، فقط، وغیرہ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں:
اَنْتَ لَا تَكْتُبُ الدَّرْسَ اِنَّمَا تَكْتُبُ رِسَالَةً
تو سبق نہیں لکھ رہا ہے بلکہ تو تو صرف خط لکھ رہا ہے
اِنَّمَا اَلْعَمَالُ بِالنِّيَّاتِ اعمال کا دارو مدار صرف نیتوں پر ہے
اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ صدقات صرف غریبوں کے لئے ہیں

مشق

- ۱۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۲۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:
- ۳۔ آنے والے افعال پر لَا النَّاهِيَةَ داخل کیجئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے:
- ۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۵۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے (جن سے قبل لَا النَّاهِيَةَ ہو) پُر کیجئے:
- ۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

۱۔ اسی طرح ہر وہ لفظ جہاں دو ہمزہ (پہلا مفتوح اور دوسرا ساکن) جمع ہو وہاں دونوں ہمزہ آ میں بدل جائیں گے

- ۸۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :
- ۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۱۔ آنے والے جملوں کو فعل تعجب استعمال کرتے ہوئے لکھئے :

الفاظ کے معانی

مَفْعَدٌ	: سیٹ، نشست	فِي أَثْنَاءِ الدَّرْسِ	: درس کے دوران
يَا أَبَتِ	: ابا جان	كَذَبَ يَكْذِبُ (ض)	: جھوٹ بولنا
بَكَى يَبْكِي (ض)	: رونا	إِثْقَابٌ	: پلٹنا
الطَّرِيقُ	: راستہ		

سولہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ فعل **يُرِيدُ** وہ چاہتا ہے تمام ضمائر کی طرف اسناد کر کے۔ جیسے :

مَاذَا تُرِيدُ يَا بِلَالُ؟ بلال تو کیا چاہتا ہے؟ (تجھے کیا چاہیے؟)

أُرِيدُ مَاءً میں پانی چاہتا ہوں (مجھے پانی چاہیے)

مَاذَا تُرِيدُونَ يَا إِخْوَانُ؟ بھائیو تم کیا چاہتے ہو؟ (تمہیں کیا چاہیے؟)

نُرِيدُ أَقْلَامًا ہم قلم چاہتے ہیں (ہمیں قلم چاہیے)

مَاذَا تُرِيدِينَ يَا لَيْلَى؟ لیلی تو کیا چاہتی ہے؟ (تجھے کیا چاہیے)

نوٹ :- مضارع کا پہلا حرف جو ان چار حرفوں ی، ت، ا اور ن میں سے کوئی ایک ہوتا

ہے مفتوح ہوتا ہے۔ لیکن اگر ماضی میں چار حرف ہوں تو حرف مضارع مضموم ہوگا۔

فعل **يُرِيدُ** کا ماضی **أَرَادَ** ”اس نے چاہا“ ہے اور ”میں نے چاہا“ کے لئے **أَرَدْتُ** اور ”تو نے چاہا“ کے لئے **أَرَدْتَ** ہے۔

۲۔ اس سے پہلے ہم ما نافیہ اور استفہامیہ پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

مَا اسْمُكَ؟ تیرا نام کیا ہے؟

مَا فَهَمْتُ الدَّرْسَ میں نے سبق نہیں سمجھا۔

ما کی ایک اور قسم ہے اس کو **مَا الْمَوْصُولَةُ** کہتے ہیں، اس کا معنی ہے جو، وہ جو۔

جیسے :

نَسِيتُ مَا قُلْتُ لِيْ تو نے مجھ سے جو کہا تھا وہ میں بھول گیا
 أَشْرَبُ مَا تَشْرَبُونَ میں وہی پیوں گا جو تم سب پیو گے
 لَا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ میں اس کی عبادت نہیں کرتا ہوں جس کی تم عبادت کرتے ہو

۳۔ ہم اس سے پہلے دُؤ پڑھ چکے ہیں حالتِ نصب میں وہ ذَا ہو جاتا ہے۔ جیسے :

فِي فَصْلِنَا طَالِبٌ ذُو شَعْرٍ طَوِيلٍ ہمارے درجہ میں ایک لمبے بالوں والا طالبِ علم ہے
 رَأَيْتُ طَالِبًا ذَا شَعْرٍ طَوِيلٍ میں نے ایک لمبے بالوں والے طالبِ علم کو دیکھا
 أَرِيدُ مُصْنَعًا ذَا حَرْفٍ كَبِيرٍ میں ایک بڑے (جلی) حروف والا مصحف چاہتا ہوں

۴۔ فُعْلُ کے وزن پر آنے والا اسمِ علم (نام) ممنوعِ مِنَ الصَّرْفِ (غیر منصرف) ہوتا ہے۔
 جیسے :

هَبْلٌ، زُحْلٌ، زُفْرٌ
 هَبْلٌ : جاہلیت میں ایک بت کا نام تھا۔
 زُحْلٌ : ایک مشہور سیارہ کا نام ہے۔
 زُفْرٌ : ایک معروف نام ہے۔

اس طرح کے ناموں کو معدول کہا جاتا ہے۔ ایسے اسماء کا اعراب یوں ہوگا :

خَرَجَ عُمَرُ عمر نکلا
 سَأَلْتُ عُمَرَ میں نے عمر سے پوچھا۔
 كَتَبْتُ إِلَى عُمَرَ میں نے عمر کو لکھا۔

۵۔ حصہ اول میں رنگوں پر دلالت کرنے والے چند الفاظ جیسے : أَسْوَدٌ، أَحْمَرٌ، أَصْفَرٌ اور أَيْضٌ

پڑھ چکے ہیں، یہ واحد مذکر ہیں، ان سے واحد مؤنث کا صیغہ فَعْلَاءُ کے وزن پر آتا ہے جیسے :

أَبْيَضٌ بَيْضَاءُ سفید
 أَسْوَدٌ سَوْدَاءُ سیاہ

أَحْمَرُ حَمْرًا سِرْح

ان میں مذکر اور مؤنث دونوں غیر منصرف (ممنوع من الصرف) ہوتے ہیں۔ مؤنث کی مزید چند مثالیں یہ ہیں :

شَعْرُ رَأْسِيْ أَسْوَدٌ وَلِحْيَتِيْ بَيْضَاءُ میرے سر کے بال سیاہ ہیں اور داڑھی سفید ہے

هَذِهِ الشَّجَرَةُ خَضْرَاءُ یہ درخت سبز ہے

السَّمَاءُ زُرْقَاءُ آسمان نیلا ہے

مذکر اور مؤنث دونوں کی جمع فُعْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔ جیسے :

الْهُنُودُ الْحُمْرُ سرخ ہندوستانی (Red Indians)

مَنْ هَؤُلَاءِ الرَّجَالِ السُّوْدُ وَأُولَئِكَ النِّسَاءُ السُّمُرُ؟ یہ کالے مرد اور وہ گندمی عورتیں کون ہیں؟

۶۔ لفظ عَمْرُو میں لکھا جانے والا واو پڑھا نہیں جاتا ہے، یہ عَمْرُو اور عُمْرُ کے درمیان فرق

کرنے کے لئے لکھا جاتا ہے، حالتِ نصب میں یہ واو نہیں لکھا جائے گا، اس لئے کہ یہ سَأَلْتُ عَمْرًا لکھا جاتا ہے اور وہ سَأَلْتُ عُمْرًا لکھا جاتا ہے، اس لئے کہ عَمْرُ ممنوع من الصَّرْفِ ہے اور ممنوع من الصرف پر ثبوت نہیں آتی۔

۷۔ أَيْنَ أَخُوكَ الْحُسَيْنِ؟ تمہارا بھائی حسین کہاں ہے؟

یہاں اسمِ الْحُسَيْنِ الْبَدَلُ کہلاتا ہے، مزید مثالیں یہ ہیں :

بِنْتُهُ زَيْنَبُ طَبِيبَةٌ اس کی بیٹی زینب ڈاکٹر ہے

رَأَيْتُ زَيْنَبَ عَبَّاسًا میں نے تیرے ساتھی عباس کو دیکھا

كَتَبْنَا إِلَى اسْتَاذِنَا الدَّكْتُورِ بِلَالٍ ہم نے اپنے استاذ ڈاکٹر بلال کو لکھا

۸۔ آخِرُ دَوْرًا (ایک اور) اس کا مؤنث آخِرِيْ ہے

غَابَ الْيَوْمَ اِبْرَاهِيْمُ وَطَالِبٌ آخِرُ آج ابراہیم اور ایک دوسرا طالب علم غائب رہے

عِنْدِيْ قَلَمٌ آخِرٌ میرے پاس ایک اور قلم ہے

سَأَلْتُ مُدَرِّسَنَا وَ مُدَرِّسًا آخَرَ میں نے اپنے استاذ اور ایک دوسرے استاذ سے پوچھا
 زَيْنَبُ مِنْ أَمْرِيكَ، وَ فِي الْفَصْلِ طَالِبَةٌ أُخْرَى مِنْ أَمْرِيكَ
 زینب امریکہ کی ہے اور درجہ میں امریکہ کی ایک اور طالبہ ہے
 حَفِظْتُ سُورَةَ الرَّحْمَنِ وَسُورَةَ أُخْرَى میں نے سورہ رحمن اور ایک دوسری سورت یاد کر لی
 آخِرُ اور اُخْرَى دونوں غیر منصرف ہیں۔

۹۔ لفظ أَشْيَاءُ ممنوع من الصرف ہے۔

۱۰۔ الْقُرْآنُ اور الْمُصْحَفُ کا فرق

قرآن کے نسخہ کو الْمُصْحَفُ کہا جاتا ہے، چنانچہ ہم ایسا کہہ سکتے ہیں کہ :
 عِنْدِي مُصْحَفَانِ میرے پاس دو مصحف (قرآن کے دو نسخے) ہیں
 هَذَا مُصْحَفٌ هِنْدِيٌّ وَ ذَاكَ مُصْحَفٌ مِصْرِيٌّ یہ ہندوستانی نسخہ ہے اور وہ مصری نسخہ ہے۔
 لیکن ان جملوں میں مصحف کی جگہ الْقُرْآنُ کا استعمال صحیح نہیں ہوگا۔

۱۱۔ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا کا معنی ہے میں نے کچھ بھی نہیں کھلایا

مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا رَأَيْتُ شَيْئًا میں نے کچھ نہیں دیکھا

مَا قَرَأْنَا شَيْئًا ہم نے کچھ نہیں پڑھا

۱۲۔ وَرَقٌ مُسَطَّرٌ لکیروں والا کاغذ وَرَقٌ غَيْرُ مُسَطَّرٍ بغیر لکیروں والا (سادہ) کاغذ

صَحِيحٌ صحیح، درست غَيْرُ صَحِيحٍ غلط، نادرست

مُسْلِمٌ مسلمان غَيْرُ مُسْلِمٍ غیر مسلم

نوٹ :- غَيْرُ مضاف ہے اور اس کا مضاف الیہ مجرور ہے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ آنے والے جملوں کو صحیح کیجئے :
- ۳۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد فعل یرید سے پُر کیجئے :
- ۴۔ استاد ہر طالب علم سے یہ دو سوال کرے : مَاذَا تُرِيدُ؟ مَاذَا يُرِيدُ زَمِيْلَكَ؟ :
- ۵۔ مثالوں میں دئے گئے طریقہ پر خالی جگہوں کو ایسے مؤنث اسماء سے پُر کیجئے جو رنگوں پر دلالت کرتے ہیں :
- ۶۔ رنگوں پہ دلالت کرنے والے اسماء پر غور کرتے ہوئے آنے والے جملے پڑھئے :
- ۷۔ خالی جگہوں کو رنگ پر دلالت کرنے والے مناسب لفظ سے پُر کیجئے :
- ۸۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۱۱۔ خالی جگہوں کو آخِرُ یا اٰخِرَى سے پُر کیجئے :
- ۱۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے جملوں کو ذُو یا ذَا سے پُر کیجئے :
- ۱۳۔ مَا الْمَوْصُوْلَةُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۴۔ ۱۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۶۔ الْقُرْآن اور الْمُصْنَحَف کے فرق کو پہچانئے :
- ۱۷۔ غَيْر کے استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

مٹھائی	:	حَلْوَى	:	قرآن مجید کا نسخہ	:	مُصْحَفٌ
کپڑا	:	قُمَاشٌ	:	قطار، صف	:	صَفٌّ
صورت	:	صُورَةٌ	:	مثال، نمونہ	:	نَمُودَجٌ
تنگ	:	ضَيِّقٌ	:	چیز	:	شَيْءٌ
گندی	:	أَسْمَرٌ	:	دوسرا	:	آخَرٌ
غائب ہونا	:	غَابَ يَغِيبُ	:	سطروں والا	:	مُسَطَّرٌ
فائل	:	مِلْفٌ	:	خریدنا	:	إِشْتَرَى يَشْتَرِي
پھول	:	زَهْرَةٌ	:	چاک (Chalk)	:	طَبَاشِيرٌ
ایک سیارے کا نام	:	زُحَلٌ	:	بلدیہ (میونسپالٹی)	:	بَلَدِيَّةٌ

ستر ہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ” میں جانا چاہتا ہوں “ کو عربی میں یوں کہیں گے اُرِيدُ اَنْ اَذْهَبَ اس کا لفظی معنی ہے میں چاہتا ہوں کہ جاؤں۔

نوٹ :- اَذْهَبَ اس مثال میں منصوب ہے اس لئے کہ اس پر اَنْ داخل ہوا ہے، اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

اُرِيدُ اَنْ تَأْكُلَ؟	کیا تو کھانا چاہتا ہے؟
مَاذَا تُرِيدُ اَنْ تَشْرَبَ؟	تو کیا پینا چاہتا ہے؟
اُرِيدُ اَنْ اَجْلِسَ اَمَامَكَ	میں تیرے سامنے بیٹھنا چاہتا ہوں
تُرِيدُ زَيْنَبُ اَنْ تَطْبُخَ اللَّحْمَ	زینب گوشت پکانا چاہتی ہے
يُرِيدُ الطَّبِيبُ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى بَلَدِهِ	طبيب (ڈاکٹر) اپنے وطن جانا چاہتا ہے

۲۔ ” میں قرآن سمجھنے کے لئے عربی پڑھ رہا ہوں “ اس جملے کو عربی میں یوں ادا کریں گے :

اَدْرُسُ اللُّغَةَ الْعَرَبِيَّةَ لِأَفْهَمَ الْقُرْآنَ یہاں فعل مضارع منصوب ہے اس لئے کہ اس پر لام داخل ہوا ہے، اس لام کو لامِ تَعْلِيلِ کہتے ہیں، لِأَفْهَمَ کا لفظی معنی ” تاکہ میں سمجھوں “ ہے اس کی مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

ذَهَبْتُ اِلَى الْحَمَّامِ لِأَغْسِلَ وَجْهِي میں حمام گیا تاکہ اپنا چہرہ دھولوں

فَتَحَّتْ النَّافِذَةَ لِيَخْرُجَ الذُّبَابُ
خَلَقْنَا اللَّهُ تَعَالَى لِنَعْبُدَهُ

میں نے کھر کی کھولی تاکہ کھیاں نکل جائیں
اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیدا کیا تاکہ ہم اس کی عبادت کریں

۳۔ يُمَكِّنُ مُمَكِّنٌ هُوَ، هُوَ سَكْتَا هِي

أَيُمْكِنُنِي أَنْ أَجْلِسَ هُنَا؟
کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں، (اس کا لفظی معنی ہے کہ
کیا میرے لئے یہ ممکن ہے کہ میں یہاں بیٹھ جاؤں؟)

نَعَمْ يُمَكِّنُكَ أَنْ تَجْلِسَ هُنَا
لَا يُمَكِّنُهُ أَنْ يَخْرُجَ الْآنَ

ہاں تو یہاں بیٹھ سکتا ہے
اس کا اب نکلنا ممکن نہیں

۴۔ مُنْذُ "سے" (لیکن یہ زمانہ [وقت] کے ساتھ خاص ہے اور یہ وہی معنی دیتا ہے جو انگریزی
میں Since کا ہے)

مَا رَأَيْتُهُ مُنْذُ يَوْمِ السَّبْتِ
بَلَاءٌ غَائِبٌ مُنْذُ أُسْبُوعٍ

میں نے اسے ہفتے کے دن سے نہیں دیکھا
بلال ایک ہفتے سے غائب ہے

۵۔ اِذَا فَعَلَ فَعْلًا فَهُوَ فَاعِلٌ مَوْثٌ هُوَ كَمَا هِيَ :
اِذَا فَعَلَ فَعْلًا فَهُوَ فَاعِلٌ مَوْثٌ هُوَ كَمَا هِيَ :

دَخَلَ مُحَمَّدٌ
دَخَلَتْ آمِنَةٌ

محمد داخل ہوا
آمنہ داخل ہوئی

يَدْرُسُ اِبْرَاهِيمُ اللُّغَةَ اَلْاَلْمَانِيَّةَ وَ تَدْرُسُ مَرْيَمُ اللُّغَةَ اَلْفَرَنْسِيَّةَ

ابراہیم جرمن زبان پڑھ رہا ہے اور مریم فرانسیسی زبان پڑھ رہی ہے

اِذَا فَعَلَ فَعْلًا فَهُوَ فَاعِلٌ حَقِيقِي هُوَ (انسان یا جانور) تو فعل کا مَوْثٌ ہونا ضروری ہے۔ جیسے

خَرَجَتْ زَيْنَبُ
زَيْنَبٌ نَكَلِي

شَرِبَتْ اَلْبَقْرَةُ اَلْمَاءَ
گائے نے پانی پیا

اور اگر فاعل صرف لفظاً مَوْثٌ ہو تو فعل مذکر بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے :

جَاءَ سَيَّارَةٌ
يَا جَاءَتْ سَيَّارَةٌ

کار آئی

اسی لئے بقی ثلاث دقائِق میں فعل مذکر ہے۔

- ۶۔ سَمَحَ لَهُ بِالْخُرُوجِ
اس نے اسے نکلنے کی اجازت دی
- إِسْمَحَ لِي بِالْجُلُوسِ هُنَا
مجھے یہاں بیٹھنے کی اجازت دیجئے
- لَا أَسْمَحُ لَكَ بِالِدُخُولِ
میں تمہیں داخل ہونے کی اجازت نہیں دوں گا
- ۷۔ أَرْجُوُ دَرْخُوسْتَ كَرْتَا هُوں

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ ہمایوں اور مدرس کے درمیان ہوئی گفتگو پڑھئے پھر اس کی روشنی میں خالی جگہیں پُر کیجئے:
- ۳۔ استاد تمام طلبہ سے یہ سوال کرے : أَيْنَ تُرِيدُ أَنْ تَذْهَبَ فِي عَظْمَةِ الصَّيْفِ؟
- ۴۔ استاد ہر طالب علم سے یہ سوال کرے : فِي أَيِّ كَلْبَةٍ تُرِيدُ أَنْ تَدْرُسَ؟
- ۵۔ استاد ہر طالب علم سے یہ سوال کرے : لِمَاذَا خَرَجْتَ مِنَ الْفَصْلِ؟
- ۶۔ آنے والے جملے پڑھئے:
- ۷۔ آنے والے سوالوں کا جواب اُن استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۸۔ لام التعلیل کی آنے والی مثالیں پڑھئے:
- ۹۔ آنے والے سوالوں کے جواب لام التعلیل استعمال کرتے ہوئے دیجئے:
- ۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۱۱۔ مُنْذُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۱۳۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

الفاظ کے معانی

عَطَلَةٌ	: چھٹی	عَشَاءٌ	: رات کا کھانا
الْعَامُ الْمُقْبِلُ	: اگلا سال	عِلَاجٌ	: علاج
الذُّبَابُ	: مکھی	أَرْجُو	: میں درخواست کرتا ہوں
مِصْرٌ	: مصر	بَصَقَ يَبْصُقُ (ن)	: تھوکتا
هُدُوءٌ	: سکون	هَوَاءٌ	: ہوا
بِهْدُوءٍ	: سکون سے	زَارَ يَزُورُ (ن)	: زیارت کرنا
إِعْلَانٌ	: اعلان	سَمَحَ يَسْمَحُ (ف)	: اجازت دینا
أَهْلٌ	: والے، لوگ	بَدَأَ يَبْدَأُ (ف)	: شروع کرنا
ظَرْفٌ	: لٹافہ	أَمْكَنَ يُمَكِّنُ	: ممکن ہونا
بَقِيَ يَبْقَى (س)	: بچنا، باقی رہنا	ضَوْضَاءٌ	: شور و غل
الشَّيْءُ	: موسم سرما	الصَّيْفُ	: موسم گرما
الرَّبِيعُ	: موسم بہار	الْخَرِيفُ	: پت جھڑ (خزاں) کا موسم
رَجَا يَرْجُو (ن)	: درخواست کرنا		

اٹھارہواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱ گذشتہ سبق میں ہم نے پڑھا کہ مضارع أن اور لام التعلیل کے بعد منصوب ہوتا ہے۔
فعل مضارع کے آنے والے چار صیغے حالتِ رفع میں مضموم اور حالتِ نصب میں مفتوح ہوتے ہیں :

يَذْهَبُ	أَنْ يَذْهَبَ
تَذْهَبُ	أَنْ تَذْهَبَ
أَذْهَبُ	أَنْ أَذْهَبَ
نَذْهَبُ	أَنْ نَذْهَبَ

فعل مضارع کے وہ صیغے جن کے آخر میں نون ہے حالتِ نصب میں ان کا نون حذف ہو جاتا ہے۔
جیسے :

تَذْهَبِينَ	أَنْ تَذْهَبِي
تَذْهَبُونَ	أَنْ تَذْهَبُوا
يَذْهَبُونَ	أَنْ يَذْهَبُوا

ان صیغوں میں نون کا باقی رہنا رفع کی علامت اور نون کا حذف ہو جانا نصب (منصوب ہونے) کی
علامت ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَاذَا تُرِيدِينَ أَنْ تَشْرَبِي يَا أَمِينَةَ؟	آمنہ تو کیا پینا چاہتی ہے؟
أَيْنَ تُرِيدُونَ أَنْ تَذْهَبُوا يَا إِخْوَانُ؟	بھائیو تم کہاں جانا چاہتے ہو؟
يُرِيدُونَ أَنْ يَخْرُجُوا مِنَ الْفَصْلِ	وہ درجہ سے نکلنا چاہتے ہیں

نون کے ساتھ آنے والے فعل مضارع کے دو صیغوں يَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ کا نون اُن داخل ہونے (حالتِ نصب) کے بعد بھی نہیں گرتا بلکہ باقی رہتا ہے۔ جیسے:

أُتْرِدْنَ أَنْ تَسْمَعْنَ الْأَخْبَارَ يَا أَخَوَاتُ؟
 تُرِيدُ الطَّالِبَاتُ أَنْ يَجْلِسْنَ فِي الْحَدِيثِ

بہو کیا تم خبریں سننا چاہتی ہو؟
 طالبات باغیچہ میں بیٹھنا چاہتی ہیں

۴۔ سَاعَتِي كَسَاعَتِكَ میری گھڑی تیری گھڑی کی طرح ہے

اس حرف (ک) کا معنی ہے جیسا، مثل، مانند یہ بھی حروفِ جر میں سے ہے اس لئے اس کے بعد آنے والا اسم مجرور ہوتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

هَذَا النَّبَيْتُ كَالْمَسْجِدِ یہ گھر مسجد جیسا ہے
 هَذِهِ الْقَهْوَةُ كَالْمَاءِ یہ کافی پانی جیسی ہے

یہ کاف ضمیر کے ساتھ نہیں آتا ہے اس لئے اَنَا كَهُ (میں اس جیسا ہوں) کہنا صحیح نہیں ہے، ایسی جگہوں پر ک اور ضمیر کے درمیان لفظ مثل استعمال ہوگا۔ جیسے:

أَنَا كَمِثْلِهِ میں اس جیسا ہوں هُوَ كَمِثْلِي وہ مجھ جیسا ہے۔

۳۔ أَرْجُو أَنْ لَا تَأْخُذَنَ هَذِهِ الْأَشْيَاءُ كُلَّهَا میری درخواست ہے کہ آپ یہ ساری چیزیں نہ لیں۔

اس جملہ میں لفظ كُلُّ تاکید کے لئے استعمال ہوا ہے، لفظ كُلُّ مُؤَكَّدٌ (جس کی تاکید کی جارہی ہے) کے بعد اس کی طرف لوٹنے والی ضمیر کی طرف مضاف ہو کر آئے گا۔ جیسے:

حَضَرَ الطُّلَابُ كُلَّهُمْ تمام طلبہ حاضر ہوئے
 خَرَجَتِ الطَّالِبَاتُ كُلُّهُنَّ تمام طالبات نکلیں
 قَرَأْتُ الْكِتَابَ كُلَّهُ میں نے پوری کتاب پڑھی
 بَحِثْتُ عَنْهُ فِي الْمَدْرَسَةِ كُلِّهَا اسے میں نے پورے مدرسہ میں تلاش کر ڈالا (چھان مارا)

نوٹ :- لفظ كُلُّ کا اعراب بھی وہی ہوگا جو اس کے مؤكَّد کا ہے۔

۴۔ یا (اے) حَرْفُ النَّدَاءِ (بلانے کے لئے استعمال ہونے والا حرف) ہے۔ جیسے : يَا بَلَاءُ
يَا رَجُلُ.

جب یا کسی ایسے اسم پر داخل ہو جو ال کے ساتھ ہے تو یا اور اس اسم کے درمیان اُيْهَا بڑھا دیا
جائے گا۔ جیسے :

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے لوگو

يَا أَيُّهَا الرَّجُلُ اے آدمی

۵۔ هَيَّا بِنَا (چلو چلتے ہیں) هَيَّا جیسے لفظ کو اسم الفعل کہتے ہیں، یہ اصلاً اسم ہے لیکن فعل
کا معنی دیتا ہے، مزید چند اسم الفعل یہ ہیں :

اُو اُوہ میں تکلیف (درد) محسوس کر رہا ہوں

اَف اَفوہ (بیزاری پر دلالت کرنے والا کلمہ)

اَمِين قبول کر (ہماری دعا)

۶۔ عُلْبَةُ الْحَلْوَى هَذِهِ مٹھائی کا یہ ڈبہ

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ هَذَا الْكِتَابُ کا معنی ہے یہ کتاب، ”تاریخ کی یہ کتاب“ اس
مفہوم کو عربی میں ہم یوں کہیں گے كِتَابُ التَّارِيخِ هَذَا، اس طرح کی عبارتوں میں هَذَا (اسم
اشارہ) آخر میں آئے گا، اس لئے کہ اگر وہ پہلے آئے تو الْكِتَابُ پر ال آنا ضروری ہے چونکہ وہ
التَّارِيخِ کی طرف مضاف ہے اور مضاف پر ال نہیں آتا، اس لئے كِتَابُ كَوِ التَّارِيخِ کی طرف مضاف
کر کے هَذَا کو بعد میں لایا جائے گا، چنانچہ هَذَا الْكِتَابُ التَّارِيخِ کہنا صحیح نہیں ہے۔ اس کی مزید
مثالیں ملاحظہ ہوں :

قَلَمُ الرَّصَاصِ هَذَا یہ پنسل

غُرْفَةُ النَّوْمِ هَذِهِ یہ سونے کا کمرہ

سَاعَتُكَ هَذِهِ جَمِيْلَةٌ تیری یہ گھڑی خوبصورت ہے

خُذْ كِتَابِي هَذَا میری یہ کتاب لے لو

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:
- ۳۔ استاد ہر طالب علم سے یہ سوال کرے: مَاذَا يُرِيدُ هَؤُلَاءِ الطُّلَّابُ؟ اور طلبہ اس طرح جواب دیں: هَؤُلَاءِ يُرِيدُونَ أَنْ.....، جملہ نیچے دئے گئے افعال میں سے کسی سے پورا کریں۔
- ۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۵۔ خالی جگہوں کو فعل يَذْهَبُ سے مناسب ضمائر کی طرف اسناد کے بعد پُر کیجئے:
- ۶۔ خالی جگہوں کو مناسب فعل مضارع سے پُر کیجئے:
- ۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۸۔ اَرْجُوْكَ کے استعمال پر غور کیجئے: (یاد رہے کہ اَلَّا = اَنْ لَّا ہے)

الفاظ کے معانی

عَادَةٌ	: عادت	مُنْتَحِفٌ	: میوزیم، عجائب گھر
عُلْبَةٌ	: ڈبہ (Packet)	مَلَابِسٌ	: کپڑے
حَدِيقَةُ الْحَيَوَانَاتِ	: چڑیا گھر	سَيِّدٌ	: محترم، جناب عالی
عُطْلَةُ الصَّيْفِ	: گرمی کی چھٹی	عُنْوَانٌ	: پتہ

انیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ ماضی کی نفی کے لئے مَا اور مضارع کی نفی کے لئے لَا استعمال ہوتا ہے۔
جیسے :

مَا دَرَسْتُ اللُّغَةَ الْإِسْبَانِيَّةَ میں نے سپانوی زبان نہیں پڑھی
لَا أَعْرِفُ رَقْمَ هَاتِفِهِ میں اس کا فون نمبر نہیں جانتا ہوں

یہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مستقبل کی نفی کے لئے مضارع کے ساتھ لَنْ کا استعمال ہوتا ہے، یہ بھی اُن کی طرح ہے اور فعل مضارع مرفوع کو منصوب کر دیتا ہے۔ جیسے :

سَأَذْهَبُ إِلَى الرِّيَاضِ غَدًا میں کل ریاض جاؤں گا
لَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرِّيَاضِ غَدًا میں کل ریاض نہیں جاؤں گا

نوٹ :- لَنْ کے ساتھ س جو مستقبل کی علامت ہے باقی نہیں رہے گی۔

تَذْهَبِينَ، تَذْهَبُونَ اور يَذْهَبُونَ کا نون جس طرح اُن کے بعد گر جاتا ہے اسی طرح لَنْ کے بعد بھی گر جاتا ہے البتہ يَذْهَبِينَ اور تَذْهَبِينَ اپنی حالت پر (نون کے ساتھ) باقی رہتے ہیں۔ جیسے :

يَا أَمِنَةُ أَلَنْ تَذْهَبِينَ إِلَى الطَّائِفِ فِي عُطْلَةِ الصَّيْفِ؟

آمنہ کیا تو گرما کی چھٹی میں طائف نہیں جائے گی؟

يَا أَخَوَاتُ أَلَنْ تَدْرُسْنَ اللُّغَةَ التُّرْكِيَّةَ فِي الْعَامِ الْمُقْبِلِ؟

بہنو کیا تم اگلے سال ترکی زبان نہیں پڑھو گی؟

۲۔ لَنْ أَشْرَبَ الْخَمْرَ أَبَدًا میں کبھی شراب نہیں پیوں گا

لفظ أَبَدًا مستقبل میں نفی کی تاکید کے لئے آتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

لَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ أَبَدًا میں ہرگز اسے نہیں لکھوں گا

إِنَّ لُعْتَكَ صَعْبَةً جَدًّا، لَنْ أَذْرُسَهَا أَبَدًا

تیری زبان بہت مشکل ہے، میں اسے کبھی نہیں پڑھوں گا

ماضی میں نفی کی تاکید کے لئے قَطُّ استعمال ہوتا ہے۔ جیسے:

مَا رَأَيْتُهُ قَطُّ میں نے اسے کبھی نہیں دیکھا

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ آنے والے جملوں کو درست کیجئے:

۳۔ آنے والے سوالوں کے جواب نفی میں لَنْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے:

۴۔ آنے والے أَدْوَاتِ نَفِي (نفی کے حروف) پر غور کیجئے:

۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے:

۶۔ آنے والے افعال پر لَنْ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے:

الفاظ کے معانی

أَنَا آسِفٌ : مجھے افسوس ہے (I am sorry) عَامٌّ : سال

هِندِيٌّ : ہندوستانی مَوْجُودٌ : موجود

دُنیا :	الدُّنْيَا	تھکا ہوا :	مُتْعَبٌ
شروع :	بَدءٌ	آخرت :	الْآخِرَةُ
چھوڑنا :	تَرَكَ يَتْرُكُ (ن)	کوئی :	أَحَدٌ
عمرہ کرنا :	إِعْتَمَرَ يَعْتَمِرُ	پہننا (س) :	لَبَسَ يَلْبَسُ (س)
شراب :	خَمْرٌ	سفارت خانہ :	سِفَارَةٌ
مستقبل :	مُسْتَقْبَلٌ	ریشم :	حَرِيرٌ
	(مستقبل کے لئے نئی کے ساتھ)	کبھی نہیں (مستقبل کے لئے نئی کے ساتھ) :	أَبَدًا
عمرہ :	عُمْرَةٌ	صبر کرنا (ض) :	صَبَرَ يَصْبِرُ (ض)

پیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مُثَنَّى (ثنیہ) منصوب اور مجرد

ہم پہلے حصہ میں مثنی مرفوع پڑھ چکے ہیں۔ جیسے :

لِي أَخَوَانٍ میرے دو بھائی ہیں

فِي بَيْتِي غُرْفَتَانِ كَبِيرَتَانِ میرے گھر میں دو بڑے کمرے ہیں

اسی طرح ہم یہ بھی پڑھ چکے ہیں کہ اسم کے آخر میں رفع کی حالت میں ضمہ، نصب کی حالت میں فتح اور جر کی حالت میں کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے :

أَيْنَ الْمُدْرَسِ؟ مدرس کہاں ہے؟

سَأَلْتُ الْمُدْرَسَ میں نے مدرس (استاد) سے پوچھا

قُلْتُ لِلْمُدْرَسِ میں نے استاد سے کہا

لیکن مثنی (ثنیہ) اس سے مختلف ہے وہ اگر حالتِ رفع میں ہو تو ان (ani) پر ختم ہوتا ہے اور حالتِ نصب یا جر میں ہو تو این (aini) پر ختم ہوتا ہے۔ جیسے :

هَذَا رِيَالَانِ یہ دو ریال ہیں

أُرِيدُ رِيَالَيْنِ مجھے دو ریال چاہئے

میں نے یہ دو ریال میں خریدا اِسْتَرَيْتُهُ بَرِيَالَيْنِ

اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

میں نے دو کتابیں پڑھیں قَرَأْتُ كِتَابَيْنِ

رَجَعْتُ بَعْدَ يَوْمَيْنِ ۖ فِي دَوْمِ بَعْدِ لَوْمَا

جَاءَ مُدْرَسَانِ جَدِيدَانِ دَوْمِنِي اسْتَادَ آءِ

۲- أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ، ان میں سے ایک.....

اور دوسرا.....

لِي أَخَوَانِ أَحَدُهُمَا طَبِيبٌ وَ الْآخَرُ مُهَنْدِسٌ

میرے دو بھائی ہیں، ان میں سے ایک ڈاکٹر ہے اور دوسرا انجینئر۔

اس کا مؤنث إِحْدَاهُمَا..... وَ الْآخَرَى..... ہے۔ جیسے :

لِي أُخْتَانِ إِحْدَاهُمَا مُدْرَسَةٌ وَالْآخَرَى مُمَرِّضَةٌ

میری دو بہنیں ہیں، ان میں سے ایک استانی ہے اور دوسری نرس۔

مشق

۱- آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲- آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳- آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنَّى (ثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴- آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنَّى (ثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵- آنے والے سوالوں کا جواب مُثَنَّى (ثنیہ) استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۶- خط کشیدہ الفاظ کو ثنیہ میں تبدیل کیجئے :

۷- آنے والے الفاظ کو جملوں میں استعمال کیجئے :

۸- أَحَدُهُمَا وَالْآخَرُ کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۹- إِحْدَاهُمَا وَالْآخَرَى کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۱۰- آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

ذُو وَجْهَيْنِ	: (دو چہروں والا) مناق	السِّيْرَةُ	: نبی ﷺ کے احوال زندگی
مُسْنَطٌ	: کنگھی	تَفْسِيْرٌ	: قرآن مجید کی تشریح و توضیح
مِخْدَةٌ ج مَخَادٌ	: تکیہ	ذَبَحَ يَذْبَحُ (ف)	: ذبح کرنا
زُرٌّ	: بُن (Button)	شَرَحَ يَشْرَحُ (ف)	: تشریح کرنا، وضاحت کرنا
مِرَاةٌ	: آئینہ	لِصٌّ	: چور
جُنَيْهٌ	: پونڈ، (سکہ)	مُفِيْدٌ	: فائدہ مند

اکیسواں سبق

۱۔ لَمْ کا استعمال۔ یہ اداۃ نفی (مثبت کو منفی میں تبدیل کردینے والا حرف) ہے، مضارع کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے مضارع میں دو تبدیلیاں ہوتی ہیں۔
 (الف) مضارع سے حال اور مستقبل کا معنی ختم کر کے اس کو ماضی کے معنی میں کر دیتا ہے۔
 (ب) مضارع کو مرفوع سے مجزوم (جس کے آخر میں جزم ہو) بنا دیتا ہے۔ جیسے :

يَذْهَبُ وہ جاتا ہے لَمْ يَذْهَبَ وہ نہیں گیا

مضارع مجزوم کی صورتیں :

(الف) ذیل کے چار صیغوں میں رفع کی علامت ضمہ حذف ہو جاتی ہے :

يَذْهَبُ لَمْ يَذْهَبْ

تَذْهَبُ لَمْ تَذْهَبْ

أَذْهَبُ لَمْ أَذْهَبْ

نَذْهَبُ لَمْ نَذْهَبْ

(ب) مضارع منصوب کی طرح مضارع مجزوم میں بھی آنے والے صیغوں کا نون حذف ہو جاتا ہے :

تَذْهَبِينَ لَمْ تَذْهَبِيْ

تَذْهَبُونَ لَمْ تَذْهَبُواْ

يَذْهَبُونَ لَمْ يَذْهَبُواْ

(ج) دو صیغوں یَذْهَبْنَ اور تَذْهَبْنَ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

يَذْهَبْنَ لَمْ يَذْهَبْنَ

تَذْهَبْنَ لَمْ تَذْهَبْنَ

نوٹ :- یہ واضح رہے کہ مضارع منصوب اور مجزوم کے درمیان صرف پہلے (الف) چار صیغوں میں فرق ہوگا۔

لَمْ کی مزید مثالیں دیکھئے :

میں یہ سبق نہیں سمجھ پایا

لَمْ أَفْهَمْ هَذَا الدَّرْسَ

کیا نئے طلبہ حاضر نہیں ہوئے؟

أَلَمْ يَحْضُرِ الطُّلَابُ الْجُدُدُ؟

طالبات لائبریری نہیں گئیں

الطَّالِبَاتُ لَمْ يَذْهَبْنَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ

اگر يَذْهَبُ، تَذْهَبُ، أَذْهَبُ اور نَذْهَبُ کے بعد ایسا اسم آجائے جو ہمزة الوصل سے شروع

ہو تو التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے آخری حرف کو کسرہ دیا جائے گا۔ جیسے :

کیا ہم نے خط نہیں لکھا؟

أَلَمْ نَكْتُبِ الرِّسَالَةَ؟

طالبہ نے قرآن شریف یاد نہیں کیا

لَمْ تَحْفَظِ الطَّالِبَةُ الْقُرْآنَ

۴۔ لَمَّا۔ یہ بھی اداۃ نفی ہے، فعل مضارع پہ داخل ہوتا ہے اور لَمْ کی طرح عمل کرتا ہے،

اس کا معنی ہے اب تک نہیں۔ جیسے :

میں نے اب تک کافی نہیں پی

لَمَّا أَشْرَبِ الْقَهْوَةَ

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ اور ایمان اب تک تمہارے دلوں میں داخل نہیں ہوا

ذَهَبَ أَبِي إِلَى مَكَّةَ، وَ لَمَّا يَرْجِعْ میرے والد مکہ گئے اور اب تک نہیں لوٹے

لَمَّا کے بعد فعل کو اختصار کے لئے حذف بھی کیا جا سکتا ہے۔ جیسے :

أَخْرَجَ الطُّلَابُ؟ کیا طلبہ نکلے؟

لَمَّا ابھی تک نہیں یعنی لَمَّا يَخْرُجُوا ابھی تک نہیں نکلے

۳۔ کلام کے عناصر۔ عربی میں کلام کے عناصر (Parts of speech)

صرف تین ہیں :

۱۔ اسم جیسے : كِتَابٌ، قَلَمٌ، هُوَ، أَنَا، هَذَا، قَبْلُ

۲۔ فعل جیسے : كَتَبَ، يَكْتُبُ، أَكْتُبُ، لَيْسَ

۳۔ حرف جیسے : مَا، لَأَ، نَعَمْ، لَمْ، س

۴۔ الْجُمْلَةُ الْإِسْمِيَّةُ وَالْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ

اس کی وضاحت پہلے سبق میں کر دی گئی ہے

۵۔ مَهْلًا اس کا معنی ہے سنبھل کر، رک کر

۶۔ مَا عِنْدِي قَلَمٌ وَلَا كِتَابٌ میرے پاس قلم ہے نہ کتاب

اس طرح کی مزید مثالیں یہ ہیں :

مَا فِي الثَّلَاجَةِ مَاءٌ وَلَا عَصِيرٌ فرق میں پانی ہے نہ پھلوں کا رس (جوس)

مَا فِي جَيْبِي رِيَالٌ وَلَا رُوبِيَّةٌ میرے جیب میں ریال ہے نہ روپیہ

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :

۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

۳۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمْ استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۴۔ آنے والے سوالوں کا جواب نفی میں لَمَّا استعمال کرتے ہوئے دیجئے :

۵۔ مضارع مجزوم کے صیغوں پر غور کیجئے :

۶۔ آنے والے افعال پر لَمْ داخل کیجئے :

- ۷۔ خالی جگہوں کو مناسب افعال سے پُر کیجئے :
- ۸۔ ابتدا کے نیچے ایک اور خبر کے نیچے دو لکیریں کھینچئے اور ان کے آخر پر حرکت لگائیے :
- ۹۔ جملہ اسمیہ اور جملہ فعلیہ کو الگ الگ کیجئے ؛
- ۱۰۔ آنے والی مثالوں میں اسم، فعل اور حرف کو متعین کیجئے :
- ۱۱۔ آلائی = آلائی
- ۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

حَضَرَ يَعْضُرُ (ن) : آنا، حاضر ہونا	إِسْتَقْبَالَ* : استقبال
إِسْتَرَحَ : آرام کیجئے، تشریف رکھیے	رَأَيْسُ* : صدر
أَتَى يَأْتِي (ض) : آنا	فَرَقَ : فرق
مَمْنُوعٌ : ممنوع، منع	مِثَالٌ : مثال
آلَائِي : آلائی	مَهْلًا : سنبھل کر

بائیسواں سبق

یہ سبق گذشتہ اسباق کا اعادہ ہے، یہ مضارع کی تینوں صورتوں مرفوع، منصوب اور مجزوم کا مکمل خاکہ پیش کرتا ہے۔

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ جمع مذکر سالم کا اعراب

جمع مذکر سالم ہم پہلے حصے میں پڑھ چکے ہیں۔ جیسے : مُسَلِّمُونَ، مُهَنْدِسُونَ، فَلَّاحُونَ وغیرہ۔ جمع مذکر سالم اگر مرفوع ہو تو واو (وَنَ - una) پر ختم ہوگا اور منصوب یا مجرور ہو تو یاء (يْنَ - ina) پر جیسے :

مرفوع : خَرَجَ الْمُدْرِسُونَ اساتذہ نکلے
منصوب : رَأَيْتُ الْمُدْرِسِينَ میں نے اساتذہ کو دیکھا
مجرور : ذَهَبْتُ إِلَى الْمُدْرِسِينَ میں اساتذہ کے پاس گیا

نوٹ :- جمع مذکر سالم منصوب اور مجرور دونوں حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ مزید مثالیں ملاحظہ ہوں :

ذَهَبَ الْمُهَنْدِسُونَ إِلَى مَكَاتِبِهِمْ انجینئر اپنے دفتر گئے
رَأَيْتُ الْفَلَّاحِينَ فِي الْحُقُولِ میں نے کسانوں کو کھیتوں میں دیکھا
هَذِهِ بُيُوتُ الْمُدْرِسِينَ یہ مدرسین کے گھر ہیں

۲۔ اعداد عِشْرُونَ سے تِسْعُونَ تک :

ان اعداد کو الْعُقُودُ کہا جاتا ہے، یہ جمع مذکر سالم کے وزن پر آتے ہیں اور اعراب میں بھی

مرفوع : فِي الْفَصْلِ عِشْرُونَ طَالِبًا
 منصوب : قَرَأْتُ عِشْرِينَ كِتَابًا
 مجرور : اِشْتَرَيْتُهُ بِعِشْرِينَ رِيَالًا
 درجہ میں بیس طلبہ ہیں
 میں نے بیس کتابیں پڑھیں
 یہ میں نے بیس ریال میں خریدا

۳۔ ہم اس سے قبل اعداد ۲۱ - ۳۰ مذکر معدود کے ساتھ پڑھ چکے ہیں، یہاں ہم انہیں مؤنث معدود کے ساتھ پڑھیں گے :

(الف) ۲۱: اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ وَاحِدٌ ہوگا اور مؤنث کے ساتھ إِحْدَى۔
 جیسے :

وَاحِدٌ وَعِشْرُونَ طَالِبًا إِحْدَى وَعِشْرُونَ طَالِبَةً

(ب) ۲۲: اس عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ اِثْنَانِ ہوگا اور مؤنث معدود کے ساتھ اِثْنَانِ۔
 جیسے :

اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ طَالِبًا اِثْنَانِ وَعِشْرُونَ طَالِبَةً

(ج) ۲۳ - ۲۹: ان اعداد میں عدد کا پہلا جزء مذکر معدود کے ساتھ مؤنث اور مؤنث معدود کے ساتھ مذکر ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ وَعِشْرُونَ طَالِبًا ثَلَاثٌ وَعِشْرُونَ طَالِبَةً

(د) عقود مذکر اور مؤنث دونوں کے ساتھ یکساں رہیں گے

۴۔ آنے والی مثالوں کو غور سے پڑھئے :

لَا أَكَلْتُ وَلَا شَرِبْتُ میں نے کھایا نہ پیا
 لَا قَرَأْتُ وَلَا كَتَبْتُ اس نے پڑھا نہ لکھا

جب ماضی میں دو فعلوں کی نفی کرنی ہو تو مَا کے بجائے لَا استعمال ہوتا ہے

۵۔ غور سے پڑھئے :

لِسَانُ الْعَرَبِ لِابْنِ مَنظُورٍ لِسَانُ الْعَرَبِ ابْنِ مَنظُورٍ کی (لکھی ہوئی) ہے
 اوپر کی مثالوں میں کتاب کے مؤلف کو بتانے کے لئے اس کے ساتھ ل استعمال کیا گیا ہے اور اس
 کا معنی ہوگا ” کی “

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ جمع مذکر سالم کی آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۳۔ آنے والے اسماء کو جمع مذکر سالم بنائیے :
- ۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۵۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۶۔ خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے الفاظ سے پُر کیجئے :
- ۷۔ مثال پر غور کیجئے، پھر آنے والے کلمات کو قوسین میں دئے گئے کلمات کی طرف مضاف کیجئے :
- ۸۔ مثال پر غور کیجئے، پھر خالی جگہوں کو قوسین میں دئے گئے کلمات سے پُر کیجئے :
- ۹۔ آنے والی مثالیں پڑھئے اور لکھئے ان میں آئے ہوئے اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے :
- ۱۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے اور لکھئے ان میں استعمال شدہ اعداد کو بھی الفاظ میں لکھئے :
- ۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

قصہ :	قِصَّةٌ	اجتماع، میٹنگ :	اجْتِمَاعٌ
سیکنڈ :	ثَانِيَةٌ	نبی :	نَبِيٌّ
انعام :	جَائِزَةٌ	خاندان :	أُسْرَةٌ
ہال :	قَاعَةٌ	نَجَحَ يَنْجَحُ (ف) : کامیاب ہونا (امتحان میں)	
		رَسَبَ يَرْسُبُ (ن) : فیل ہونا، ناکام ہونا (امتحان میں)	

چوبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ اعداد سے متعلق قواعد :

(الف) وَاحِدٌ / اِثْنَانِ : یہ دونوں معدود کے مطابق ہوں گے اور معدود کی صفت ہو کر اس کے بعد آئیں گے۔ جیسے :

كِتَابٌ وَاحِدٌ كِتَابَانِ اِثْنَانِ
سَيَّارَةٌ وَاحِدَةٌ سَيَّارَتَانِ اِثْنَتَانِ

(ب) ثَلَاثَةٌ عَشْرَةٌ : یہ اعداد معدود کے مخالف ہوں گے، اگر معدود مذکر ہو تو یہ مؤنث اور معدود مؤنث ہو تو یہ مذکر ہوں گے۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ رِجَالٍ وَ ثَلَاثُ نِسَاءٍ

(ج) أَحَدٌ عَشْرٌ / اِثْنَا عَشْرٌ : ان کے دونوں اجزاء معدود کے مطابق ہوں گے۔ جیسے :

أَحَدٌ عَشْرٌ طَالِبًا إِحْدَى عَشْرَةَ طَالِبَةً
اِثْنَا عَشْرٌ طَالِبًا اِثْنَتَا عَشْرَةَ طَالِبَةً

(د) ثَلَاثَةٌ عَشْرٌ تِسْعَةٌ عَشْرٌ : ان اعداد کا دوسرا جزء معدود کے مطابق اور پہلا معدود کے مخالف ہوگا۔ جیسے :

ثَلَاثَةٌ عَشْرٌ طَالِبًا ثَلَاثَ عَشْرَةَ طَالِبَةً

(ھ) عِشْرُونَ..... تِسْعُونَ، مِائَةٌ، أَلْفٌ : یہ اعداد مذکر اور مؤنث دونوں میں یکساں اسی طرح

استعمال ہوتے ہیں، ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

خَمْسُونَ مُسْلِمًا / مُسْلِمَةً مِائَةٌ طَالِبٍ / طَالِبَةٍ

(و) مِائَتَانِ / أَلْفَانِ : جب انکا معدود ذکر کیا جائیگا تو ان کا نون حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

مِائَتَا رِيَالٍ ، أَلْفَا دُولَارٍ دو سو ریاں، دو ہزار ڈالر

۲۔ معدود سے متعلق قواعد :

(الف) ۳-۱۰ کا معدود جمع اور مجرور ہوگا۔ جیسے : ثَلَاثَةُ كُتُبٍ

(ب) ۱۱-۹۹ کا معدود مفرد اور منصوب ہوگا۔ جیسے : أَحَدٌ عَشْرٌ كَوَكْبًا

(ج) ۱۰۰ اور ۱۰۰۰ کا معدود مفرد اور مجرور ہوگا۔ جیسے : أَلْفٌ رِيَالٍ

۳۔ اعداد کا اعراب :

(الف) وَاحِدٌ، اِثْنَانِ : یہ صفت بن کر استعمال ہوتے ہیں اور صفت اعراب میں موصوف کے تابع

ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِي رِيَالٌ وَاحِدٌ عِنْدِي رِيَالَانِ اِثْنَانِ
أُرِيدُ رِيَالًا وَاحِدًا أُرِيدُ رِيَالَيْنِ اِثْنَيْنِ
هَذَا الْقَلَمُ بَرِيَالٍ وَاحِدٍ هَذَا الْقَلَمُ بَرِيَالَيْنِ اِثْنَيْنِ

(ب) ثَلَاثَةٌ..... عَشْرَةٌ : یہ اعداد معرب ہوتے ہیں۔ جیسے :

عِنْدِي خَمْسَةُ رِيَالَاتٍ میرے پاس پانچ ریاں ہیں
أُرِيدُ خَمْسَةَ رِيَالَاتٍ مجھے پانچ ریاں چاہئے
هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةِ رِيَالَاتٍ یہ قلم پانچ ریاں کا ہے

(ج) أَحَدٌ عَشْرٌ..... تِسْعَةُ عَشْرٍ : یہ اعداد مبنی ہوتے ہیں سوائے اِثْنَانِ اور اِثْنَتَا کے، کہ ان کے

آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔ جیسے :

عِنْدِي خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا میرے پاس پندرہ ریال ہیں
أُرِيدُ خَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا مجھے پندرہ ریال چاہئے
هَذَا الْقَلَمُ بِخَمْسَةَ عَشَرَ رِيَالًا یہ قلم پندرہ ریال کا ہے

اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَا عَشْرَةَ میں صرف لفظ اِثْنَا اور اِثْنَا معرب ہیں ثنی کی طرح، رہے الفاظ عَشَرَ اور عَشْرَةَ تو وہ مثنیٰ ہیں۔ جیسے :

عِنْدِي اِثْنَا عَشَرَ رِيَالًا عِنْدِي اِثْنَا عَشْرَةَ رُوْبِيَّةً
أُرِيدُ اِثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا أُرِيدُ اِثْنَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَّةً
هَذَا الْقَلَمُ بِاِثْنَيْ عَشَرَ رِيَالًا هَذَا الْقَلَمُ بِاِثْنَيْ عَشْرَةَ رُوْبِيَّةً

(و) الْعُقُودُ (عِشْرُونَ تِسْعُونَ) : ان کا اعراب جمع مذکر سالم کی طرح ہوتا ہے۔

جیسے :

أَعِنْدَكَ سِتُّونَ رِيَالًا؟ کیا تیرے پاس ساٹھ ریال ہیں؟
أُرِيدُ سِتِّينَ رِيَالًا مجھے ساٹھ ریال چاہئے
هَذَا الْكِتَابُ بِسِتِّينَ رِيَالًا یہ کتاب ساٹھ ریال کی ہے

(ھ) مِائَةٌ / أَلْفٌ : یہ معرب ہوتے ہیں۔ جیسے :

مُرْتَبَهُ أَلْفُ دُولَارٍ اس کی تنخواہ ایک ہزار ڈالر ہے
أَخَذْتُ أَلْفَ دُولَارٍ مِنْهُ میں نے اس سے ایک ہزار ڈالر لئے
اِشْتَرَيْتُهُ بِأَلْفِ دُولَارٍ میں نے یہ ایک ہزار ڈالر میں خریدا

(و) مِائَتَا / أَلْفَا : یہ دونوں ثنی ہیں اور انکا اعراب ثنی کی طرح ہے۔ جیسے :

أَجْرَتُهُ أَلْفَا رِيَالٍ اس کی مزدوری دو ہزار ریال ہے
مَا يُرِيدُ أَلْفِي رِيَالٍ وہ دو ہزار ریال نہیں چاہتا ہے
يَعْمَلُ بِأَلْفِي رِيَالٍ وہ دو ہزار ریال (کی اجرت) پر کام کرتا ہے

(ز) ثَلَاثُمِائَةٍ تِسْعُمِائَةٍ : ان اعداد میں لفظ مِائَةٌ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہے، ان اعداد میں مضاف مضاف الیہ کے ساتھ ملا کر لکھا جاتا ہے، مضاف کا اعراب جملہ میں اس کے موقع اور عمل کے مطابق ہوگا۔ جیسے :

میرے پاس تین سو ریال ہیں	عِنْدِي ثَلَاثُمِائَةٍ رِيَالٍ
میں تین سو ریال چاہتا ہوں	أُرِيدُ ثَلَاثُمِائَةَ رِيَالٍ
میں نے یہ تین سو ریال میں خریدا	اشْتَرَيْتُهُ بِثَلَاثُمِائَةِ رِيَالٍ

نوٹ :- ثَمَانِمِائَةٍ اصل میں ثَمَانِيْمِائَةٍ ہے، ی حذف کر دی گئی ہے اس لئے نون پر ہمیشہ کسرہ رہیگا۔

۴۔ أَلْفٌ بیک وقت عدد اور محدود دونوں ہو سکتا ہے۔ جیسے :

تین ہزار ریال	ثَلَاثَةُ أَلْفٍ رِيَالٍ
سولہ ہزار ریال	سِتَّةَ عَشَرَ أَلْفَ رِيَالٍ
تیس ہزار ریال	ثَلَاثُونَ أَلْفَ رِيَالٍ
ایک لاکھ ریال	مِائَةُ أَلْفٍ رِيَالٍ

ان مثالوں میں لفظ أَلْفٌ یا أَلْفٌ بچھلے عدد کے لئے محدود اور اگلے اسم کے لئے عدد ہے۔

۵۔ اگر عدد مضاف ہو اور اس کا محدود مذکور ہو تو عدد پر تثنین نہیں آئے گی اور اگر محدود محذوف ہو تو تثنین آئے گی۔ جیسے :

كَمْ رِيَالًا عِنْدَكَ؟
عِنْدِي عَشْرَةٌ يَا عِنْدِي عَشْرَةٌ رِيَالَاتٍ
بَكَمْ اشْتَرَيْتَ هَذِهِ السَّاعَةَ؟
بِأَلْفٍ يَا أَخِي يَا بِأَلْفٍ رِيَالٍ
كَمْ رِيَالًا تُرِيدُ؟

۶۔ اعداد کو پڑھنا:

اعداد پڑھتے وقت بہتر یہ ہے کہ اکائی سے شروع کریں پھر دہائی پھر سیکڑہ پھر ہزار۔ جیسے ۶۵۴۳ کو
اگر محدود مذکر ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثَةٌ وَاَرْبَعُونَ وَاخْمَسُمِائَةٍ وَاَسِتَّةُ اَلْفِ رِيَالٍ اور
اگر محدود مؤنث ہو تو اسطرح پڑھیں گے: ثَلَاثٌ وَاَرْبَعُونَ وَاخْمَسُمِائَةٍ وَاَسِتَّةُ اَلْفِ رُوْبِيَّةٍ

پچیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ کَانَ: ساتویں سبق میں ہم کَانَ کے متعلق پڑھ چکے ہیں کہ وہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے اور اس کے داخل ہونے کے بعد مبتدا اسم 'کَانَ اور خبر خبر کَانَ کہلاتے ہیں کَانَ کی خبر منصوب ہوتی ہے۔ جیسے:

بَارِدًا	کَانَ الْمَاءُ	بَارِدًا	الْمَاءُ
↓	↓	↓	↓
خبر کَانَ	اسم کَانَ	مبتدا	خبر

اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

كَانَتْ زَيْنَبُ مَرِيضَةً	زَيْنَبُ مَرِيضَةً
كَانَ الْجَوْ جَمِيلًا	الْجَوْ جَمِيلًا

اگر خبر شبہ جملہ ہو تو اس میں بظاہر کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے وہ اسی حالت پر باقی رہتی ہے۔ جیسے:

الْمُدْرَسُ فِي الْفَصْلِ كَانَ الْمُدْرَسُ فِي الْفَصْلِ

۲۔ لَا يَزَالُ: اس کا معنی ہے وہ اب تک ہے یہ کَانَ کے انوات میں سے ہے اور کَانَ ہی کی طرح عمل کرتا ہے۔ جیسے:

بِلَالٌ مَرِيضٌ بِلَالٌ مَرِيضٌ لَا يَزَالُ بِلَالٌ مَرِيضًا بِلَالٌ مَرِيضًا

مَرِيضٌ طَالِبَةٌ مَرِيضٌ طَالِبَةٌ لَا يَزَالُ مَرِيضٌ طَالِبَةً مَرِيضٌ طَالِبَةً

For Personal use Only. Courtesy of Institute of the Language of the Qur'an (lugar@quran@hotmail.com), and by kind permission of Shaykh Dr. V. Abdur Raheem

إِبْرَاهِيمُ فِي الْمُسْتَشْفَى ابراهيم ہسپتال میں ہے
لَا يَزَالُ إِبْرَاهِيمُ فِي الْمُسْتَشْفَى ابراهيم اب تک ہسپتال میں ہے

۳۔ أَخٌ اور أَبٌ کا اعراب :

ہم پہلے حصہ میں پڑھ چکے ہیں کہ یہ دونوں اسم جب مضاف ہوتے ہیں تو واو کے ساتھ ہوتے ہیں۔ جیسے :

أَبُو بَلَالٍ، أَخُو حَامِدٍ، أَبُوكَ، أَخُوهُ.

یہ واو صرف اس وقت آئے گا جب یہ مرفوع ہوں، اگر منصوب ہوں تو یہ واو الف سے اور مجرور ہوں تو ی سے بدل جائیگا۔ جیسے :

مرفوع : أَيْنَ أَبُوكَ؟ تیرے والد کہاں ہیں؟
منصوب : أَعْرِفُ أَبَاكَ میں تیرے والد کو جانتا ہوں
مجرور : مَاذَا قُلْتَ لِأَبِيكَ؟ تو نے اپنے والد سے کیا کہا؟
أَخُو كِيٍّ ایک مثال دیکھئے :

أَيْنَ ذَهَبَ أَخُوهَا؟ اس کا بھائی کہاں گیا؟
أَرَأَيْتَ أَخَاهَا؟ کیا تو نے اس کے بھائی کو دیکھا؟
أَذْهَبْتَ إِلَى أَخِيهَا؟ کیا تو اس کے بھائی کے پاس گیا؟

۴۔ مِنْ قَبْلُ :

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ قَبْلُ اور بَعْدُ ہمیشہ مضاف ہوتے ہیں۔ جیسے :

ذَهَبْتُ إِلَى الْمَسْجِدِ قَبْلَ الْإِذَانِ وَرَجَعْتُ بَعْدَ الصَّلَاةِ

میں اذان سے پہلے مسجد گیا اور نماز کے بعد لوٹا

اگر مضاف الیہ حذف کر دیا جائے تو قَبْلُ اور بَعْدُ مبنی ہو جائیں گے اور ان پر صرف ایک ضمہ ہوگا۔

جیسے :

أَبِي الْآنَ مُدِيرٌ وَكَانَ مِنْ قَبْلُ مُدْرَسًا میرے والد اب ہیڈ ماسٹر ہیں اور وہ اس سے پہلے ایک

استاد تھے۔ اس مثال میں مِنْ قَبْلُ اصل میں مِنْ قَبْلِ ذَلِكَ اس (ہیڈ ماسٹر ہونے) سے پہلے تھا، مضاف الیہ ذَلِكَ کو حذف کر دیا گیا ہے۔
بَعْدُ کی ایک مثال ملاحظہ ہو:

أَذْهَبُ الْآنَ إِلَى الْمَكْتَبَةِ وَ سَأَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ مِنْ بَعْدُ
میں ابھی لائبریری جا رہا ہوں اور اس کے بعد مسجد جاؤں گا
یہاں مِنْ بَعْدُ اصل میں مِنْ بَعْدِهِ یا مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ (اُس کے بعد) تھا
قرآن شریف میں ہے: لِلَّهِ الْأَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَ مِنْ بَعْدُ

۵۔ مَرَضِي مَرِيضٍ کی جمع ہے۔ یہ اسم جمع ممنوع من الصرف ہے اس لئے اس پر تئوین نہیں آتی۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

قَتِيلٌ	مقتول	ج قَتَلَى	أَسِيرٌ	قیدی	ج أَسْرَى
جَرِيحٌ	زخمی	ج جَرَحَى	أَحْمَقٌ	احمق، بیوقوف	ج حَمَقَى

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر كَانَ داخل کیجئے:
- ۳۔ مثال پڑھئے پھر آنے والے جملوں پر لَا يَزَالُ داخل کیجئے: (یاد رہے کہ لَا يَزَالُ كَانَ کی بہوں میں سے ہے)
- ۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۵۔ خالی جگہوں کو اَبْ سے پُر کیجئے:
- ۶۔ خالی جگہوں کو اَخْ سے پُر کیجئے:

الفاظ کے معانی

مفتش : جانچ کرنے والا، انسپکٹر (Inspector)	سفیر : سفیر
عمید : کالج کا پرنسپل یا فیکلٹی کا ڈین (Dean)	شرطی : پولس کانسٹیبل
فی جمیع أنحاء العالم : دنیا کے تمام حصوں میں	مُتَقَاعِدٌ : ریٹائرڈ، وظیفہ یاب
ألف یؤلف : تالیف کرنا، کتاب لکھنا	تَرَكَ يَتْرُكُ (ن) : چھوڑنا

چھبیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ ہم پڑھ چکے ہیں کہ عربی کے اکثر افعال میں صرف تین حروف ہوتے ہیں جن کو حروفِ اصلی کہتے ہیں، ان میں سے پہلا حرفِ اصلی ف دوسرا ع اور تیسرا ل کہلاتا ہے، یہ نام فَعَلَ سے لئے گئے ہیں جو تمام افعال کے لئے وزن اور مثال کی حیثیت رکھتا ہے۔

اگر ان تین حروفِ اصلی میں سے کوئی ایک واو یا ی ہو تو ایسے فعل کو مُعْتَلٌ (حرفِ عِلْتِ) والا کہتے ہیں۔

اگر پہلا حرف و یا ی ہو تو اس کو مُعْتَلٌ الْفَاءِ (فاء میں حرفِ عِلْتِ والا) کہتے ہیں، اس کو مثال بھی کہتے ہیں

اگر دوسرا حرف و یا ی ہو تو اس کو مُعْتَلٌ الْعَيْنِ (عین میں حرفِ عِلْتِ والا) کہتے ہیں، اس کو أُجُوفٌ بھی کہتے ہیں۔

اگر تیسرا حرف و یا ی ہو تو اس کو مُعْتَلٌ اللَّامِ (لام میں حرفِ عِلْتِ والا) کہتے ہیں، اس کو ناقص بھی کہتے ہیں۔

اگر دو حرف و یا ی ہو تو اس کو لَفِيفٌ کہتے ہیں۔

اس سبق میں ہم صرف پہلی قسم یعنی مثال کی مثالیں پڑھیں گے۔ جیسے:

وَقَفَ وہ رکا

وَزَنَ اس نے تولتا

وَضَعَّ اس نے رکھا

فعل مثال کے مضارع میں قاعدہ سے ہٹی ہوئی ایک چیز پائی جاتی ہے، وہ یہ کہ مضارع میں و جو کہ ف واقع ہے حذف ہو جاتا ہے۔ جیسے: وَزَنَ يَزِنُ جو کہ اصل میں يَجْلِسُ کی طرح يُوْزِنُ تھا واو حذف ہو جانے کے بعد يَزِنُ ہو گیا۔ اسی طرح:

وَقَفَ يَقِفُ (اصل يُوَقِفُ ہے)

وَجَدَ يَجِدُ (اصل يُوْجِدُ ہے)

وَضَعَ يَضَعُ (اصل يُوَضِعُ ہے)

تَزِنُ سے اَمْرٌ آتا ہے، چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے همزة الوصل کی ضرورت نہیں، اسی طرح تَضَعُ کا اَمْرٌ ضَعُ (رکھ) ہے۔

۲۔ **وَلَيْدٌ** وَلَدٌ کا صیغہء تصغیر (مصغر ”چھوٹا“) ہے تصغیر کسی چیز کی چھوٹائی بیان کرنے یا محبت کے اظہار کا ایک طریقہ ہے۔ جیسے:

زَهْرٌ پھول زُهَيْرٌ

نَهْرٌ نهر نُهَيْرٌ

عَبْدٌ غلام عَبِيدٌ

حَسَنٌ اچھا حُسَيْنٌ

۳۔ **هَآ هُوَ ذَا** : وہ یہاں ہے

اگر کوئی شخص مثلاً اپنا قلم تلاش کر رہا ہو اور وہ اسے اچانک مل جائے تو وہ کہے گا هَآ هُوَ ذَا ”ارے یہ تو یہاں ہے“ اس کا مؤنث هَا هِيَ ذِي ہے۔

”میں یہاں ہوں“ کے لئے هَا اُنْذَا ہے، یہ اسلوب اسوقت استعمال ہوگا جب مثلاً احمد کو تلاش کیا جا رہا ہو، اسے جب تلاش کا علم ہوگا تو وہ پکار اٹھے گا هَا اُنْذَا (۱)

(۱) شاعر کہتا ہے : اِنَّ الْفَتَىٰ مَن يَقُوْلُ : هَا اُنْذَا

مرد وہ ہے (جو بوقتِ ضرورت) پکار اٹھے : اس کام کے لئے میں حاضر ہوں

(بانی حاشیہ اگلے صفحہ پر)

۴۔ یَجِبُ وَجَبَ کا مضارع ہے، اس کا معنی ہے یہ ضروری ہے، ایسا کرنا چاہئے جیسے :

يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَفْهَمَ الْقُرْآنَ ہمارے لئے قرآن سمجھنا ضروری ہے
یہاں جملہ أَنْ نَفْهَمَ، يَجِبُ کا فاعل واقع ہوا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

يَجِبُ عَلَيْكَ أَنْ تَرْجِعَ غَدًا تمہیں کل لوٹ جانا چاہئے
يَجِبُ عَلَيَّ أَنْ أَذْهَبَ إِلَى الرِّيَاضِ الْيَوْمَ آج مجھے ضرور ریاض جانا چاہئے
دوسرا فعل منفی (جس پر حرف نفی داخل ہو) بھی ہو سکتا ہے۔ جیسے :

يَجِبُ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَخْرُجَ مِنَ الْفَصْلِ اسے چاہئے کہ وہ درجہ سے نہ نکلے
لَا يَجِبُ كَمَا مَعْنَى هِيَ ضَرُورِي نَهِيں هِيَ۔ جیسے :

لَا يَجِبُ عَلَيْنَا أَنْ نَحْضُرَ هَذَا الدَّرْسَ اس درس میں حاضر ہونا ہمارے لئے ضروری نہیں ہے

۵۔ ہم مصدر کا ایک وزن فُعُولٌ جیسے : رَكَوعٌ، سُجُودٌ، خُرُوجٌ اور نُزُولٌ اس سے پہلے پڑھ چکے

ہیں یہاں ہم مزید دو وزن پڑھیں گے پہلا فَعَالٌ ہے جیسے : ذَهَابٌ ذَهَبَ سے، نَجَحَ (کامیاب ہوا)

سے نَجَاحٌ کامیاب ہونا، دوسرا فِعَالٌ ہے۔ جیسے : أَبَ يَتَوَوَّبُ سے إِيَابٌ لوٹنا، نَكَحَ يَنْكِحُ (نکاح کیا) سے نِكَاحٌ نکاح (شادی) کرنا۔

۶۔ أَقْلٌ قَلِيلٌ کا اسم تفضیل ہے یہ اصل میں أَكْبَرُ اور أَجْمَلُ کی طرح أَقْلٌ تھا لیکن

چونکہ اس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک ہی ہے اس لئے پہلے کو دوسرے میں ادغام کر دیا گیا ہے۔

(باقی حاشیہ صفحہ ۲۰۱)

لَيْسَ الْفَتَى مَنْ يَقُولُ كَانَ أَبِي

مرد وہ نہیں ہے جو اپنے آباء و اجداد کے کارنامے گنوائے اور خود کچھ نہ کرے
For Personal use Only. Courtesy of Institute of the Language of the Qur'an (lugatulquran@hotmail.com),
and by kind permission of Shaykh Dr. V. Abdur Raheem

مشق

- ۱۔ فعل معتل الفاء کی چند مثالیں یہ ہیں :
- ۲۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال کے فعل مضارع لکھئے :
- ۳۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل امر بنائیے :
- ۴۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۵۔ اسم مصغر کی آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۶۔ آنے والے اسماء کی تصغیر کیجئے :
- ۷۔ اسم تفضیل کی آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۰۔ مثال پر غور کیجئے پھر قوسین میں دئے گئے الفاظ کی مدد سے یَجِبُ عَلَیَّ استعمال کرتے ہوئے جملے بنائیے :
- ۱۱۔ ذَهَابٌ مصدر کے طریقہ استعمال پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

مَحْفَظَةٌ : پرس، بٹوا
خَطَا : غلطی
ذَهَابٌ : جانا

أَجْنَبِيٌّ : پرلایا، بیگانہ
نَقْدٌ : نقد رقم، پیسہ
إِيَابٌ : لوٹنا

تَذَكِّرُهُ	: تَمَكُّ	کیلوغرام	: کلوگرام
تَذَكِّرَةُ الطَّائِرَةِ ذَهَابًا وَ إِيَابًا	: آنے اور جانے کا ہوائی تمک		
ذَكَرٌ	: مرد، نر	حَبِيبٌ	: پیارا، محبوب
بِإِنْتِظَامٍ	: باقاعدگی سے	بَلَغَ يَبْلُغُ (س)	: نکلنا
عَرَجَ يَعْرِجُ (ن)	: چڑھنا	وَجَبَ يَجِبُ (ض)	: واجب ہونا
وَجَدَ يَجِدُ (ض)	: پانا	وَصَلَ يَصِلُ (ض)	: پہنچنا
وَدَّنَ يَدِنُ (ض)	: تولنا	وَعَدَ يَعِدُ (ض)	: وعدہ کرنا
وَقَفَ يَقِفُ (ض)	: ٹھہرنا، کھڑا ہونا	وَلَجَّ يَلِجُ (ض)	: داخل ہونا
وَضَعَ يَضَعُ (ف)	: رکھنا	وَهَبَ يَهَبُ (ف)	: عطا کرنا
يَشَاءُ	: وہ چاہتا ہے	شَدِيدٌ	: سخت

ستا میسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ فعل معتل العین یا أجوف :

جیسا کہ ہم پڑھ چکے ہیں کہ أجوف یا معتل العین اس فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا حرف ویا ی ہو۔ جیسے :

قَالَ يَقُولُ، زَارَ يَزُورُ، بَاعَ يَبِيعُ، سَارَ يَسِيرُ، نَامَ يَنَامُ.

ان افعال میں کئی تغیرات (تبدیلیاں) ہوئے ہیں۔ جیسے :

قَالَ اصل میں قَوْلَ ہے اور يَقُولُ يَقُولُ

سَارَ اصل میں سَيْرَ ہے اور يَسِيرُ يَسِيرُ

نَامَ اصل میں نَوْمَ ہے اور يَنَامُ يَنَامُ

ان افعال معتل العین میں ان کو ضمائر متحرکہ (ا) کی طرف اسناد کرتے وقت مزید کئی تغیرات

ہوتے ہیں جو یہ ہیں :

(۱) ضمائر متحرکہ ان ضمائر کو کہتے ہیں جن پر حرکت ہو جیسے : ت، ن، اور ضمائر ساکنہ ان کو جن

پر حرکت نہ ہو بلکہ سکون ہو جیسے : ذَهَبُوا میں واو۔

ماضی میں سوائے ذَهَبَ، ذَهَبُوا اور ذَهَبْتَ کے تمام ضمائر متحرکہ ہیں جبکہ مضارع میں تَذْهَبِينَ

اور يَذْهَبِينَ کے ن کے علاوہ باقی سب ساکن ہیں۔

فعل ماضی میں :

(الف) اگر یہ فعل أجوف ماضی میں مفتوح العین اور مضارع میں مضموم العین ہو تو ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کرتے وقت اس کا پہلا حرف مضموم ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْنَا، قُلْتَ، قُلْتُمْ، قُلْتِ، قُلْتُنَّ، قُلْتُ، قُلْنَا
دیگر صیغوں میں فاء کی اصلی حرکت (فتح) باقی رہتی ہے۔ جیسے : قَالَ، قَالَتْ، قَالُوا۔
بقیہ حالات میں پہلا حرف مکسور ہوگا۔ جیسے :

سِرْنَا، سِرْتَ، سِرْتِ، سِرْتِ، سِرْتُنَّ، سِرْتُ، سِرْنَا

نَمْنًا، نَمْتِ، نَمْتِ، نَمْتِ، نَمْتُنَّ، نَمْتُ، نَمْنَا۔

(ب) دوسرا حرف حذف ہو جائیگا جیسا کہ اوپر کی مثالوں میں ہے

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت اس کا دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

يَقْلُنَ، يَقْلُنَ

يَسِرُونَ، تَسِرُونَ

يَنْمُنَ، تَنْمُنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

مضارع مرفوع کے دو صیغوں کے ساتھ ان مزید چار صیغوں میں بھی دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔

جیسے :

يَفْعَلُ :	لَمْ يَقْلُ	لَمْ يَسِرْ	لَمْ يَنْمَ
تَفْعَلُ :	لَمْ تَقْلُ	لَمْ تَسِرْ	لَمْ تَنْمَ
أَفْعَلُ :	لَمْ أَقْلُ	لَمْ أَسِرْ	لَمْ أَنْمَ
نَفْعَلُ :	لَمْ نَقْلُ	لَمْ نَسِرْ	لَمْ نَنْمَ

یہ حذف التقاء الساکنین کی وجہ سے کیا گیا کیونکہ
 لَمْ يَقُلْ اَصْلٌ مِّنْ لَمْ يَقُولُ تھَا دُو سَاكِنٌ وَّ اَوْرُلٌ جَمْعٌ هُوَ كُنَّ اِسْلٌ لِّئَلَّ حَرْفِ عِلْتِ حَذْفِ كَر دِيَا كِيَا،
 اِسِي طَرَحِ لَمْ يَسِيرُ اَصْلٌ مِّنْ لَمْ يَسِيرُ تھَا يٰ اَوْرُلٌ دُو سَاكِنٌ جَمْعٌ هُوَ تُو حَرْفِ عِلْتِ حَذْفِ كَر دِيَا
 كِيَا، اِسِي طَرَحِ لَمْ يَنْمُ اَصْلٌ مِّنْ لَمْ يَنْمُ تھَا اَوْرُلٌ دُو سَاكِنٌ جَمْعٌ هُوَ تُو حَرْفِ عِلْتِ حَذْفِ كَر دِيَا
 كِيَا۔

فعل أمر میں :

(الف) ضمير مستتر اور ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت دوسرا حرف حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

قُلْ	قُلْنَ
سِرْ	سِرْنَ
نَمْ	نَمْنَ

(ب) چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے همزة الوصل کی ضرورت نہیں، تَقُولُ سے ت اور ل کا
 ضمہ حذف کرنے کے بعد قُولٌ ہو گیا، پھر التقاء الساکنین کی وجہ سے و کو حذف کرنے کے بعد قُلٌ
 ہو گیا۔

اسی طرح تَسِيرٌ سے سِيرٌ پھر سِرٌ بنا لیا گیا۔
 اور تَنَامٌ سے نَامٌ پھر نَمٌ کر دیا گیا۔

۲۔ وَاللّٰهِ لَقَدْ كِدْتُمْ اَمُوتُمْ ” اللہ کی قسم میں مرنے کے قریب تھا “

قسم کے بعد ماضی مثبت کے ساتھ تاکید کے لئے لَقَدْ لایا جاتا ہے جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی
 ضرورت نہیں۔ مزید مثالیں یہ ہیں :

وَاللّٰهِ لَقَدْ رَأَيْتُهُ فِي السُّوقِ اللہ کی قسم میں نے اسے بازار میں دیکھا

وَاللّٰهِ لَقَدْ سَمِعْتُ هَذَا الْخَبَرَ مِنْ كَثِيرٍ مِنَ النَّاسِ

اللہ کی قسم میں نے یہ خبر بہت سے لوگوں سے سنی ہے۔

جبکہ ماضی منفی میں تاکید کی ضرورت نہیں۔ جیسے :

وَاللّٰهِ مَا أَكَلْتُ شَيْئًا اللّٰه کی قسم میں نے کچھ نہیں کھایا۔
وَاللّٰهِ مَا كَتَبْتُ هَذَا اللّٰه کی قسم یہ میں نے نہیں لکھا۔

نوٹ :- واللہ میں و حرف جر ہے اس لئے اسکے بعد والا اسم مجرور ہے۔

۳۔ ظَنَنْتُهُ دَفْتَرِيْ ” میں نے اسے اپنی کاپی سمجھا“

فعل ظَنُّ دو مفعول چاہتا ہے اور دونوں منصوب ہوتے ہیں۔ جیسے :

الْجَوْ جَمِيْلٌ موسم خوشگوار ہے أَظُنُّ الْجَوْ جَمِيْلًا میرا خیال ہے کہ موسم خوشگوار ہے
الْبَابُ مُغْلَقٌ دروازہ بند ہے أَظُنُّ الْبَابَ مُغْلَقًا میرا خیال ہے کہ دروازہ بند ہے
الْإِمْتِحَانُ بَعِيْدٌ امتحان دور ہے أَظُنُّ الْإِمْتِحَانَ بَعِيْدًا میرا خیال ہے کہ امتحان دور ہے
أَنْتَ طَيِّبٌ تو ڈاکٹر ہے أَظُنُّكَ طَيِّبًا میرا خیال ہے کہ تو ڈاکٹر ہے
ہم اسے ایسے بھی کہہ سکتے ہیں : الْجَوْ جَمِيْلٌ أَظُنُّ أَنَّ الْجَوْ جَمِيْلٌ

۴۔ اجْلِسْ حَيْثُ تَشَاءُ جہاں چاہے بیٹھ جا

نوٹ :- يَجِيءُ میں ہمزہ (ء) ی کے بعد لکھی جاتی ہے اس لئے کہ دونوں پڑھے جاتے ہیں
جبکہ لَمْ يَجِيءُ میں چونکہ صرف ہمزہ پڑھی جاتی ہے اس لئے وہ ی پر لکھی جاتی ہے اور ی اس
کے لئے کرسی کی حیثیت رکھتی ہے۔

۵۔ شَفَاكَ اللّٰهُ شِفَاءً كَامِلًا اللّٰه تجھے پوری طرح شفا عطا فرمائے۔

۶۔ لَا يَنْبَغِيْ نہیں چاہئے، مناسب نہیں ہے

لَا يَنْبَغِيْ لِلطَّالِبِ أَنْ يَغِيْبَ طالب علم کیلئے مناسب نہیں کہ وہ غیر حاضر ہو۔
لَا يَنْبَغِيْ لَكَ أَنْ تَقُوْلَ هَذَا تجھے ایسا نہیں کہنا چاہئے۔

۷۔ فَعَلَ مَاتَ دُو بَاوٍ سَ آتَا هَے

(الف) نَامَ يَنَامُ کی طرح ماضی مکسور العین اور مضارع مَفْتُوح العین آتا ہے۔ جیسے : مَاتَ

يَمَاتُ اس صورت میں ماضی کا پہلا حرف متحرک ضمائر کی طرف اسناد کی صورت میں مکسور ہوگا جیسے : مِتُّ، مِتْنَا۔ قرآن مجید میں مِتُّ نو بار آیا ہے۔^۱

(ب) قَالَ يَقُولُ کی طرح ماضی مفتوح العين اور مضارع مضموم العين جیسے : مَاتَ يَمُوتُ اس صورت میں ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کے وقت پہلا حرف مضموم ہوگا۔ جیسے : مِتُّ، مِتْنَا قرآن کریم میں مِتُّ دو بار آیا ہے جبکہ مضارع قرآن مجید میں صرف يَمُوتُ استعمال ہوا ہے۔

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ فعل معتل العين کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے :
- ۳۔ آنے والے جملوں پر غور کیجئے :
- ۴۔ قَامَ، زَارَ اور كَانَ سے ماضی کی گردان لکھئے :
- ۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۷۔ قَامَ اور طَافَ سے مضارع کی گردان لکھئے :
- ۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۱۰۔ آنے والے افعال پر لَمَّ داخل کیجئے اور ان کے آخری حرف پر حرکت لگائیے :
- ۱۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمَّ استعمال کرتے ہوئے نفی میں دیجئے :
- ۱۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

- ۱۳۔ آنے والے افعال سے امر بنائیے :
- ۱۴۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۱۵۔ غور کیجئے :
- ۱۶۔ آنے والے افعال پر لا الناهیه داخل کیجئے :
- ۱۷۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۱۸۔ آنے والی جملوں پر غور کیجئے :
- ۱۹۔ جَاءَ اور سَنَاءَ سے ماضی کی گردان کیجئے :
- ۲۰۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۲۱۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۲۲۔ سَنَاءَ اور عَاشَ سے مضارع کی گردان کیجئے :
- ۲۳۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۲۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۲۵۔ آنے والی مثالیں پڑھئے :
- ۲۶۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۲۷۔ خَافَ اور كَادَ سے ماضی کی گردان کیجئے :
- ۲۸۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۲۹۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۳۰۔ خَافَ اور نَشَاءَ سے مضارع کی گردان لکھئے :
- ۳۱۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۳۲۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :
- ۳۳۔ آنے والے جملے پڑھئے :
- ۳۴۔ آنے والے کلمات پڑھئے اور آخری حرف پر حرکت لگا کر لکھئے :

الفاظ کے معانی

قَالَ يَقُولُ (ن) : کہنا	زَارَ يَزُورُ (ن) : زیارت کرنا
كَانَ يَكُونُ (ن) : ہونا	قَامَ يَقُومُ (ن) : کھڑا ہونا
ذَاقَ يَذُوقُ (ن) : چکھنا	طَافَ يَطُوفُ (ن) : طواف کرنا، گھومنا
صَامَ يَصُومُ (ن) : روزہ رکھنا	دَارَ يَدُورُ (ن) : گھومنا
تَابَ يَتُوبُ (ن) : توبہ کرنا	بَالَ يَبُولُ (ن) : پیشاب کرنا
جَاءَ يَجِيءُ (ض) : آنا	بَاعَ يَبِيعُ (ض) : فروخت کرنا
سَارَ يَسِيرُ (ض) : چلنا	
عَاشَ يَعِيشُ (ض) : زندہ رہنا، جینا، زندگی گزارنا	غَدَاءُ : دوپہر کا کھانا
كَانَ يَكِينُ (ض) : ناپنا	نَامَ يَنَامُ (س) : سونا
خَافَ يَخَافُ (س) : ڈرنا	كَادَ يَكَادُ (س) : (کسی چیز کے کرنے سے) قریب ہونا
لَا يَزَالُ يَدْرُسُ : وہ اب تک پڑھ رہا ہے	غَلَبَ يَغْلِبُ (ض) : غالب آنا
كَذَبَ يَكْذِبُ (ض) : جھوٹ بولنا	كَامِلٌ : مکمل
مِلْحٌ : نمک	عَدَسٌ : دال
قَطَارٌ : ریل	مُنْتَصَفُ اللَّيْلِ : نصف شب
صُدَاعٌ : سر درد	زَيْتٌ : تیل
بَقَالٌ : کرانہ فروش	بُخَارٌ : بھاپ
مَشْغُولٌ : مصروف	جُبْنَةٌ : پنیر
بَيْضَةٌ ج بَيْضٌ : انڈا	فَاكِهَانِيٌّ : میوہ فروش
دَقِيقٌ : آٹا	غَابَةٌ : جنگل

اٹھائیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں:

۱۔ فعل ناقص : یعنی وہ فعل جس کا آخری حرف و یا ی ہو۔ جیسے :

دَعَا يَدْعُو، بَكَى يَبْكِي، نَسِيَ يَنْسَى
فعل ناقص میں مندرجہ ذیل تغیرات ہوتے ہیں:
فعل ماضی میں :

(الف) و اور ی دونوں الف پڑھے جاتے ہیں۔ و الف لکھا جاتا ہے اور ی ہی لکھی جاتی ہے۔ جیسے :

دَعَا اس نے دعا کی، اس نے دعوت دی (بلایا) اصل میں دَعَوَ ہے
بَكَى وہ رویا اصل میں بَكَى ہے
اگر دوسرا حرف مکسور ہے تو ی کو ی پڑھیں گے۔ جیسے :

نَسِيَ وہ بھول گیا بَقِيَ وہ باقی رہا، چچ گیا

(ب) اگر فعل کی اسناد ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَوْا انہوں نے دعوت دی اصل میں دَعَوْا ہے
بَكُوا وہ روئے اصل میں بَكُوا ہے
نَسُوا وہ بھول گئے اصل میں نَسُوا ہے

نوٹ :- نَسُوًا کے دوسرے حرف پر ضمہ ہے یہ اصل میں کسرہ تھا عربی میں واو سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کسرہ کو ضمہ سے بدل دیا گیا۔

(ج) اگر فعل کی اسناد واحد مؤنث غائب کی طرف کی جائے تو اس صورت میں بھی تیسرا حرف التقاء الساکنین کی وجہ سے حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

دَعَتِ اس نے بلایا اصل میں دَعَاتٌ ہے

بَكَتِ وہ روئی اصل میں بَكَاتٌ ہے

اگر دوسرا حرف مکسور ہو تو یہ حذف نہیں ہوگی۔ جیسے :

نَسِيتُ وہ بھول گئی نَسِيتُ وہ باقی رہ گئی، وہ بچ گئی

(د) اگر اسناد ضمائر متحرکہ کی طرف کی جائے تو تیسرا حرف (واو ی) دونوں اپنی اصل حالت میں لوٹ آتے ہیں۔ جیسے :

دَعَوْنَ، دَعَوْتُ، دَعَوْنَا

ی کی مثالیں یہ ہیں :

بَكَيْنٌ، بَكَيْتُ، بَكَيْتُمْ، بَكَيْتُ، بَكَيْتُنَّ، بَكَيْتُ، بَكَيْتُنَا.

فعل مضارع مرفوع میں :

(الف) چار صیغوں میں آخری حرف کا ضمہ حذف ہو جائے گا۔ جیسے :

يَدْعُو، تَدْعُو، اُدْعُو، نَدْعُو

يَبْكِي، تَبْكِي، اُبْكِي، نَبْكِي.

يُنْسِي، تَنْسِي، اُنْسِي، نَنْسِي.

يَدْعُو اصل میں يَكْتُبُ کی طرح يَدْعُو، يَبْكِي اصل میں يَجْلِسُ کی طرح يَبْكِي اور يَنْسِي يَفْتَحُ کی طرح يَنْسِي تھے۔

(ب) ضمیر جمع مذکر غائب کی طرف اسناد کی حالت میں تیسرا حرف حذف ہو جائے گا۔

جیسے : يَدْعُوْنَ انہوں نے دعوت دی، یہ يَكْتُبُوْنَ کی طرح اصل میں يَدْعُوْنَ تھا۔

نوٹ :- الرَّجَالُ يَدْعُونَ اور النِّسَاءُ يَدْعُونَ دونوں ایک جیسے (ہم وزن) ہیں لیکن الرَّجَالُ يَدْعُونَ میں فعل يَدْعُونَ يَدْعُونَ سے بنا ہے جبکہ النِّسَاءُ يَدْعُونَ میں اپنی اصلی حالت پر ہے، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے یہ يَكْتُبْنَ کی طرح يَفْعَلْنَ کے وزن پر ہے۔
يَبْكُونَ اصل میں يَبْكِيُونَ تھا، تیسرا حرف حذف کر دیا گیا پھر چونکہ و سے پہلے کسرہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو ضمہ سے بدل دیا گیا۔

يَنْسُونَ وہ بھول گئے میں دوسرے حرف اصلی (س) پر فتح ہے اس لئے کہ وہ اصل میں يَنْسِيُونَ تھا، تیسرا حرف اصلی (ي) اپنی حرکت کے ساتھ حذف کر دیا گیا تو يَنْسُونَ ہو گیا۔
(ج) ضمیر واحد مؤنث کی طرف اسناد کی حالت میں بھی تیسرا حرف اصلی حذف ہو جائیگا۔
جیسے : تَدْعِينَ ”تو بلاتی ہے“ اصل میں تَدْعُوْنَ تھا و کو اس کی حرکت کے ساتھ حذف کر دینے کے بعد تَدْعِينَ ہو گیا، عربی میں چونکہ ی سے پہلے ضمہ نہیں آسکتا اس لئے اس کو کسرہ سے بدل دیا گیا۔

نوٹ :- أَنْتِ تَبْكِينَ ”تو رو رہی ہے“ اور أَنْتُنَّ تَبْكِينَ ”تم سب رو رہی ہو“ واحد اور جمع دونوں کے صیغے ہم وزن ہیں اس لئے کہ واحد کا صیغہ تَبْكِينَ تَجْلِسِينَ کی طرح اصل میں تَبْكِينَ تھا تیسرے حرف اصلی کو حذف کر دینے کے بعد تَبْكِينَ ہو گیا جبکہ جمع تَبْكِينَ اپنی اصلی حالت میں تَقْلِبْنَ کے وزن پر ہے اور تَجْلِسْنَ کی طرح اس میں بھی ی حرف اصلی ہے۔
تَنْسِينَ ”تو بھولتی ہے“ میں دوسرے حرف اصلی پر فتح ہے اس لئے کہ وہ اصل میں تَنْسِينَ تھا، تیسرے حرف اصلی ی کو اس کی حرکت سمیت حذف کر دینے کے بعد تَنْسِينَ ہو گیا۔

فعل مضارع منصوب میں :

واو اور ی پر ختم ہونے والے صیغوں کے آخر میں فتح پڑھا جائے گا اور الف پر ختم ہونے والے کے آخر میں نہیں۔ جیسے :

لَنْ يَدْعُوَ

لَنْ يَبْكِيَ

جبکہ لَنْ یَنْسَى میں فتح نہیں پڑھا جائیگا۔

فعل مضارع مجزوم میں :

تیسرا حرف اصلی حذف کر دیا جائے گا۔ جیسے :

لَمْ یَدْعُ اس نے دعوت نہیں دی میں تیسرا حرف اصلی و حذف ہو گیا ہے

لَمْ یَبْکِ وہ نہیں رویا میں تیسرا حرف اصلی ی حذف ہو گیا ہے

لَمْ یَنْسَ وہ نہیں بھولا میں تیسرا حرف اصلی الف حذف ہو گیا ہے

فعل امر میں :

اس میں بھی تیسرا حرف اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

تَدْعُوْ اَدْعُ

تَبْکِیْ اَبْکِ

تَنْسَیْ اَنْسَ

۲۔ یَرَى ”وہ دیکھتا ہے“ اس کا ماضی رَأَى ہے، مضارع میں اس کا دوسرا حرف اصلی (ہمزہ)

حذف ہو گیا اس طرح یَرَى اصل میں یَرَأَى ہے، یہ بہت زیادہ استعمال ہونے والا فعل ہے اس لئے اس میں یہ تبدیلی ہوئی۔

تَرَى تو دیکھتا ہے۔ اَرَى میں دیکھتا ہوں / دیکھتی ہوں۔ نَرَى ہم دیکھتے ہیں۔

مضارع مجزوم میں اس کا تیسرا حرف اصلی حذف ہو جائیگا۔ جیسے :

لَمْ یَرَ، لَمْ تَرَ

اس فعل کا امر استعمال نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کی جگہ لفظ اَنْظُرْ استعمال کیا جاتا ہے۔

۳۔ اَر کا معنی ہے دکھا۔ یہ امر ہے اس کی اسناد یوں ہوگی :

اَرِ یَا مُحَمَّدُ اَرُوْا یَا اِخْوَانُ

اَرِیْ یَا اَمِیْنَةُ اَرِیْنِ یَا اَخَوَاتُ

اَرْنِیْ مجھے دکھا اَرْنَا ہمیں دکھا اَرِهْ اسے دکھا۔

اس کا ماضی اور مضارع ان شاء اللہ ہم بعد میں پڑھیں گے۔

۴۔ لَمْ أَكُوْهُ بَعْدُ میں نے اب تک اس کی استری نہیں کی

بَعْدُ منفی کے بعد ”اب تک“ کا معنی دیتا ہے۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں:

لَمْ يَزَجِعْ أَبِي بَعْدُ میرے والد اب تک نہیں لوٹے
لَمْ أَكْتُبْ لَهُ رِسَالَةً بَعْدُ میں نے اب تک اسے خط نہیں لکھا

مشق

۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:

۲۔ فعل معتل اللام کی چند مثالیں ملاحظہ کیجئے:

۳۔ مثالوں پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور امر لکھئے:

۴۔ آنے والے جملے پڑھئے:

۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے مضارع مرفوع، مضارع مجزوم اور امر لکھئے:

۶۔ آنے والے جملے پڑھئے:

۷۔ آنے والے افعال کو غائبہ (واحد مؤنث غائب) پھر متکلم کی طرف اسناد کیجئے جیسا کہ مثال میں بتایا گیا ہے:

۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ استعمال کرتے ہوئے (نفی) میں دیجئے:

۹۔ قوسین میں دئے گئے افعال پر لا النہایہ داخل کیجئے پھر ان سے ان کے سامنے والے جملے کی خالی جگہ پُر کیجئے:

۱۰۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:

۱۱۔ آنے والے جملے پڑھئے:

۱۲۔ باب ضَرَبَ سے فعل ماضی ناقص (جیسے مَسْنَى) کی گردان سیکھئے:

- ۱۳۔ باب ضَرَبَ سے فعل مضارع ناقص (جیسے يَمْشِي) کی گردان سیکھے :
- ۱۴۔ باب ضَرَبَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھے :
- ۱۵۔ باب سَمِعَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھے :
- ۱۶۔ باب سَمِعَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھے :
- ۱۷۔ باب سَمِعَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھے :
- ۱۸۔ باب نَصَرَ سے فعل ماضی ناقص کی گردان سیکھے :
- ۱۹۔ باب نَصَرَ سے فعل مضارع ناقص کی گردان سیکھے :
- ۲۰۔ باب نَصَرَ سے فعل أمر ناقص کی گردان سیکھے :
- ۲۱۔ فعل أَرْنِي کا استعمال سیکھے :

الفاظ کے معانی

کوی يَكْوِي (ض) :	استری کرنا :	مَشَى يَمْشِي (ض) :	چلنا :
جَرَى يَجْرِي (ض) :	دوڑنا :	أَتَى يَأْتِي (ض) :	آنا :
رَمَى يَرْمِي (ض) :	پھینکنا، تیر اندازی کرنا :	بَكَى يَبْكِي (ض) :	رونا :
بَنَى يَبْنِي (ض) :	عمارت بنانا، تعمیر کرنا :	سَقَى يَسْقِي (ض) :	پلانا :
طَوَى يَطْوِي (ض) :	لپیٹنا، تہہ کرنا :	شَكَا يَشْكُو (ن) :	شکایت کرنا :
هَدَى يَهْدِي (ض) :	رہنمائی کرنا، راستہ بتانا :	مَحَا يَمْحُو (ن) :	مٹانا :
دَعَا يَدْعُو (ن) :	بلانا، دعوت دینا :	تَلَا يَتْلُو (ن) :	تلاوت کرنا :
عَفَا يَعْفُو (ن) :	معاف کرنا :	نَسِيَ يَنْسِي (س) :	بھولنا :
خَشِيَ يَخْشَى (س) :	ڈرنا :	بَقِيَ يَبْقَى (س) :	چھنا، باقی رہنا :
تَبَعَ يَتَّبِعُ (س) :	پیروی کرنا :	وَقَعَ يَقَعُ (ف) :	گرنا، واقع ہونا :

تحقیق	: تحقیق	قُمَامَةٌ	: کوڑا
نَهَارٌ	: دن	يَمِينٌ	: داہنا ہاتھ
يَسَارٌ	: بائیں ہاتھ	تَنَاوُلٌ	: لینا، کھانا
إِلَهٌ	: معبود	قَوْمٌ	: قوم
لَيْلٌ	: رات	تُرَابٌ	: مٹی
أَهْلٌ	: والے، لوگ	مُحَرَّقٌ	: پھٹا ہوا
هَدِيَّةٌ	: تحفہ	أَصْحَابٌ	: والے، لوگ

انتیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :

۱۔ مُضَعَّفُ ایسے فعل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا اور تیسرا حرف ایک جیسا ہو۔ جیسے :

حَجَّ، مَرَّ، شَمَّ

حَجَّ اصل میں حَجَجَ ہے اس کا دوسرا اور تیسرا حرف جیم ہے۔

فعلِ مُضَعَّفٍ میں ہونے والے تغیرات :

فعل ماضی میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے :

حَجَّ حَجُّوا حَجَّتْ

اور ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کی حالت میں یہ حرکت واپس آ جاتی ہے۔ جیسے :

حَجَجْنِ حَجَجْتِ حَجَجْتُمْ حَجَجْتِ حَجَجْتُنَّ حَجَجْتُ حَجَجْنَا

فعل مضارع مرفوع میں :

ضمیر ساکن کی طرف اسناد کے وقت دوسرے حرفِ اصلی کی حرکت حذف ہو جاتی ہے۔ جیسے :

يَحْجُجُ سَيَحْجُجُ اور تَحْجُجُ سَتَحْجُجُ

یہ حرکت ضمائر متحرکہ کی طرف اسناد کی صورت میں واپس آ جاتی ہے۔ جیسے :

يَحْجُجْنَ تَحْجُجْنَ

فعل مضارع مجزوم میں :

چار صیغوں لَمْ يَحْجُجْ، لَمْ تَحْجُجْ، لَمْ أَحْجُجْ اور لَمْ نَحْجُجْ میں التقاء الساکنین ہے اس لئے کہ دوسرا اور تیسرا دونوں حروف ساکن ہیں اور دونوں صحیح ہیں اس لئے کسی ایک کو حذف بھی نہیں کیا جا سکتا چنانچہ التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرفِ اصلی کو فتح دیا جاتا ہے۔

بقیہ صیغوں میں التقاء الساکنین نہیں ہے۔ جیسے :

لَمْ يَحْجُجُوا لَمْ تَحْجُجِيْ

فعل أمر میں :

تَحْجُجُ سے ت اور آخر کا ضمہ حذف کر دینے کے بعد حُجْ باقی رہتا ہے التقاء الساکنین سے بچنے کے لئے تیسرے حرفِ اصلی کو فتح دیا گیا تو حُجْ ہو گیا چونکہ پہلا حرف متحرک ہے اس لئے ہمزہ الوصل کی ضرورت نہیں۔

اگر فعل مضارع ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہو جیسے : شَمَّ اور مَسَّ تو ضمیر متحرک کی طرف اسناد کی حالت میں دوسرے حرفِ اصلی کا کسرہ ظاہر ہوگا۔ جیسے : شَمِمْتُ شَمِمْتُ وغیرہ۔ اس کا مضارع يَشَمُّ اور أَمْرُ شَمَّ ہے۔
نوٹ :- أمر ماضی کے مشابہ ہے۔

۲۔ لَمَّا

اکیسویں سبق میں ہم نے لَمْ اور لَمَّا پڑھا اور دیکھا کہ مثلاً لَمَّا يَرْجِعْ کا معنی ہے وہ اب تک نہیں لوٹا یہاں ہم لَمَّا کی ایک دوسری قسم پڑھیں گے جس کا معنی ہے ”جب“ جیسے :
لَمَّا سَمِعْتُ الْجَرَسَ دَخَلْتُ الْفَصْلَ جب میں نے گھنٹی سنی درجہ میں داخل ہو گیا
لَمَّا ذَهَبْتُ إِلَى مَكَّةَ زُرْتُ صَدِيقِيْ جب میں مکہ گیا تو اپنے دوست سے ملاقات کی
یہ لَمَّا صرف ماضی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، مضارع کیساتھ اس کی جگہ عِنْدَمَا استعمال ہوگا
جیسے :

عِنْدَمَا أَذْهَبُ إِلَى الْمَسْجِدِ أَجْلِسُ فِي الصَّفِّ الْأَوَّلِ
میں جب کبھی مسجد جاتا ہوں تو پہلی صف میں بیٹھتا ہوں

۳۔ قَطُّ، أَبَدًا یہ دونوں لفظ فعل نفی کی تاکید کے لئے آتے ہیں، قَطُّ ماضی کی نفی کرتا ہے اور أَبَدًا مستقبل کی۔ جیسے:

لَمْ أَكْتُبْ إِلَيْهِ قَطُّ میں نے اسے کبھی نہیں لکھا
لَنْ أَكْتُبَ إِلَيْهِ قَطُّ میں اسے کبھی نہیں لکھوں گا
لفظ قَطُّ مبنی ہے اور اس کا آخری حرف ہمیشہ اسی حالت میں رہتا ہے

۴۔ لَا وَ شُكْرًا نہیں، شکریہ
و کے بغیر صرف لَا شُكْرًا کہنا صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ شکر کی نفی کرتا ہے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ فعل مضعف کی مثالیں ملاحظہ کیجئے:
- ۳۔ آنے والے جملے پڑھئے:
- ۴۔ مثال میں بتائے گئے طریقے پر آنے والے افعال کی اسناد متکلم کی طرف کیجئے:
- ۵۔ مثال پر غور کیجئے پھر آنے والے افعال سے فعل امر بنائیے:
- ۶۔ آنے والے جملے پڑھئے:
- ۷۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے:
- ۸۔ آنے والے سوالوں کا جواب لَمْ کے ذریعہ (نفی میں) دیجئے:
- ۹۔ ہر جملے کے سامنے قوسین میں دئے گئے فعل پر لَا النَّاهِيه داخل کیجئے اور اس کے ذریعہ خالی جگہ کو پُر کیجئے:
- ۱۰۔ عَدَّ سے فعل ماضی کی گردان کیجئے:

۱۱۔ عَدَّ سے فعل مضارع کی گردان کیجئے :

۱۲۔ عَدَّ سے فعل أمر کی گردان کیجئے :

۱۳۔ قَطُّ اور أَبَدًا کے استعمال پر غور کیجئے :

۱۴۔ آنے والی مثالوں پر غور کیجئے :

الفاظ کے معانی

عَدَّ يَعُدُّ (ن) : شمار کرنا، گننا	حَجَّ يَحُجُّ (ن) : حج کرنا
سَبَّ يَسُبُّ (ن) : گالی دینا	ظَنَّ يَظُنُّ (ن) : گمان کرنا، خیال کرنا
صَبَّ يَصُبُّ (ن) : اٹھیلنا	جَرَّ يَجُرُّ (ن) : کھینچنا
سَدَّ يَسُدُّ (ن) : بند کرنا	مَرَّ يَمُرُّ (ن) : گذرنا
مَسَّ يَمَسُّ (س) : چھونا	شَمَّ يَشُمُّ (س) : سونگھنا
مَرَضَ يَمْرُضُ (س) : بیمار ہونا	دَفَعَ يَدْفَعُ (ف) : ڈھکیلنا
مَرَّةً : ایک مرتبہ	حَزَنَ يَحْزَنُ (س) : غمگین ہونا، غم کرنا
مَزِيدٌ : مزید	كَفَّ : بچہ
رِيشِمٌ كِي اِيك قِسم :	غَافِلٌ : غافل
نَا پِندِيده، ناگوار :	رَائِحَةٌ : بو
نِسخه، كاپي :	لَيْنٌ : نرم
نَالِي كا منہ :	هُنِيهَةٌ : ذراسي دير
	طَيِّبٌ : اچھا، بھتر

تیسواں سبق

اس سبق میں ہم مندرجہ ذیل چیزیں سیکھتے ہیں :
۱۔ فعل کی اسناد ضمیر ثنی (ثنیہ) کی طرف :
فعل ماضی میں :

مذکر غائب	: الرَّجُلُ ذَهَبَ	الرَّجُلَانِ ذَهَبَا
مؤنث غائب	: الطَّالِبَةُ ذَهَبَتْ	الطَّالِبَاتُ ذَهَبْنَ (ا)
مذکر مخاطب	: أَنْتَ ذَهَبْتَ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا
مؤنث مخاطب	: أَنْتِ ذَهَبْتِ	أَنْتُمَا ذَهَبْتُمَا

نوٹ :-

- ۱ :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے۔
- ۲ :- متکلم میں ثنی کا صیغہ نہیں ہے، جمع ہی ثنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

فعل مضارع مرفوع میں :

مذکر غائب	: الطَّالِبُ يَذْهَبُ	الطَّالِبَانِ يَذْهَبَانِ
مؤنث غائب	: الطَّالِبَةُ تَذْهَبُ	الطَّالِبَاتُ تَذْهَبْنَ
مذکر مخاطب	: أَنْتَ تَذْهَبُ	أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ
مؤنث مخاطب	: أَنْتِ تَذْهَبِينَ	أَنْتُمَا تَذْهَبَانِ

۱۔ یہ ضماہر ساکنہ ہیں اور ذَهَبْتُمَا میں ضمیر متحرک۔

نوٹ :- مخاطب میں مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے

فعل مضارع منصوب اور مجزوم میں :

مضارع مجزوم اور منصوب دونوں میں یکساں صیغے ہوتے ہیں، دونوں میں نون حذف ہو جاتا ہے۔

جیسے :

مضارع مجزوم

الطَّالِبَانِ لَمْ يَذْهَبَا

الطَّالِبَتَانِ لَمْ تَذْهَبَا

أَلَمْ تَذْهَبَا يَا أَخَوَانِ؟

أَلَمْ تَذْهَبَا يَا أُخْتَانِ؟

مضارع منصوب

يُرِيدُ الطَّالِبَانِ أَنْ يَذْهَبَا

تُرِيدُ الطَّالِبَتَانِ أَنْ تَذْهَبَا

أَتُرِيدَانِ أَنْ تَذْهَبَا يَا أَخَوَانِ؟

أَتُرِيدَانِ أَنْ تَذْهَبَا يَا أُخْتَانِ؟

ہم اس سے پہلے پڑھ چکے ہیں کہ يَذْهَبُونَ، تَذْهَبُونَ اور تَذْهَبِينَ کا نون مضارع منصوب اور مجزوم میں حذف ہو جاتا ہے یہاں ہم پڑھیں گے کہ يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ بھی ایسے ہی ہیں، مضارع کے ان پانچ صیغوں کو الْأَفْعَالُ الْخَمْسَةُ کہتے ہیں، ان کا نون مرفوع میں باقی رہتا ہے اور منصوب اور مجزوم میں حذف ہو جاتا ہے۔

فعل أمر میں :

مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے ایک ہی صیغہ ہے۔ جیسے :

إِذْهَبَا يَا أَخَوَانِ

إِذْهَبَا يَا أُخْتَانِ

شئی کے ضمائر یہ ہیں :

(الف) ضمائر رفع :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا

مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے أَنْتُمَا

متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَحْنُ

یہ ضمائر رفع متصلہ ہیں، ضمائر متصلہ وہ ہیں جو ماضی، مضارع اور امر میں گذریں۔ جیسے :

”الف“ ذَهَبَا، ذَهَبْتَا، يَذْهَبَانِ اور تَذْهَبَانِ میں اور تُمَا ذَهَبْتُمَا میں۔

(ب) ضمائرِ جر :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ اَبُوهُمَا میں ہے۔
مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے كُمَا جیسے کہ اَبُوكُمَا میں ہے۔
متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ اَبُونَا میں ہے۔

(ج) ضمائرِ نصب :

غائب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے هُمَا جیسے کہ رَأَيْتُهُمَا میں ہے۔
مخاطب : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے كُمَا جیسے کہ رَأَيْتُكُمَا میں ہے۔
متکلم : مذکر اور مؤنث دونوں کے لئے نَا جیسے کہ رَأَانَا میں ہے۔

۲۔ مَا اَسْمَاؤُكُمْ؟ تم دونوں کے نام کیا ہیں؟

نوٹ :- اس مثال میں ثنی اِسْمَانِ کی جگہ اَسْمَاءِ (جمع) استعمال کیا گیا۔ جو چیزیں معروف ہیں کہ ایک ہی ہے وہ ثنی کے لئے جمع بولی جاتی ہیں۔ اس کی مزید مثالیں یہ ہیں :

اِغْسِلَا وُجُوْهُكُمْمَا تم دونوں اپنے چہرے دھو لو
حَلِقِ الْوَالِدَانَ رُؤُوسَهُمَا دونوں بچوں نے اپنے سر منڈوائے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۲۔ ذَهَبَ کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :
- ۳۔ ذَهَبَ کے مضارع کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے خالی جگہیں پُر کیجئے :
- ۴۔ ذَهَبَ کے امر کی مناسب ضمائر کی طرف اسناد کر کے اس سے خالی جگہیں پُر کیجئے :
- ۵۔ قوسین میں دئے گئے الفاظ میں ضروری تبدیلی کے بعد ان سے خالی جگہیں پُر کیجئے :

- ۶۔ خالی جگہوں کو مناسب ضمائر سے پُر کیجئے :
- ۷۔ ثننیہ استعمال کرتے ہوئے آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے :
- ۸۔ افعالِ خمسہ کا اعراب سیکھئے :

الفاظ کے معانی

تَوَّءَ مَانَ	: دو جڑواں بچے	شَبَّهَ	: مشابہت
خُطُوْطٌ جَوِّيَّةٌ	: فضائی کمپنی (ایئر لائنس)	مَعْهَدٌ	: انسٹی ٹیوٹ
مَكْتَبُ خُطُوْطِ جَوِّيَّةٍ	: ایئر لائنس کا دفتر	أَخْرِيَانِ	: آخری کا ثننیہ
صِغْرٌ	: چھٹا	حِصَّةٌ	: گھنٹی، پیرید
كُتُبٌ مُّقْرَّرَةٌ	: نصابی کتابیں	عِيَادَةٌ	: بیمار پُرسی، عیادت
وَقَّفَكَ اللهُ	: اللہ تمہیں توفیق دے		

اقتیسواں سبق

اس سبق میں ہم صفت پڑھیں گے، صفت کو عربی میں اَلنَّعْتُ کہتے ہیں اور جس چیز کی صفت بیان کی جائے یعنی موصوف کو اَلْمَنْعُوتُ کہتے ہیں۔
 اردو میں صفت پہلے آتی ہے جیسے : لال کتاب، نیا قلم، مسلمان شخص لیکن عربی میں منعوت (موصوف) پہلے آتا ہے اور نعت (صفت) اس کے بعد۔

صفت اور موصوف میں چار چیزوں میں مطابقت (یکسانیت) ضروری ہے
 (الف) معرفہ اور نکرہ ہونا : جیسے :

هَذَا كِتَابٌ جَدِيدٌ هَذَا الْكِتَابُ الْجَدِيدُ سَهْلٌ

(ب) اعراب : جیسے :

مرفوع : الْمُدْرَسُ الْجَدِيدُ فِي الْفَصْلِ نیا مدرس درجہ میں ہے

منصوب : سَأَلْتُ الْمُدْرَسَ الْجَدِيدَ میں نے نئے مدرس سے پوچھا

مجرور : أَخَذْتُ الْكِتَابَ مِنَ الْمُدْرَسِ الْجَدِيدِ میں نے نئے مدرس سے کتاب لی

(ج) عدد یعنی واحد، ثنی اور جمع ہونے میں : جیسے :

واحد : لِيْ أَخٌ كَبِيْرٌ میرا ایک بڑا بھائی ہے

ثنی : بِلَالٌ لَهُ أَخَوَانٌ كَبِيْرَانِ بلال کے دو بڑے بھائی ہیں

جمع : حَامِدَةٌ لَهُ إِخْوَةٌ كِبَارٌ حامد کے کئی بڑے بھائی ہیں

(د) جنس یعنی مذکر اور مؤنث ہونے میں : جیسے :

لِيْ أَخٍ كَبِيْرًا وَأَخْتٍ صَغِيْرَةً
میرا ایک بڑا بھائی اور ایک چھوٹی بہن ہے

مشق

- ۱۔ آنے والے سوالوں کا جواب دیجئے:
- ۲۔ صفت کے احکام سیکھئے:
- ۳۔ نعت کے نیچے ایک اور منعوت کے نیچے دو لکیریں کھینچ کر انہیں متعین کیجئے:
- ۴۔ مناسب صفت کے ذریعہ خالی جگہیں پُر کیجئے:

الفاظ کے معانی

متوسط :	وَسِيْطٌ	دلّ يَدُلُّ (ن)	: رہنمائی کرنا
ختم ہونا :	اِنْتَهَى يَنْتَهِيْ	اَلْمُعْجَمُ الوَسِيْطُ :	ایک عربی لغت (ڈکشنری) کا نام
خوب، اچھا :	جَيِّدٌ	حِيٌّ	: محلّہ
		بَدَأُ يَبْدَأُ (ف)	: شروع ہونا